پریم ترنگ

عُرف

ترانۂ اُلفت

حِصّہ اوّل

پریم ترنگ کا دُوسرا حصّہ پیش نظر ہے۔ اِس کی طیّاری میں راقم کو کتنی محنت کرنی پڑی ہے۔ کہاں کہاں سے بے بہا موتی لے کر یہ پریم مالا طیّار کی گئی ہے۔ اَور کِس کِس چمن سے مُعطّر شگُوفے چُن کر یہ پریت ہار گوندھا گیا ہے۔ اس کا اندازہ تو تب ہی لگ سکیگا۔ کہ جب ناظرین اِن صفحوں پر ذرا غور سے نگاہ ڈالیں گے۔ لیکن اِن پھُولوں کی لُطف اندوز مہک سے محظُوظ ہونے کے لئے لازمی ہے۔ کہ پہلے اَپنے دِل اَور دماغ کو مَوجُودہ زمانے کی عفُونت آمیز فِضا کے بَد اثرات اَور اُس کی ناپاک ہُوا کی سڑانڈ سے کہ جس میں اِخلاق و ایمان کے ضرر رساں جراثیم ملے ہُوئے ہیں۔ پاک کیا جاوے۔ کِسی کپڑے پر رنگ تب ہی چڑھ سکتا ہے۔ کہ جب اُس کی سابقہ مَیل دُور کردی جائے۔ اِسی طرح سے اِن عطر آمیز شگُوفوں کی مہک کا پُورا لُطف تبھی اُٹھایا جاسکتا ہے۔ کہ جب دِل کی پہلی کدُورت اَور کثافت اَور دماغ کی پراگندگی کو رفع کیا جائے۔ اِس غرض کے لئے آپ اِس کتاب کا پہلا حصّہ مُطالعہ فرمائیں۔ اُس میں نہائیت سلیس اَور عام فہم اُردو میں یہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ:۔

ا۔ اِنسان کا سچّا مذہب کیا ہے؟

ب۔ مذہب اِنسان کو کیا ہدایت کرتا ہے؟

ج۔ اِنسان کی اِس دُنیا میں آنے کی غرض و غایت کیا ہے؟

د۔ ہمارے پروردگار نے ہمارے لئے کیا طرزِ عمل مقرّر فرمایا ہے؟

ہ۔ برخلاف اُس کے موجودہ زمانے میں حقیقتاً ہمارا طرزِ کار کیا ہے؟

و۔ اِس اُلٹے طرزِ کار کی وجہ سے ہم کِس مُصیبت میں مُبتلا ہیں؟

ز۔ کِس ذہنیت کے ماتحت ہم نے یہ مُضر طرزِ کار اختیار کیا ہے؟

ح۔ اِس ذہنیت کو پَیدا کرنے کا ذِمہ وار کَون ہے؟

ط۔ یہ ذہنیت کِن وسائل سے دُرست ہو سکتی ہے۔ اَور کِس طرح سے ہم اِس مُصیبت سے رہائی پا سکتے ہیں؟

ان تمام باتوں پر بڑی وضاحت سے کُتبِ مُقدّسہ اَور دیگر عُلماء و حُکماء کے اَقوال کا حوالہ دے کر مُفصّل بحث کی گئی ہے۔ اَور جگہ جگہ پر اُردو، فارسی اَور ہندی کے مشہور ترین شاعروں کے کلام سے سینکڑوں اشعار برموقع محل مُزیّن کِئے گئے ہیں۔ اِس حِصّہ کی فہرستِ مضامین ذیل ہے:۔

(۱) سچّا مذہب کیا ہے؟

(۲) اِنسان اِنسان ایک ہیں۔

(۳) سب کا صاحب ایک۔

(۴) دِل خانۂ خُدا۔

(۵) سب کا بھلا

(۶) میل ملاپ

(۷) نیک دِلی

(۸) خُوش اِخلاقی

(۹) صِدق دِلی۔

(۱۰) ہمارا فرض

(۱۱) نِکوکاری

(۱۲) طریقۂ عبادت

(۱۳) اِختلاف رائے کی برداشت

(۱۴) فُرصت کی گھڑیاں۔

(۱۵) تعصّب (۱۹) ہمارے مذہبی پیشوا۔
(۱۶) بے اعتمادی (۲۰) بحث مباحثہ
(۱۷) مردم آزاری (۲۱) مذہبی جنگ۔
(۱۸) جاتی ابھیمان یا نسب کا غرور (۲۲) نتیجہ ۔ (۲۳) اقوال زرّیں۔

اِس فہرست کے مُلاحظہ سے ہی اِس کتاب کی خُوبی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن اِسکی منزلت کو واضح کرنے کیلئے ذیل میں اُن خیالات کے اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ جو کہ اس کتاب کے ہر دو حصص پر ہمارے مُلک کی مشہور ترین برگزیدہ ہستیوں اور اخبارات نے ظاہر فرمائے ہیں۔ اُن خیالات کو لفظ بلفظ درج کرنا تو اِس نسخے میں ناممکن ہے۔ کیونکہ وُہ اِس قدر زیادہ اور طویل ہیں۔ لیکن نمُونہ مشتے از خروارے

(۱) شری ۱۰۸ سوامی گوبند اسنگھ جی مہاراج ششیہ شری ۱۰۸ سوامی رام تیرتھ جی مہاراج۔ فرقہ ورانہ کشیدگی کے دُور کرنے اور رُوحانی ترقی کے لئے مُفید کتاب ہے۔ بہت محنت سے طیّار کی گئی ہے ؛

(۲) خواجہ حسن نظامی صاحب دہلی۔ مجھے اس کتاب کے حرف حرف سے اتّفاق ہے۔ ایسی کتابیں نہ ہندو لکھتے ہیں۔ نہ مسلمان۔ باہمی اتّحاد اور اعتماد بڑھانے کے لئے بہت اچھّی کتاب ہے ؛

(۳) ہز ہولی نیس سر آنند سروپ جی مہاراج صاحب جی دیال باغ آگرہ۔ بلا شبہ یہ کتاب محبّت آشتی اور یگانگت کی مؤثر ہدایات سے پُر ہے۔

(۴) امین الملک سر مرزا اسمٰعیل صاحب کے سی۔ آئی۔ ای دیوان ریاست میسور میں آپ کو اس ہمّت اور ہمدردانہ جذبات کے لئے مُبارکباد دیتا ہوں۔ جن سے متاثر ہو کر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔

(۵) آنریبل خان بہادر میجر سر ڈاکٹر سکندر حیات خانصاحب کے۔ بی۔ ای

وزیرِ اعظم پنجاب - آپ نے "پریم ترنگ" لکھ کر ایک حقیقی خدمت کی ہے۔ یہ فرقہ دارانہ موافقت پیدا کرنے کیلئے مفید ثابت ہوگی۔

(۶) آنریبل سردار بہادر سر سُندر سنگھ مجیٹھیا وزیر مال پنجاب - مَیں نے "پریم ترنگ" کو جا بجا شوق سے پڑھا۔ مصنّف نے اِس کے ذریعے اِس صوبہ کی مختلف قوموں اور ملّتوں میں باہمی یگانگت اور اعتماد پیدا کرنے کی قابلِ تعریف کوشش کی ہے۔

(۷) آنریبل میاں عبدالحی صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایم۔ بی۔ ای وزیرِ تعلیم پنجاب۔ "پریم ترنگ" کے مطالعہ سے مجھے حقیقی اور خاص خوشی حاصل ہوئی ہے۔ اور مَیں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اِس کا مصنّف ایسی قابلِ قدر اور مفیدِ عام تصنیف کے لئے مبارکباد کا مستحق ہے۔ یہ فرقہ دارانہ کش مکش کو دُور کرنے میں مفید ثابت ہو گی۔

(۸) رائے بہادر مسٹر منموہن صاحب آئی۔ ای۔ ایس اسسٹنٹ ڈائرکٹر صاحب بہادر تعلیم پنجاب - مَیں اور میری دھرم پتنی اس کتاب کے مطالعہ سے بہت زیادہ مستفید اور محظوظ ہوئے ہیں۔

(۹) خان بہادر نواب احمد یار خانصاحب دولتانہ چیف سکرٹری یونینیسٹ پارٹی پنجاب - اِس اہم موضوع پر اُردو زباندانی میں ایسی نفیس تصنیف کی ایزادی کرنے پر مَیں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں مَیں ٹھیک اِس قسم کی کتابوں کی تالیف کا خواہشمند ہوں۔

(۱۰) سردار اندر سنگھ صاحب سشن جج بہادر جالندھر - آپ نے واقعی لُطف انگیز کتاب لکھی ہے۔ مَیں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ تمام ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے انسان آپ کو دُعائیں دینگے۔ اور آپ پر رحمتِ پروردگار بھی ہو گی جن نیک خیالات کا اظہار آپ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ وہ ڈوبتی ہوئی رُوحوں کو اُبھاریں گے۔ اور اُن کو رنج والم کے بھنور سے چھٹکارا دلائیں گے۔

(۱۱) دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ صاحب ایم۔ایل۔اے + مختلف فرقے جو اِس وقت دست بگریبان ہیں۔اُن کے مذاہب کے بانیان کی رُوحانی تعلیم کی یکسانیت کو ظاہر کرنے کے واسطے لالہ کانشی رام ہماری تحسین کے مستحق ہیں۔

(۱۲) میر مقبول محمود صاحب بیرسٹر ایٹ لاء۔ ایم۔ ایل۔ اے + آپکی کوشش قابلِ مبارکباد ہے۔ پنجاب کو اس قسم کے فرقہ دارانہ رواداری پیدا کرنے والے لٹریچر کی ضرورت ہے۔

(۱۳) شری یت پنڈت نرمل چند صاحب پروفیسر دیال سنگھ کالج لاہور شاید اُردو زبان میں مذاہب کے نسبتی مطالعہ کی یہ پہلی کتاب ہے۔ مذہبی بغض و عناد کی آگ کو ٹھنڈا کرنے اور باہمی رواداری اور قدردانی کا نہائیت ضروری سبق سکھلانے کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوگی۔

(۱۴) سردار بکرم سنگھ صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی۔پی۔ای۔ایس ڈپٹی انسپکٹر مدارس انبالہ ڈویژن۔ "پریم ترنگ" میں مختلف مذاہب کے پیامِ محبت کو یکجا پڑھنا کیسا لطف اندوز ہے۔ ایسی تصنیف کی اشد ضرورت تھی۔ یہ بنی نوع انسان کی حقیقی خدمت ہے۔ ست گورو اس مقصد میں آپ کو کامیابی بخشیں۔

(۱۵) لالہ دیوی چند صاحب ایم۔اے پریذیڈنٹ دیانند سالویشن مشن پنجاب مَیں نے اِس کتاب کو نہایت لطف انگیز اور مؤثر پایا۔ مختصراً اِس کا مقصد محبت۔ صلح کُلی۔ بردباری حلم۔ خدمتِ خلق۔ قربانی اور تسکینِ قلب کے اصُولوں کی اشاعت کرنا ہے۔ مختلف مذاہب کی باہمی نزاع کو دُور کرکے آپس میں رشتۂ اُلفت پیدا کرنے کی نیک کوشش کرنے والی اِس کتاب کو ہر ایک غیر جانب دارانہ اور انصاف پسند طبیعت والے اِنسانوں کو پڑھنا چاہیئے۔ پرماتما مُصنّف کی کوششوں کو بار آور کریں۔

(۱۶) دہلی کا مشہور اخبار دین و دُنیا۔ زمانۂ حاضرہ کی بہترین کتاب ہے جس

میں نہ صرف اخلاقِ انسانی کی تربیت کا بہترین سامان ہے۔ بلکہ وُہ پاکیزہ مواد ہے۔ کہ جس کے مطالعہ کے بعد قدرتی طور پر وُہ مذہبی جھگڑے اُور مناقشات مِٹ جاتے ہیں جنکی بدولت ہر سال ہزاروں بے گناہوں کی جانیں ضایع ہوتی ہیں۔ ہندو، مسلمانوں کو آپ کا شُکر گذار ہونا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک اُردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے۔ جو بنی نوع انسان میں نہ صرف محبّت پیدا کرتی ہے۔ بلکہ انسانی زندگی کا نہایت اعلےٰ اُور بلند نصب العین پیش کررہی ہے۔ ہم اس کتاب کے لائق مصنّف لالہ کانشی رام چاؔولہ کو مُبارک باد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے وُہ کام کیا ہے۔ جو ہندوستان کے بڑے لیڈر نہ کر سکے۔ اُور ہم کو توقّع ہے۔ کہ مُلک کے ہر گوشہ میں مسٹر چاؔولہ کی جدّوجہد نہایت مقبولیت حاصل کریگی۔ کتابت۔ کاغذ اور طباعت نہایت اعلیٰ ٹائیٹل بہت خُوش نما۔ قیمت نہ ہونے کے برابر یعنی صرف ایک روپیہ۔ جو شاید لاگت سے بھی کم ہو ؛

(۱۷) روزنامہ وطن دہلی۔ یہ مختصر لیکن جامع کتاب لالہ کانشی رام صاحب چاؔولہ کے ہمدردانہ جذبات اُور بے لوث تخیّلات کی آئینہ دار ہے۔ کتاب کا اِفتتاح وحدانیت کی تبلیغ سے کیا گیا ہے۔ چاؔولہ صاحب نے امکانی طور پر رُوح و ضمیر کو اِصلاح و ترقّی دینے والی تعلیم کا جُوہر رُوح پیش کرنے کی مُبارک کوشش کی ہے۔ خصُوصیت کے ساتھ ہندوستان میں جہاں مختلف و متعدّد مذاہب کے متعلّق غیر روادارانہ جذبات اُور تنگ نظرانہ بصارت ابھی فنا نہیں ہُوئی۔ پریم ترنگ عرف ترانۂ اُلفت کا وجُود نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں قیمت صرف ایک روپیہ ؛

(۱۸) تیج ویکلی دہلی۔ اس کتاب میں دکھایا گیا ہے۔ کہ انسان انسان ایک ہیں۔ ہر سچّا مذہب سچائی۔ نیک دِلی۔ خُوش اِخلاقی۔ نیکوکاری۔ اُور آپس میں میل ملاپ سکھاتا ہے اُور محبّت ہی خُدا کی حقیقی تعلیم اُور اِنسانی زندگی کا نصبُ العین ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان اندرُونی پھُوٹ اُور فرقہ دارانہ جھگڑوں کا شکار ہو رہا ہے۔ پریم ترنگ کی

اشاعت بہت مفید ثابت ہوگی۔ بلا لحاظ مذہب و ملّت ہر ہندوستانی کو یہ کتاب پڑھنی چاہیئے ؛

(۱۹) **دہلی کا مشہور اخبار ہندوستان ٹائمز**۔ آجکل کی موجودہ مذہبی کش مکش کے دِنوں میں کہ جس کی وجہ سے وقتاً فوقتاً سر پھٹول یا اِس سے بھی بدترین واقعات پیش آتے ہیں۔ کوئی موضوع اِس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ کہ جس پر یہ کتاب لکھی گئی ہے مُصنّف نے سیدھی سادھی اُور روزانہ زِندگی کی تمثیلوں سے اپنے عقائد اُور خیالات کی تائید کرتے ہُوئے ناظرین کو اپنے بھائیوں اُور ہمسایوں کے لئے جذباتِ یگانگت اُور محبّت پیدا کرنے کی ضرورت جتلاتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ یہ کتاب ہر ایک پبلک اُور سکول لائبریری میں پہنچے۔ تاکہ ہماری آئندہ نسل اِس مذہبی کش مکش کے تلخ نتائج سے محفوظ رہ سکے۔ کہ جو آجکل ہمارے مُلک کی ترقّی کے مانع ہو رہے ہیں ؛

(۲۰) **(پنجاب لاہور) کا مشہور اخبار ٹربیئون**۔ بلا شُبہ اِس صُوبہ کے لوگوں کے لئے یہ کِتاب وقت کی ضرورت کے مُطابق ہے۔ کیونکہ مُصنّف کا واحد مقصد اپنے ناظرین کو یہ بتاتا ہے۔ کہ تمام مذاہب حقیقتاً ایک ہی ہیں مُصنّف نے اِس کِتاب میں جملہ مذاہب کی کُتبِ مُقدّسہ کا مُطالعہ کرکے اِس بات کے جتلانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ کہ کوئی مذہب اُن لوگوں کے گلے کاٹنا نہیں سِکھاتا۔ کہ جن سے ہمارا مذہبی اختلاف ہے۔ ایک خالِق کی مخلُوق ہونا۔ اُور سب اِنسانوں کو بھائی سمجھنا زِندگی کا بُنیادی اُصُول ہونا چاہیئے۔ یہ کِتاب محبّت اُور باہمی توقیر کے اعلٰے اُصُول کو سکھاتی ہے۔ جس کے بغیر اِنسانی زِندگی محض مُصیبت ہے۔

بنی نوعِ اِنسان سے ہمدردی اُور محبّت رکھنے والے اُور تعصّب کے بھُوت کو تہہ تیغ کرکے اپنے مُلک کو بچانے کی خواہش رکھنے والے لوگوں کو ہم اِس کتاب کے پڑھنے کی بزور سفارش کرتے ہیں ؛

(۲۱) ویر بھارت لاہور۔ "پریم ترنگ" کے ذریعہ باہمی بغض و عناد کے جذبات کی بیخ کُنی کرنے اور از سرِ نو باہمی محبّت کے جذبات کو پیدا کرنے کی صد قدلانہ کوشش کی گئی ہے۔ مُصنّف نے وُہ کام کیا ہے۔ جو ہندوستان کے بڑے لیڈر نہ کر سکے قیمت صرف ایک روپیہ ؛

(۲۲) احسان لاہور۔ اِس کتاب میں اہلِ مُلک کو باہم صُلح سے رہنے اور اخلاق و سیرت کو بلند رکھنے کا سبق دلچسپ پیرایہ میں دیا گیا ہے۔ ایسی تصنیف نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ حصّہ دوم میں درج شدہ مذہبی کتابوں کے احکام کو پڑھکر انسان محسُوس کرتا ہے۔ کہ مذہبی تعصّب کے کئی پردے اُس کے دِل سے ہٹ گئے ہیں۔ محکمۂ تعلیم کو یہ کتاب تعلیمی نصاب میں داخل کر لینی چاہئیے۔ تاکہ نونہالانِ وطن تعصّباتِ مذہبی سے پاک ہو کر اتّحاد و یگانگت کے ساتھ خدمتِ قوم و وطن کر سکیں ؛

(۲۳) پرتاپ لاہور۔ اِس کتاب میں باہمی اِتّحاد و آشتی پیدا کرنے اور پرسپر پریم سے رہنے اور بُردباری اور رواداری کا سبق دیا گیا ہے۔ ہر امن پسند اور امن جو انسان کو پڑھنی چاہئیے ؛

(۲۴) گورو گھنٹال لاہور۔ اِس کتاب میں سب مذاہب کی خُوبیاں دکھائی گئی ہیں۔ اُردو زبان میں یہ ایک بہترین کتاب بنی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ اِس کی خُوب اشاعت ہو۔ تاکہ لوگوں کے مذہبی تفرقات مِٹ جائیں ؛

(۲۵) مِلاپ لاہور۔ اِنسان کو انسان سے پریم سکھانے والی کتاب ہے دُنیا کے سب مذاہب کی مُقدّس کتابوں کے شیریں اور سبق آموز فرمان جمع کئے گئے ہیں۔ کتاب واقعی پیامِ اُلفت ہے۔ اِس کے مُطالعہ سے مُحبّت اور اتّحاد کا جذبہ بڑھیگا۔ اِس تصنیف سے ایک بڑی بھاری ضرورت پُوری ہُوئی ہے ؛

(۲۶) کواپریشن لاہور۔ کتاب کے ایک ایک فقرے سے مُحبّت ٹپکتی ہے مُصنّف

نے ساکنانِ ہند کو اِنصاف و محبّتِ باہمی کی مؤثّر دعوت دی ہے۔ کتاب غائت درجے کی دِلکش دلآویز اور مفید ہے۔ مُصنّف نے اِس حقیقت کا نمایاں ثبوت پیش کیا ہے کہ:- "مذہب نہیں سِکھاتا آپس میں بَیر رکھنا"۔

آپ نے ہر مذہب اور مِلّت کے واجب التعظیم پیشوا اور عُقلا کے زمانہ کے ارشادات سے یہ دکھایا ہے۔ کہ ہر ایک بزُرگ نے عامتہ النّاس کو پُرخلوص خدمت کی تعلیم دی ہے اِس تصنیف کا مُطالعہ ہندوستان کی فِضا میں پریم کی لہر پَیدا کر سکتا ہے۔ فرقہ وارانہ زہر کے لئے یہ تالیف تریاق کا حُکم رکھتی ہے۔ مُصنّف اِس دلچسپ تصنیف پر مُبارک باد کا مستحق ہے ؛

(۲۷) "اُوم" لاہور۔ ہماری رائے میں یہ کتاب مُلک کی ایک اَشد ضرورت کو پُورا کرتی ہے۔ کیونکہ اِس کا مقصد کُرہّ ہوائی کو فرقہ وارانہ کش مکش اَور مذہبی تعصّبات و تنازعات سے صاف کر کے باہمی محبّت۔ قدر شناسی اور تعاون کے خیالات کو پھیلانا ہے۔ قابل مُصنّف نے عالم گیر مذہب اور رُوحانی سچائیوں کو بہت ہی سادہ زبان اور عام فہم پیرائے میں بیان کیا ہے۔ شُعراء اور فُقراء اور کُتبِ مُقدّسہ کے مؤثّر اور قیمتی اَقوال سے ہر ایک مضمون میں عجیب ہی مِٹھاس بھر دی ہے۔ بِلاشُبہ یہ کتاب ہر ایک شخص کے لئے جو زِندگی کی شخصی یا مجموعی بہتری میں دلچسپی رکھتا ہو۔ خاص توجّہ کے ساتھ قابلِ مُطالعہ ہے اِس میں دِل اور دماغ دونوں کے لیئے ہی لذیذ اور صحت بخش خوراک موجود ہے۔ اور ہم پُرزور سفارش کرتے ہیں۔ کہ اِس کتاب کی کم از کم ایک کاپی ہر ایک لائبریری میں رکھّی جائے بالخصوص سکُول لائبریریوں میں اِس کتاب کا رکھنا مُفید ہوگا ؛

(۲۸) جہانگیر جالندھر۔ مُصنّف نے تمام مذاہب کے متعلّق پُوری رواداری سے کام لیا ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ فرقہ پرستی ہماری جہالت اور تعصّب کا نتیجہ ہے۔ فرقہ پرستی کی اِس مسموم فِضا میں "پریم ترنگ" جَیسی اِتّحاد پرور کتاب کی اشاعت مغتنمات سے ہے۔ چاولہ صاحب

مُبارک باد کے مُستحق ہیں؛

(۲۹) حشمہ جالندھر شہر۔ کتاب کیا ہے۔ تصوّف کا سرچشمہ۔ حقائق و معارف کا گنجینہ عشقِ الٰہی کا پیام اُور رُوحانیت کا لبریز جام ہے۔ پڑھتے پڑھتے رُوح وجد میں آ جاتی ہے ارباب ذُوق و حکمت و معرفت کا یہ گلدستہ ایک روپیہ میں خرید کر اپنی میز کی زینت بڑھا سکتے ہیں۔ سکُول لائبریریوں کے لئے بیش بہا تحفہ ہے

(۳۰) ریاست دہلی۔ یہ کتاب اِس مقصد سے تالیف کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان سے مذہب کے نام پر جنگ وجدال کا خاتمہ ہو۔ اُور لوگ امن و محبّت کے ساتھ زندگی بسر کرنا سیکھیں۔ اِس میں مختلف مذاہب کی مقدّس کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ تمام مذاہب کا سرچشمہ ایک ہے۔ ہر مذہب امن و محبّت کی تعلیم دیتا ہے۔ اُور فرقہ وارانہ فسادات محض مذہب کی اصلی تعلیمات سے بیگانگی کا نتیجہ ہیں۔ "پریم تونگ" کا اندازِ بیان دلچسپ اُور شگُفتہ ہے۔ فاضل مؤلّف نے جس محنت اُور تلاش و جستجو سے یہ کتاب لکھی ہے۔ اُس کے لئے وُہ مُستحقِ ستائش ہے۔ ہماری خُواہش ہے۔ کہ وُہ اپنے نیک مقصد میں کامیاب ہوں۔ اُور اِس کتاب سے ہندوستان کے مذہبی دیوانوں کے فاسد خیالات کی اصلاح ہو سکے؛

(۳۱) وِدھوا ہِتیشی جالندھر شہر۔ اِس کتاب میں اچھی طرح سے واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ جس دِل کے اندر کینہ ہے۔ وُہ عبادت کے قابل ہی نہیں۔ اُور کہ اگر دِل میں غیریّت اُور نفرت کا جذبہ جاگزین ہے۔ تو سندھیا آرتی پُوجا پاٹ تمام نمازیں اُور دیگر عبادت کسی بھی کام کی نہیں؛

(۳۲) اخبار اصلاح جالندھر شہر۔ یہ عجوبۂ روزگار کتاب اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے جو ۲۵ مختلف عنوانات پر مُشتمل ہے۔ آج کل کے مذہبی جھگڑے جو مُلک کے لئے سوہانِ رُوح بنے ہُوئے ہیں۔ ایسی حالت میں ایسی کُتب کے ذریعے آپس میں اتّحاد سے رہنے کی تلقین

نہایت مؤثر طریق سے ہو سکتی ہے۔ یہ کتاب ہر مذہب و ملّت کے ہر ایک فرد و بشر کے پاس ہونی ضروری ہے۔ یہ کتاب ایسے مؤثر طریق سے لکھی گئی ہے۔ کہ ایک دفعہ ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ ہم مصنّف کو ایسی گراں قدر تصنیف پر مبارک باد دیتے ہیں؛

(۳۳) **مسلم راجپوت گزٹ شنکر**۔ اس کتاب میں تمام مذاہب کی مذہبی کتابوں کے حوالوں سے اِنسان کی زندگی کے مقصد کو ظاہر کر دیا ہے۔ اس کتاب کی تصنیف سے مصنّف کا مدعا عوام النّاس میں مذہبی رواداری پیدا کرنا اور بد امنی کو دور کرنا ہے۔ قابل اور نیک سرشت مصنّف نے یہ کتاب تصنیف فرما کر ملک پر احسانِ عظیم کیا ہے ضرورت ہے۔ کہ موجودہ نفاق و شقاق کے زمانہ میں ایسی کتابوں کی اشاعت وسیع پیمانہ پر ہو۔ تاکہ عوام النّاس کے حیوانی جذبات کی اصلاح ہو۔ اور وہ صحیح معنوں میں اِنسان کہلانے کے مستحق ہو سکیں؛

(۳۴) **انقلاب لاہور**۔ یہ کتاب دُنیا بھر کے مشہور مذہبی رہنماؤں۔ فلسفیوں اور حکیموں کی اخلاقی تعلیم کا مختصر مرقع ہے۔ اور اِس میں پند و نصائح کے ساتھ پاکیزہ اشعار کی چاشنی بھی شامل ہے۔ اس وقت ہمارے مُلک میں ایسے لٹریچر کی سخت ضرورت ہے جو انسان کو فرقہ پرستی کی بجائے صحیح انسانیت کا سبق بتائے۔ یہ کتاب اس ضرورت کو کافی حد تک پُورا کرتی ہے۔ زبان سادہ اور اندازِ بیاں سُلجھا ہُوا ہے۔

(۳۵) **ادبِ لطیف لاہور**۔ یہ کتاب نہایت مفید۔ سبق آموز اور دلچسپ مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس وقت ہندوستان فرقہ وارانہ مناقشات کا شکار بنا ہُوا ہے۔ ہمیں ایسے لٹریچر کی از حد ضرورت ہے۔ جو اُلفت اُخوت اور رواداری کا جذبہ پیدا کرے۔ بلاشبہ "پریم ترنگ" اپنے موضوع کے لحاظ سے خاص طور پر ہماری توجہ کی مستحق ہے۔ اس کتاب میں مصنّف نے فرقہ وارانہ جذبات سے اپنا دامن بچا کر پبلک کو فراخدلی۔ بردباری

ہمدردی اُور اس قسم کے دیگر اہم اوصاف کا سبق دیا ہے ؛

(۳۶) **وحدت دہلی** - یہ ایک نہایت دلچسپ مُفید کتاب ہے۔ جسے فاضل مؤلف نے نہایت محنت تلاش و جُستجو اُور ایک پاکیزہ احساس کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس میں سوچنے سمجھنے والوں کو اخلاص و مُحبّت کی دعوت دی گئی ہے۔ اُور ایسے ہدایت آفریں اقوال پیش کئے گئے ہیں۔ جنکو پڑھ کر ہندوستان کے باشندے مُحبّت آمیز زندگی بسر کرنا سیکھیں ؛

(۳۷) **الامان دہلی** - اس کتاب میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ تمام مذاہب کا سرچشمہ ایک ہے۔ ہر مذہب اخلاص و مُحبّت اُور عدل و انصاف کی دعوت دیتا ہے اُور فرقہ وارانہ فسادات اُور باہمی منافرت محض مذہب کی صحیح تعلیمات سے بیگانگی کا نتیجہ ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو آپس میں متحد کرنے اُور اُن میں اخلاص و مُحبّت کے جذبات پیدا کرنے کیلئے یہ ایک بہترین کتاب ہے ؛

(۳۸) **ادبی دُنیا لاہور** - اس کتاب میں دُنیا بھر کے مختلف مذاہب کے پیغمبروں اور بانیوں اور ہر زمانے کے بڑے بڑے بزرگوں کے سبق آموز اخلاقی اقوال کو مختلف عنوانات کے تحت بڑی خُوبی سے جمع کیا ہے جسکا مقصد یہ ہے کہ ایک مذہب یا ملت کے پیرو دُوسرے مذاہب کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔ ہندوستان میں اس قسم کی کتابوں کی اشاعت بڑی ضروری ہے۔ کتاب کے ہر صفحہ پر فارسی اُور اُردو کے قدیم و جدید شعرائے کے پاکیزہ اور شیریں اشعار نظر آتے ہیں۔ مصنّف نے کافی محنت سے کام لیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ اہل وطن اُنکی کاوشش کی داد دینگے ؛

(۳۹) **زمیندار لاہور** - ایسی کتابیں باہمی رواداری اُور اتفاق کے جذبات اور احساسات کی اشاعت میں بہت مُفید ثابت ہو سکتی ہیں ؛

(۴۰) **ہمایوں لاہور** - یہ کتاب مختلف مذاہب کے وسیع اور گہرے مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ یہ انسان کو مُحبّت یگانگت اور رواداری کا سبق سکھاتی ہے ؛

(۴۱) **شیرازہ لاہور** - یہ کتاب پڑھنے کے بعد انسان کے دل میں فرقہ پرستی کے جذبات کیلئے کوئی جگہ باقی نہیں رہتی

فہرست مضامین

پریم ترنگ عُرف ترانۂ اُلفت

حِصّہ دوم

ڈیڈیکیشن

اُن تمام رِشیوں پیغمبروں۔ گوروؤں سنتوں۔ مہاتماؤں
وَلیوں اور اپنے خالق اور اُسکی مخلوق کا حق ادا کرنے
والے دیگر بزرگوں اور متبرّک ہستیوں کے پاک نام سے
نہایت ادب اور خلوص سے منسوب کرتا ہوں۔ کہ جِن کا
مقصدِ زندگی ہی دُنیا کے لوگوں کو پاکیزگی۔ خدا پرستی
مُحبّت۔ صُلح کُلی۔ باہمی میل ملاپ بے تعصّبی اور
حقُ العباد کا سبق سکھانا ہوتا ہے ؂

اوم

تمہید

صفائیاں ہو رہی ہیں جتنی و دل اُتنے ہی ہو رہے ہیں میلے
اندھیرا چھا جائے گا جہاں میں اگر یہی روشنی رہے گی (حالیؔ)

اس کتاب کے لکھنے کی مجھ کو کیوں ضرورت محسوس ہوئی۔ اس کے متعلق میں نے اپنے خیالات کو مفصّل طور پر اس کتاب کے پہلے حصّہ کے دیباچہ میں واضح کر دیا ہے مختصراً اُس میں یہ جتلایا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں ہم نے مذہبی کش مکش کو بڑھا کر اپنی زندگی کو خود ہی تلخ بنا لیا ہے۔ جو باتیں ہم اپنی جہالت سے، چالاک آدمیوں کی اُکساہٹ سے، یا اپنی خودغرضی کی وجہ سے جان بوجھ کر کرتے ہیں۔ اُس کو مذہب کا نام دے دیتے ہیں۔ اور اس طرح سے نہ صرف یہ کہ ہم اپنے آپ کو اخلاقی طور پر گراتے ہیں۔ بلکہ مذہب کے نام کو بھی بدنام کرتے ہیں۔ مذہب وُہ پاکیزہ گرُ ہے۔ کہ جو ہم کو باہمی محبت اور آشتی کا سبق سکھاتا ہے۔ ہم کو بنی نوع انسان کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کرنا سکھاتا ہے۔ ہم کو اپنے مالک کے ساتھ ناطہ جوڑ کر حقیقی راحت حاصل کرنے کا طریقہ بتاتا ہے۔ ہم کو پُر راحت اور پُر امن زندگی بسر کرنے کے ذرائع بتاتا ہے۔ لیکن ہم نے خودغرضی اور حماقت سے اُس کو اس حد تک بدنام کر دیا ہے۔ کہ اب کئی سوسائٹیوں میں اس موضوع پر بحث ہونے لگی ہے کہ مذہب کو دُنیا سے خارج ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔ کیونکہ موجودہ وقت میں مذہب کے جھوٹے پیرووُں کی کرتوتوں کو دیکھ کر وہ اس بات کے مؤید ہیں۔ کہ

اِنسان کی زِندگی کے اندر سے مَوجُودہ تلخی اَور باہمی نزاع و تکرار تبھی رفع ہو سکتے ہیں۔ اگر مذہب کو دُنیا سے نکال دیا جاوے۔ اس بات میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ کہ اُن لوگوں کا یہ خیال باطل ہے۔ اَور اُن لوگوں کی یہ کوشش بھی فضُول ہے۔ اَور اُن کا یہ نُسخہ بھی غلط ہے۔ لیکن مَوجُودہ حالات کے مُطابق اُن کا یہ خیال بے بُنیاد بھی نہیں ہیں۔ اِس وقت جو آدمی کٹّر مذہبی ہے۔ وُہ ضرُور تنگ دِلی اَور تعصّب کا شکار ہو رہا ہے۔ اُس کا نُقطۂ نگاہ بڑا تنگ ہے۔ وُہ سمجھتا ہے۔ کہ جس عینک سے مَیں دیکھ رہا ہُوں۔ وُہی دُنیا کی حقیقت کو ٹھیک طَور پر دِکھانے والی ہے۔ اَور دُوسرے سب لوگ اَندھے ہیں۔ اَور اسی وجہ سے اپنی تنگ دِلی سے وُہ باقی شریعتوں اَور طریقتوں کے پَیرووُں کو نظرِ حقارت سے دیکھنے لگتا ہے۔ اَور جہاں کہیں اِختلافِ خیالات کا مَوقع ہوتا ہے۔ وہاں دُوسروں کے نقطۂ نگاہ کو سکُونِ دِل سے سُننے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی بات پر ضِد سے قائم رہ کر دنگا فساد تک کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اِس طرح سے بدامنی کی ابتدا ہوتی ہے۔ پھر بدقسمتی سے اِس مُلک میں اوّل تو تعلیم ہی کی کمی ہے۔ اَور پھر مذہب کی حقیقت سے تو بہُت ہی کم لوگ آشنا ہیں۔ اِس وجہ سے اِس قسم کا تنگ دِل اِنسان بے علم اَور جاہل لوگوں میں اپنی تنگدِلی کے خیالات کو پھیلانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اَور اُس سے بدامنی کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ اَور اُس کے بداثرات کا بُھلے اَور بُرے سب کو خمیازہ بُھگتنا پڑتا ہے ؎

نمے بینی کہ گاوے در علف زار
بلا آرد ہمہ گاوانِ دِہ را (سعدیؒ)

ترجمہ: "تُو نہیں دیکھتا۔ کہ اگر ایک سانڈ بیل چراگاہ میں آ جائے۔ تو باقی سارے گاؤں کی گائیوں کو مُصیبت میں ڈال دیتا ہے"

مذہب حقیقتاً ایسی تنگ دلی نہیں سکھاتا۔ نہ نفرت سکھاتا ہے۔ نہ نزاع و تکرار۔ موجودہ بدامنی یا تو بے سمجھ انسانوں کی پیدا کی ہوئی ہے۔ یا یار لوگوں کی کہ جن کا حلوا مانڈہ ہی اِس نااتفاقی سے چلتا ہے۔ ایسے لوگوں کی پھیلائی ہوئی بے اعتمادی کا اثر محدود نہیں رہتا۔ بلکہ دور دور تک اپنے اخلاقِ فاسدہ منتشر کرتا ہے

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد

بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد (سعدیؒ)

ترجمہ:۔"ایک بُرے اِنسان کی بُرائی کا اثر اُس اِنسان تک ہی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ اُس کی وجہ سے سارے زمانہ میں آگ بھڑک اُٹھتی ہے"

اِس وقت تو بدقسمتی سے بوجہ جہالت و خود غرضی کے ایک نہیں۔ بلکہ سینکڑوں ہزاروں شیطان بہ لباسِ انسان اِس بدامنی کی آگ کو بھڑکانے میں لگے ہوئے ہیں اور ایسی صورت میں ہمارا خرمنِ امن اگر خاک سیاہ نہ ہو۔ تو کیا ہو۔ ہمارے چشمہ امن میں تلاطم نہ آئے۔ تو کیا ہو۔ کیونکہ امن کا چشمہ تو ایسی چیز ہے۔ کہ اُس کے اندر ایک ہی بدسرشت انسان خرابی پیدا کر سکتا ہے ؎

چو از قومے یکے بے دانشی کرد

نہ کِہ را منزلت ماند نہ مِہ را (سعدیؒ)

ترجمہ:۔"اگر ایک قوم کے کسی ایک بھی اِنسان نے کوئی جہالت کا کام کر لیا۔ تو اُس کی بدکرداری سے سب چھوٹے بڑوں پر ذلّت و خواری وارد ہوتی ہے"

بعض لوگ اِس بدامنی کا اِلزام موجودہ گورنمنٹ کو دیتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک بھول ہے۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ جہاں روشنی ہو۔ وہاں اندھیرا کیا کر سکتا ہے؟ اگر ہمارے اپنے دِل صاف ہوں۔ ہم مذہب کی حقیقت کو سمجھے ہوئے ہوں۔ تو کوئی طاقت نہیں۔ کہ جو ہمارے دِلوں میں بدخیالات پیدا کر سکے۔ ہم نے تو خود

ہی اُپنے لئے یہ بے چینی پیدا کر رکھّی ہے۔ ع
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے
لوگ کہتے رہیں۔ کہ اِس میں گورنمنٹ کا ہاتھ ہے۔ لیکن میں تو اِسی بات کا قائل ہوں۔ کہ یہ مرض خود پیدا کردہ ہے ؎

ہر کس از دستِ غیر نالہ کُند
سعدیؔ از دستِ خویشتن فریاد (سعدیؒ)

ترجمہ:۔ "ہر ایک اِنسان دُوسروں کے ظلم کی شکایت کرتا ہے۔ لیکن سعدیؒ تو اُپنی ہی بے وقوفی کی وجہ سے نالاں ہے"

م اکساہٹ کا اثر اگر ہو بھی تو وہیں ہوتا ہے۔ جہاں زمین طیار ہو۔ پانی ریت اَور مٹّی میں تو ٹھیر سکتا ہے۔ لیکن شیشے پر اَور کنول پھول پر نہیں ٹھیر سکتا۔ اگر ہم کو خود مذہب کا سبق یاد ہو۔ ایک دُوسرے پر اِعتماد ہو۔ باہمی بُغض و کینہ مفقود ہوں۔ دِل صاف ہوں۔ ہمارے اپنے دِل محبّت اَور پریم کے چشمے ہوں۔ تو کوئی چیز اُن میں لہریں پیدا نہیں کر سکتی۔ لیکن ہم تو اپنے ہی عکس کو اپنا دُشمن سمجھ کر اُس پر حملہ کرکے آپ ہی چاہِ ضلالت میں گر رہے ہیں ؎

حملہ بر خُود مے کُنی اے سادہ مرد
ہم چوں آں شیرے کہ بر خُود حملہ کرد (مولانا رُومؒ)

ترجمہ:۔ اَے کم عقل اِنسان! تُو خُود ہی اپنے اُوپر حملہ کرتا ہے۔ اُس شیر کی طرح سے جس نے (کنوئیں میں اپنا عکس دیکھکر اَور اُس کو اپنا حریف سمجھکر) اپنے آپ پر حملہ کیا تھا

فارسی کی مثل ہے۔ "از ماست کہ بر ماست" یعنی جو کچھ ہم پر گذر رہی ہے۔ اُس کے ذمّہ وار ہم خُود ہی ہیں۔
ہم کو کوئی نہیں اُکساتا۔ ہماری بربادی کا باعث ہماری اُپنی ہی کم فہمی اَور کج فہمی

ہے۔ مذہب میں کوئی نقص نہیں۔ نہ کوئی کجی ہے۔ ہماری اپنی ہی بھول ہے۔ اور اپنی ہی کجی ہے۔ اور اِن کو اگر رفع کر دیا جاوے۔ تو کوئی تکلیف نہ رہے گی۔ اُن کو دُور کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے۔ کہ لوگوں کو مذہب کی ماہیت سے اُس کی اصلیّت اور حقیقت سے آگاہ کیا جاوے۔ سچّا مذہب تو حقیقتاً ایک ہی ہے۔ لیکن شریعتیں ضرور مختلف ہیں اور شریعتوں کے اختلاف کے اندر حکمت ہے۔ جس کو ہمارا پروردگار زیادہ اچھّی طرح جانتا ہے۔ ہم اِس حکمت کو پُورے طور پر نہیں جانتے۔ لیکن فی زمانہ تو یہ حالت ہے کہ نہ صرف ہم دیگر شریعتوں سے ناواقف ہیں۔ بلکہ ہمیں تو اپنی اپنی شریعت کا ہی علم نہیں ہے۔ حق تو یہ ہے۔ کہ اگر ہر ایک اِنسان کم از کم اپنی ہی شریعت سے آگاہ ہو جاوے۔ تو اُس کی آنکھیں کُھل جاویں۔ اور کوتاہ نظری دُور ہو جاوے ؎

اسرارِ حقیقت سے خبردار جو ہوتے
ہفتاد و دو ملّت میں کبھی جنگ نہ ہوتا

لیکن فی زمانہ اپنی شریعت کو جاننے کے لئے تو اپنا طرزِ تغافل سدّ راہ ہے اور دیگر شریعتوں کے جاننے کے متعلّق تنگ نظری کی رُکاوٹ ہے۔ ہماری کوتاہ بینی کا یہ حال ہے۔ کہ جن دِنوں میں قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ میری بیوی کو اُکسایا گیا کہ مجھے اُس سے باز رکھّا جاوے۔ ورنہ میں مُسلمان ہو جاؤنگا۔ چنانچہ گھر میں کئی روز تک اِس مُعاملہ کے متعلّق بدمزگی رہی۔ پھر ایک دِن صُبح کے وقت میرے ایک ہندو دوست مجھ کو ملنے آئے۔ اِتّفاق سے میں قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا۔ میرے دوست یہ دیکھ کر سیخ پا ہو گئے۔ اور فرمانے لگے۔ کہ آج کا دِن نہ جانے کیسا گذرے گا۔ کیونکہ صُبح صُبح قرآن (شریف) دیکھا اور سُنا ہے۔ ہندوؤں کا ہی یہ حال نہیں ہے۔ مُسلمانوں کا اِن سے بھی بڑھکر ہے۔ اِس ذہنیت کے سکھ اور مُسلم بھائیوں کی تعداد بھی کم نہیں۔ غضب تو یہ ہے۔ کہ خواب تک میں یہ معلوم کرنیکی کوشش نہیں کیجاتی۔ کہ دیگر ملّتوں کی مذہبی کتابوں اور شریعتوں میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اُنکے خلاف

بلا وجہ نفرت اور بغض اِتنا ہے۔ کہ اُن کو دیکھنے تک سے گھبراہٹ ہوتی ہے۔

اِن حالات میں اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ہر ایک ملّت کی مذہبی کتب کی تعلیم سے لوگوں کو خبردار کیا جاوے۔ اور اُن کو بتایا جاوے۔ کہ سب کی سب مذہبی کتابیں محبت اور صلح کی تلقین کرتی ہیں۔ اور نفرت و بغض و کینہ کے دور کرنے کی ہدایت فرماتی ہیں۔ اِسی غرض کو مدِ نظر رکھکر خاکسار نے کئی سالوں کے متواتر مطالعہ اور کاوش کے بعد مشہور کتبِ مقدسہ کے احکام اکٹھے کئیے ہیں۔ اگر کوئی شخص ٹھنڈے دِل سے نیک نیتی کے ساتھ اِن کا مطالعہ کرے گا۔ تو اُس کو پتہ لگے گا۔ کہ حقیقی مذہب ایک ہی ہے ے

احوالِ مذاہب سے یہ ثابت ہُوا ہمکو
اک بات ہے جسکا کئی صورت سے بیاں ہے

ضرورت اِسبات کی ہے۔ کہ تعصب اور تنگ نظری کی عینک کو اُتار کر اِن حوالجات کو پڑھا جاوے۔ تو پھر ویدِ مقدس، قرآن پاک، گرنتھ صاحب اور انجیلِ مقدس کی تعلیم میں کوئی فرق دکھائی نہ دے گا۔ اور یہ معلوم ہوگا۔ کہ ے

جو ہے کلامِ شیخ، وُہی قولِ برہمن
مطلب ہے ایک فرق فقط ہے لُغات کا

جن اصحاب نے اِس کتاب کا حصہ اوّل مُلاحظہ کیا ہے۔ اُن پر کما حقہٗ روشن ہے۔ کہ اُس میں اِسی اُصول کو اور اس حقیقت کو بڑی اچھی طرح سے واضح کیا گیا ہے۔ مختلف طریقوں سے اِس بات پر مُفصّل بحث کی گئی ہے۔ اور اچھی طرح سے واضح کیا گیا ہے۔ کہ سب اِنسان اِنسان ایک ہیں۔ ایک ہی خالق کی مخلوق ہیں۔ اور ایک ہی مالا کے منکے ہیں۔ یا ایک ہی مکان کی اِنیٹیں ہیں۔ یا ایک ہی جسم کے عُضو ہیں۔ اور یہ کہ ہر ایک کی اپنی بھلائی دُوسروں کی بھلائی سے وابستہ ہے۔ جیسے مالا کا ایک منکا ٹوٹ جاوے۔ تو باقی بھی سب بکھر جاوینگے۔ یا مکان کی ایک اینٹ نکل جاوے۔ تو باقی

بھی زمین پر آ کر رہینگی۔ یا جسم کا ایک عُضو تکلیف میں ہو۔ تو باقی بھی بیقرار ہو جائینگے ؎

چو عُضوے بدرد آورد روزگار

دِگر عُضو ہا را نماند قرار (سعدیؒ)

ترجمہ:۔ "جب جسمِ انسانی کے ایک عُضو میں کوئی تکلیف ہو جائے۔ تو باقی اعضاء کو بھی چین نہیں پڑ سکتی"۔

جن اصحاب نے ابھی حصّہ اوّل نہیں دیکھا ہے۔ وہ اُسے ضرور پڑھیں۔ اُسکے پڑھنے سے اُنہیں معلوم ہوگا۔ کہ ہم مذہب اور مذہبی احکام سے بہت دُور بھٹک رہے ہیں۔ مذہب کی تعلیم میں اور ہمارے طرزِ عمل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بے اعتمادی بہت بڑھ گئی ہے۔ باہمی کدورتیں زیادہ ہو گئی ہیں۔ نفرت اور کینے کے قابلِ نفرین جذبے ہمارے دِلوں میں مستحکم ہو گئے ہیں۔ اِس سے قدرتی طور پر زندگی کا امن۔ زندگی کا رس اور اُس کی مٹھاس اُڑ گئے ہیں۔

اِس حد تک تو سب لوگ محسوس کرتے ہیں۔ کہ سابقہ زمانہ کی نسبت اب حالات بہت ناخوشگوار ہیں ؎

وہ بھی کیا دِن تھے ہمیں غم سے سروکار نہ تھا

دِل کو ارمان نہ تھا، جان کو آزار نہ تھا (آصفؔ)

اور پھر موجودہ بدامنی سے تنگ آ کر وہ لوگ جن کو مالکِ کُل نے ایسا دِل دیا ہے۔ کہ جس میں درد کا احساس ہے۔ یہ بھی کوشش کرتے ہیں۔ کہ موجودہ حالت کو سُدھارا جاوے۔ لیکن اُن کی تشخیص غلط ہے۔ اِس لئے جو علاج وُہ سوچتے ہیں۔ کارگر نہیں بیٹھتا۔ بعض تو جیسے اُوپر عرض ہُوا ہے یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر مذہب اور مذہب کا خیال دُنیا سے اُڑ جائے۔ تو بے چینی رفع ہو سکتی ہے۔ دُوسرے کہتے ہیں۔ کہ مختلف مِلتوں کے افراد کی مخلوط انجمنیں قائم کی جاویں۔ تو اِس سے میل جول

بڑھ جائے گا۔ اور بے اعتمادی رفع ہو جائے گی۔ اور بعض بھائیوں کی بلند خیالی نے ایک اور ہی انوکھی تجویز نکالی ہے۔ کہ اس مُلک کو دو حصّوں میں تقسیم کر لیا جائے ایک حصّہ میں مسلمان رہیں اور ایک میں ہندو اور سکھ۔ لیکن یہ سارے ہی علاج غلط ہیں۔ جب تک دل کی گرہ دور نہ ہو۔ جب تک دل غیریّت کی گندگی سے پاک نہ ہو۔ تب تک نہ تو نمود کا میل جول ہی کارگر ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی فرضی آڑ مفید ثابت ہو سکتی ہے ؎

کہنے کو تو کہتا ہوں کوئی غیر نہیں ہے
پر دل سے میرے اپنا پرایا نہیں جاتا (بیتاب)

ان نسخوں کے استعمال کرنے والے اصحاب نے محسوس کیا ہو گا۔ کہ اس سے مرض کو کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بلکہ ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اور وہی حالت ہو رہی ہے۔ کہ جو اس تمہید کے آغاز کے شعر میں عرض ہوئی ہے کہ ؎

صفائیاں ہو رہی ہیں جتنی، دل اُتنے ہی ہو رہے ہیں میلے
اندھیرا چھا جائیگا جہاں میں اگر یہی روشنی رہے گی (حالی)

جبتک دل میں گانٹھ یا گرہ موجود ہو۔ تب تک جھوٹ موٹ کے بنائے سے دلی محبّت قائم نہیں ہو سکتی ؎

پریت سیکھ لو ایکھ سے جو ہے رس کی کھان
جہاں گانٹھ تہاں رس نہیں یہی پریت کی بان (تُلسی داس)

یعنی محبّت کا طریقہ گنّے سے سیکھو۔ کہ جس جگہ پر گنّے میں گانٹھ ہوتی ہے۔ وہاں میٹھا رس نہیں ہوتا۔ حالانکہ ویسے سارے کا سارا گنّا رس سے بھرا ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں گانٹھ رہے گی۔ وہاں محبّت کا میٹھا رس نہیں مل سکتا؎

اندریں حالات یہ نسخے دافعِ مرض نہیں ہیں۔ اِس مرض کا واحد علاج یہی ہے کہ دلوں کی گھنڈی دُور کی جاوے۔ آئینۂ دل کو صیقل کیا جاوے۔ جو مَیل اُس پر چڑھ رہی ہے اُسکو صاف کیا جاوے۔ وُہ مَیل چڑھی ہے مذہب کو غلط طَور پر سمجھنے اَور سمجھانے سے کُتبِ مُقدّسہ کے احکام کی ناواقفیت سے یا اُن میں سے خُودغرض لوگوں کی طرف سے غلط اَور فرضی حوالجات بیان کر کے باہمی کدُورت کو بڑھانے سے۔

اِسلئے ضرُوری ہے۔ کہ لوگوں کے سامنے جُملہ کُتبِ مُقدّسہ کے صریح احکام کو ایماندار ی سے پہلُو بہ پہلُو پیش کیا جاوے۔ تاکہ وُہ خُود دیکھ سکیں۔ کہ مذہب کا وُہ پہلُو جو اُنکے سامنے خُودغرض لوگ پیش کرتے ہیں۔ بالکل مُختلِف ہے۔ اَور ہماری کُتبِ مُقدّسہ ہم کو اُسکے مُتضاد طرزِ عمل اختیار کرنے کی تلقین کرتی ہیں۔ جب وُہ اِس حقیقت کو سمجھ جائیں گے تو اُن کا نُقطۂ نگاہ بدل جائیگا۔ اَور اپنی اپنی شریعت پر چلتے ہُوئے بھی دُوسری شریعتوں والوں سے رِشتۂ آشتی قائم رکھینگے جب اُنہیں یہ پتہ لگ جائیگا کہ یہ مُختلف شریعتیں مالکِ کُل نے اپنی حِکمت سے بنائی ہیں۔ اَور اِن طریقتوں کے اِختلاف سے ہمارے مرکزی اُصُول مُحبّت اَور پریم میں کوئی فرق نہیں آنا چاہیئے۔ تو وُہ یار لوگوں کے جھانسے میں نہ آئینگے جو کہ اُن کو اپنا اُلّو سیدھا کرنے کیلئے گُمراہی میں ڈالتے ہیں۔ اَور احکامِ مذہب کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اَور پھر یقین ہے۔ کہ گُمراہ کرنے والوں کے دامِ فریب میں نہ پھنستے ہُوئے باہمی محبّت کے مُقابلہ میں ہر ایک چیز کو ہیچ سمجھیں گے ؎

نہ باغِ جنّت کی آرزو کر، نہ جامِ کوثر کی جستجو کر

شرابِ اُلفت حرام ٹھیری تو اَور زاہد حلال کیا ہے (حسن)

جب حقیقی مذہب کا سچّا نقشہ سامنے آجائے گا۔ جب مذہب کی حقیقی تعلیم سے آگاہی ہو جائے گی۔ تو اِنسان کی مُحبّت خُدا کے عشق سے بھی بڑھ کر دکھائی دے گی ؎

خُدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
مَیں اُس کا بندہ بنُوں گا جسکو خُدا کے بندوں سے پیار ہو گا (اقبالؔ)

تمہید کا مضمون کچھ لمبا ہو گیا۔ اسلئے اِس کو یہیں ختم کرتا ہُوں۔ چنانچہ احکام مذہب کو یکجا پیش کرنے کی غرض سے یہ تحفہ پیشِ خدمت کرتا ہُوں۔ بہت سے بزرگوں نے محبّت کے اُصول کی تائید میں ربّی احکام کو عوام کے سامنے رکھّا ہے۔ لیکن کم از کم میری نظر سے ایسی کوئی کتاب نہیں گذری۔ جس میں جملہ کُتبِ مقدّسہ کے حوالجات صُلح کُلی اور محبّت کے مختلف پہلوؤں پر جامع طور پر یکجا پہلو بہ پہلو پیش کِئے ہوں۔ یہ کتاب اِس کمی کو پُورا کرے گی۔ اور واعظوں، اُپدیشکوں، صُلح کُلی کے حامیوں محبّت کے دِلدادوں، خُداترسی کے مؤیّدوں، حقیقت اور راستی کے طالبوں۔ زندگی کو میٹھا اور خوشگوار بنانے کے وسائل کے متلاشیوں کے لئے بڑی مُفید ثابت ہو گی۔ اور نفرت اور کدورت پھیلانے والے خود غرض عیّار لوگوں کیلئے کوڑے کا کام دیگی۔ اِس میں جملہ کُتبِ مقدّسہ کے اصل حوالجات مع اُن کے اُردو ترجمہ کے درج کِئے گئے ہیں۔ ترجمہ کرنے میں حتّی الوسع دِیدہ دانِستہ کوئی کھینچا تانی نہیں کی گئی۔ بلکہ ہر ایک مُقدّس کتاب کو خود اصل زبان میں مُطالعہ کر کے جو صحیح معنی محسُوس کِئے ہیں۔ وُہ ایمانداری سے درج کِئے گئے ہیں۔ تاہم مجھے اِس بات کا دعویٰ نہیں۔ کہ جو معنی مَیں نے کِئے ہیں وُہ ضرُوری طور پر وُہی ہیں۔ جو حقیقتاً ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ایسا دعوےٰ کرنا تو کُفر سے کم نہ ہو گا۔ اور شاید اِس قسم کا دعویٰ تو کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی نہ کر سکے۔ پھر بھلا میری تو بساط ہی کیا ہے۔ کہ جس نے محض خوشہ چینی کا کام کیا ہے۔ تاہم جیسے اُوپر عرض ہُوا۔ مَیں نے اپنے نُقطۂ اُصول کو تقویّت دینے کی غرض سے معنی میں توڑ مروڑ کی کوشش نہیں کی۔ لیکن باوجود اِسکے اگر کہیں مَیں نے غلطی کھائی ہو۔ تو اُس کیلئے میری کم علمی اور کم لیاقتی ذمّہ وار ہے۔ نہ کہ بددیانتی۔ اِسلئے اِس بات کو ملحوظ خاطر رکھکر عالم اور

وِدّوان لوگ مجھے اِن نادانستہ غلطیوں کی وجہ سے مُعاف فرمادیں۔ میری اصل غرض تو یا ہی بے اعتمادی اَور بدگمانی دُور کرنے کی ہے۔ یا اُن غلط فہمیوں کو دُور کرنے کی کہ جن کو بعض کم فہم اَور خُود غرض لوگوں نے عوام کے اندر مذہب کے نام پر پھیلا کر ہماری زِندگی کو تلخ بنایا ہے۔ اَور اِس طرح سے نہ صرف ہماری یہاں کی زِندگی کو برباد کیا ہے۔ بلکہ ہماری عاقبت کو بھی خراب کیا ہے۔ کیونکہ ہمارا مُوجودہ طرزِ عمل احکام الٰہی کا منافی ہے۔ مجھے اُمید ہے۔ کہ اگر میرے بھائی اَور بہنیں اِن احکامِ مذہب کے متعلّق پیدا شُدہ غلط خیالات کو دُور کر دیں گے۔ تو وُہ مذہب کی تعریف کرتے ہوئے یہ کہیں گے:-

صُلحِ کُل کا مرا مذہب ہے سبھی یکساں ہیں
ہنُود و گبر و نصاریٰ و مُسلماں مجھ کو

اَب مَیں اِس تمہید کو اِس دُعا کے ساتھ ختم کرتا ہُوں:-

دِلوں کو پاک کر یارب خیالاتِ پریشاں سے
بہت چھائی ہے تاریکی قلوبِ اہلِ دُنیا پہ
اِلٰہی تشنہ لب ہم ہیں ہمارا خِضر رہ ہو کر
کرم سے تُو ہی پہنچا دے ہمیں رحمت کے دریا پر (احمدی)

احقر کانشی رام چاولہ
ہوشیارپُور۔ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۸ء

کلیدِ حوالجات

اِن احکامِ الٰہی اُور اقوالِ حُکما کو پیش کرنے میں اصل کُتبِ مُقدّسہ یا دیگر کُتب کے حوالجات کو اُن کُتب میں تلاش کرنے کے لئے ہر ایک حوالہ کے ساتھ یہ درج کیا گیا ہے۔ کہ وُہ اُن کتابوں میں کس کس موقع پر واقعہ ہیں۔ عالم اُور وِدّوان لوگ تو اِن حوالجات کو بخُوبی سمجھتے ہیں۔ لیکن باقی بھائیوں کی سہولیت کے لئے ذیل میں اُن حوالجات کی تفصیل مُختصر طور پر رقم کی جاتی ہے۔ تاکہ اگر وُہ چاہیں تو اصل کتابوں میں اُن کو ٹھیک مُوقع پر دیکھ سکیں:-

رگ وید	منڈل	سُوکت	منتر
اتھروید	کانڈ	سُوکت	منتر
یجر وید	ادھیائے		منتر
اُپنشد	ادھیائے		منتر
مُنوسمرتی	ادھیائے		شلوک
بھگوت گیتا	ادھیائے		شلوک
مہابھارت	پرب		شلوک
بھرتری ہری	شتک		شلوک
گرنتھ صاحب	راگ		محلّہ

دیگر بانی علاوہ گرنتھ صاحب — ہر ایک پُستک کا نام لکھا گیا ہے۔

قُرآنِ شریف ———— سُورۃ ———— رکُوع ——— آئت

حدیث ———— نام کتاب ———— (امام)

انجیلِ مُقدّس ———— کتاب ———— باب ——— آئت

دیگر حوالجات ———— نام فلاسفر ———— یا ——— عالم

گاتھا (پارسی مذہب) ———— باب ———— آئت

دھم پد (بُدھ مذہب) ———— ورگ ———— شلوک

مہانروان منتر (تانترک مت) ——— ادھیائے ———— شلوک

———*———

دُعا

اِس کے بعد اَب کُتبِ مُقدّسہ کے حوالجات شرُوع ہوتے ہیں۔ ہر ایک مِلّت میں یہ دستُور ہے۔ کہ کُتبِ مُقدّسہ کے پڑھنے سے پہلے اُپنے ربّ کریم کے پاک نام کو اُپنی زبان پر لاتے ہیں۔ اور اُس کے دربار میں دُعا کرتے ہیں۔ اُسی طرح سے اِن حوالجات کو پڑھنے سے پہلے ذیل کی دُعائیہ نظم پڑھ لینی چاہیئے :-

مُردہ دِلوں کو یارب کچھ دردِ دِل عطا کر

سُن لے دُعا ہماری اَے کارساز و یاور
کمزور و ناتواں ہیں آئے ہیں تیرے در پر

تیرے سِوا نہیں ہے ہم بیکسوں کا کوئی
مانا کہ ہم نے ٹالے احکام تیرے اکثر

خالق ہے کُل جہاں کا رازق ہے اِن وآں کا
ہم پُر گُنہ ہیں بندے اور تُو ہے بندہ پرور

ہے ذات تیری ارحم بندہ نواز تُو ہے
چوکھٹ کو چھوڑ تیری ہم جائیں کِس کے دَر پر

دِل میں ہو فکر تیری لب پر ہو ذِکر تیرا
ہو جس میں درد زیادہ دِل ہمیں عطا کر

دُنیا کی آفتوں سے یارب ہمیں بچالے
اور علم کے خزانے سے ہم کو بہرہ وَر کر

توفیق دے الٰہی کرتے رہیں ہمیشہ
اُپنے بڑوں کی خدمت جو مہربان ہیں ہم پر

پندارِ خود سری سے مولا ہمیں بچالے
ہمّت دے اور جرأت محنت کی خُو عطا کر

زینت رہے جہاں کی نفسِ وجود اُپنا
بعدِ فنا بھی باقی ہوں نام نیک پا کر

نیکی کی تخم ریزی کرتے رہیں جہاں میں
ہو اپنی کوششوں سے یہ نخل بار آور

نُورِ ہُدیٰ سے تیرے رَوشن کریں جہاں کو
بھٹکے ہُوؤں کو لائیں ہم تیری شاہراہ پر

ثاقب کی یہ دُعا ہے بس اِتنا مدّعا ہے
مُردہ دِلوں کو یارب کچھ دردِ دِل عطا کر

سب کا خالق ایک

त्वष्टेदं विश्वं भुवनं जजान ॥ (यजुः २६-६)

اُس خالق نے سارے جہان کو پیدا کیا ہے (یجر وید ۲۹-۹)

तस्मिन्निदँ स च विचैति सर्वम् ॥ (यजुः ३२-८)

اُس پرماتما میں ہی یہ کُل جہان لَے ہوتا ہے۔ اور اُسی سے اِس کی پیدائش ہے۔
(یجر وید ۳۲-۸)

तेनजीवन्ति प्रदिशश्चतस्र: ॥ (अथर्व ६-१०-१६)

اُس پربھو سے ہی چاروں سمتیں زندگی حاصل کرتی ہیں۔ (اتھروید ۹-۱۰-۱۹)

बृहज्ज्योति: करिष्यत: सविता प्रसुवाति तान ॥
(यजुः ११-३)

پرماتما ہی سب بڑی سے بڑی ہستیوں کا خالق ہے۔ (یجر وید ۱۱-۳)

तमुस्तवाम य इमाजजान ॥ (ऋ० ८-८५-६)

اُس پرماتما کی ہی تعریف کریں جس نے یہ ساری دُنیا بنائی ہے۔
(رگ وید ۸-۸۵-۶)

पिताहमस्य जगतो माता धाता पितामह: ॥
(भगवद्गीता ६-१७)

اِس دُنیا کا ماں باپ، دادا اور سہارا دینے والا میں ہی ہوں۔
(بھگوت گیتا ۹-۱۷)

यच्चापि सर्वभूतानां बीजं तदहमर्जुन ।
न तदस्ति विना यत्स्यान्मया भूतं चराचरम् ॥
(भगवद्गीता १०-३९)

اَے ارجن! جو ساری ہستیوں کی بنائے پیدائش ہے۔ وُہ مَیں ہی ہُوں۔ جو کُچھ ساکن یا متحرّک ہے۔ وُہ میرے بغیر نہیں ہے
(بھگوت گیتا ۱۰-۳۹)

अहमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः ।
अहमादिश्च मध्यं च भूतानामन्त एव च ॥
(भगवद्गीता १०-२०)

اَے ارجن! سب کے دِلوں میں جو آتما مُتمکّن ہے۔ وُہ مَیں ہی ہُوں۔ سب کا آغاز۔ وسط اور انجام بھی مَیں ہی ہُوں
(بھگوت گیتا ۱۰-۲۰)

सर्वयोनिषु कौन्तेय मूर्तयः संभवन्ति याः ।
तासां ब्रह्म महद्योनिरहं बीजप्रदः पिता ॥
(भगवद्गीता १४-४)

اَے ارجن! یہاں جو جو جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی ماں یعنی اُن کو پیدا کرنے والا بطن تو تُو پرکرتی (مادہ) کو جان۔ اور بیج بونے والا باپ مجُھ کو سمجھ۔
(بھگوت گیتا ۱۴-۴)

अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्तते ।
इति मत्वा भजन्ते मां बुधा भावसमन्विताः ॥
(भगवद्गीता १०-८)

مَیں (پرماتما) ہی سب کا خالق ہُوں۔ اور یہ دُنیا کا کارخانہ سب مجُھ سے ہی چلتا ہے ایسا سمجھ کر دانا لوگ لگن کے ساتھ میری یاد کرتے ہیں۔
(بھگوت گیتا ۱۰-۸)

روح کا پیٹ۔

ਮਾਝ ਮਹਲਾ ੩ ਅਸ਼ਟਪਦੀ

ਇਹੁ ਜਗ ਵਾੜੀ, ਮੇਰਾ ਪ੍ਰਭੁ ਮਾਲੀ।
ਸਦਾ ਸਮਾਲੇ, ਕੋ ਨਾਹੀ ਖਾਲੀ॥

ماجھ محلّہ ۳ - اشٹ پدی

یہ دُنیا ایک باغ ہے۔ اور پربھو اُس کے باغبان ہیں۔ وہ ہر ایک کی خبر رکھتے ہیں۔ کوئی محروم نہیں رہتا۔

ਮਾਝ ਮਹਲਾ ੫

ਤੂੰ ਸਾਂਝਾ ਸਾਹਿਬੁ ਬਾਪੁ ਹਮਾਰਾ।
ਨਉ ਨਿਧਿ ਤੇਰੈ ਅਖੁਟ ਭੰਡਾਰਾ॥

ماجھ محلّہ ۵

اَے پرماتما! تُو ہم سَب کا ایک ہی سانجھا صاحِب ہے۔ اَور سَب کا باپ ہے۔ تیرے خزانے سدا معمور اَور کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔

ਸੋਰਠ ਮਹਲਾ ੫

ਏਕ ਪਿਤਾ ਏਕਸ ਕੇ ਹਮ ਬਾਰਿਕ, ਤੂੰ ਮੇਰਾ ਗੁਰੁ ਹਾਈ

سورٹھ محلّہ ۵

ہم سب کا ایک ہی باپ ہے۔ اور اُسی ایک کی ہم سب اَولاد ہیں۔ اَے پرماتما تُو ہی ہمارا گُورُو اَور رہبر ہے۔

ਰਾਮਕਲੀ ਮਹਲਾ ੪

ਨਾਨਕ ਪਿਤਾ ਮਾਤਾ ਹੈ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭੁ।
ਹਮ ਬਾਰਿਕ ਹਰਿ ਪ੍ਰਤਿਪਾਰੇ॥

رام کلی محلّہ ۴

اے نانک! وہ پرماتما ہی سب کا پتا اور ماتا ہے۔ ہم اس کے بچّے ہیں۔ وہی ہماری پرورش کرتا ہے۔

ਭੈਰਉ ਮਹਲਾ ੩

ਜਾਤਿ ਕਾ ਗਰਬੁ ਨ ਕਰੀਅਹੁ ਮੂਰਖ ਗਵਾਰਾ ।
ਇਸ ਗਰਬ ਤੇ ਚਲਹਿ ਬਹੁਤੁ ਵਿਕਾਰਾ ।
ਮਾਟੀ ਏਕ ਸਗਲ ਸੰਸਾਰਾ, ਬਹੁ ਬਿਧ ਭਾਂਡੇ ਘੜੈ ਕੁਮਾਰਾ

بھیروں محلّہ ۳

اے مورکھ گنوار! اپنی جاتی (نسب) کا غرور نہ کرنا۔ اس غرور کے بہت بُرے نتائج ہوتے ہیں۔ یہ ساری دُنیا ایک ہی مٹّی سے بنی ہے۔ اور ایک ہی کاریگر نے اس سے قسم قسم کے برتن بنا دیئے ہیں؛

ਬਿਭਾਸ ਪ੍ਰਭਾਤੀ ਕਬੀਰ ਜੀ

ਅੱਵਲ ਅਲਹੁ ਨੂਰ ਉਪਾਇਆ ਕੁਦਰਤ ਕੇ ਸਭ ਬੰਦੇ ।
ਏਕ ਨੂਰ ਤੇ ਸਭ ਜਗ ਉਪਜਿਆ ਕੌਣ ਭਲੇ ਕੋ ਮੰਦੇ ॥
ਲੋਗਾ ਭਰਮ ਨ ਭੂਲੋ ਭਾਈ ।
ਖਾਲਿਕ ਖਲਕ ਖਲਕ ਮਹਿ ਖਾਲਿਕ ਪੂਰ ਰਹਿਉ ਸਭ ਠਾਂਈ

وبھاس پربھاتی کبیر جی

پہلے اس پربھو نے نور پیدا کر کے اپنی قدرت سے ساری مخلوق بنائی۔ اسی ایک نور سے سارا سنسار[1] بنا ہے۔ ایسی حالت میں کس کو اچھا کہہ سکتے ہیں۔ اور کس کو بُرا؟ اے بھائی لوگو! وہم میں نہ پڑو۔ یہ خلقت اپنے خالق کے اندر اور خالق اس خلقت کے اندر سب جگہ سمائے ہیں؛

[1] دُنیا

ਅਕਾਲ ਉਸਤਤ (ਪਾਦਃ ੧੦)

ਜੈਸੇ ਏਕ ਆਗ ਤੇ ਕਨੂਕਾ ਕੋਟਿ ਆਗ ਉਠੈਂ
ਨਯਾਰੇ ਨਯਾਰੇ ਹ੍ਵੈ ਕੇ ਫਿਰ ਆਗ ਮਹਿੰ ਮਿਲਾਹਿੰਗੇ।
ਜੈਸੇ ਏਕ ਧੂਰਿ ਤੇ ਅਨੇਕ ਧੂਰਿ ਪੂਰਿਤ ਹੈਂ,
ਧੂਰਿ ਕੇ ਕਨੂਕਾ ਫੇਰ ਧੂਰਿ ਹੀ ਸਮਾਹਿੰਗੇ।
ਜੈਸੇ ਏਕ ਨਦ ਤੇ ਤਰੰਗ ਕੋਟਿ ਉਪਜਤ ਹੈਂ,
ਪਾਨਿ ਕੇ ਤਰੰਗ ਸਭੈ ਪਾਨਿ ਹੀ ਕਹਾਹਿੰਗੇ।
ਤੈਸੇ ਵਿਸ਼੍ਵਰੂਪ ਤੇ ਅਭੂਤ ਭੂਤ ਪ੍ਰਗਟ ਹ੍ਵੈ ਤਾਂਹੀ ਤੇ ਉਪਜ
ਸਭੈ ਤਾਂਹੀਂ ਮੇਂ ਸਮਾਹਿੰਗੇ।

اکال اُستت (پادشاہی ۱۰)

جیسے ایک آگ سے ہزاروں چنگاریاں علیٰحدہ علیٰحدہ نکل کر پھر اُسی آگ میں ہی مِل جاتی ہیں۔ جیسے ایک ہی خاک میں کئی ذرّے ہوتے ہیں۔ اور وُہ سب اُڑ اُڑ کر پھر اُسی خاک میں ہی مِل جاتے ہیں۔ جیسے ایک دریا میں کروڑوں لہریں اُٹھ کر پانی کی لہریں ہونے کی وجہ سے پانی ہی کہلاتی ہیں۔ وَیسے ہی اُس حقیقی باپ۔ مُحیطِ کُل پربھو سے ساری ہستیاں ظاہر ہو کر اُس میں ہی سما جائیں گی ؛

ਅਕਾਲ ਉਸਤਤ (ਪਾਦਃ ੧੦)

ਕੋਈ ਭਯੋ ਮੁੰਡੀਆ ਸੰਨਿਆਸੀ ਕੋਈ ਯੋਗੀ ਭਯੋ
ਭਯੋ ਬ੍ਰਹਮਚਾਰੀ ਕੋਈ ਯਤੀ ਅਨੁਮਾਨਬੋ।
ਹਿੰਦੂ ਤੁਰਕ ਕੋਈ ਰਾਫ਼ਜ਼ੀ ਇਮਾਮ ਸ਼ਾਫੀ ਮਾਨਸ
ਕੀ ਜਾਤ ਸਭੈ ਏਕੈ ਪਹਿਚਾਨਬੋ।
ਕਰਤਾ ਕਰੀਮ ਸੋਈ ਰਾਜ਼ਕ ਰਹੀਮ ਓਈ ਦੂਸਰੋ

ਨਾਂ ਭੇਦ ਕੋਈ ਭੂਲ ਭਰਮ ਮਾਨਬੋ।
ਏਕ ਹੀ ਕੀ ਸੇਵ ਸਭ ਹੀ ਕੋ ਗੁਰ ਦੇਵ ਏਕ
ਏਕ ਹੀ ਸਰੂਪ ਸਭੈ ਏਕੈ ਜੋਤੀ ਜਾਨਬੋ।

اکال اُستت (پادشاہی ۱۰)

(اِس دُنیا میں) کوئی مُنڈیا کہلاتا ہے۔ کوئی سنیاسی اُور کوئی یوگی۔ کوئی برہمچاری ہے۔ اُور کوئی جتی۔ کوئی ہندو کہلاتا ہے۔ اُور کوئی تُرک۔ کوئی رافضی۔ کوئی اِمام اُور کوئی شافی۔ لیکن بطَور اِنسان کے سَب ایک ہی ہیں۔ سب کا خالِق کریم اُور رازقِ رحیم ایک ہی ہے۔ اُس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ فرق صِرف اپنی بھُول کی وجہ سے ہے۔ سب کا مالک ایک ہی ہے۔ اُسی ایک کے سب خادم ہیں۔ ایک ہی نُور سے سب ہستیاں پَیدا ہوئی ہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً ص

(البقر ۲/۱۳، ۳/۱-۲)

بلاشک اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اَے لوگو! عبادت اختیار کرو تُم اُپنے پروردگار کی۔ جس نے پَیدا کیا تُم کو۔ اُور اُن لوگوں کو جو تُم سے پہلے گُذر چُکے ہیں۔ تاکہ تُم دوزخ سے بچ جاؤ۔ اُسی ذات نے تمہارے لئے زمین کا فرش اُور آسمان کی چھت بنائے۔

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ......

(الانعام ۱۲/۴)

اُور وُہی وہ ہستی ہے۔ کہ جس نے تُم (سب) کو ایک ہی فرد سے پیدا کیا۔

پھر ایک جگہ تو زیادہ عرصہ رہنے کی ہے۔ اور ایک تھوڑا رہنے کی ؂

یَاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ
مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۔۔ (النساء ۱/۱)

اے لوگو! تُم اپنے پروردگار سے ڈرو۔ جس نے تُم سب کو ایک ہی ہستی سے پیدا کیا ہے۔ اور اُس سے جوڑے پیدا کئے۔ اور اُن جوڑوں سے بہت سے زن و مرد پیدا کئے ؂

وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَاخْتَلَفُوْا
(یُونس ۲/۹)

اور تمام بنی نوع اِنسان ایک ہی اُمّت کے تھے۔ پھر اُنہوں نے اختلاف پیدا کر لیا ؂

اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ط ھٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○ (مریم ۲/۲۱)

بے شک اللہ تعالےٰ میرا بھی رب ہے۔ اور تُمہارا بھی رب ہے۔ اُسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے ؂

لِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ط
یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ ○
اَوْ یُزَوِّجُھُمْ ذُکْرَانًا وَّاِنَاثًا ج وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ
عَقِیْمًا ط ۔۔ (الشوریٰ ۵/۶-۷)

آسمان اور زمین کی سلطنت اللہ کی ہی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے۔ پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ بیٹیاں عطا فرماتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے۔ بیٹے عطا فرماتا ہے یا

توام[1] دے دیتا ہے۔ یعنی بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی۔ اور جس کو چاہے، بے اولادہی رکھتا ہے:

یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَاغَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ ۝ الَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فَعَدَلَکَ ۝ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ۝ (الانفطار ۶-۸)

اے انسان! تجھ کو کس چیز نے تیرے اُس ربِّ کریم کی طرف سے بھول میں ڈال رکھا ہے۔ کہ جس نے تجھ کو بنایا۔ پھر تیرے اعضاء کو ترتیب دی۔ پھر تجھ کو اعتدال پر بنایا۔ جس صورت میں چاہا۔ تجھ کو ترکیب دیدیا:

---

1. In the beginning was the Word and the Word was with God.

2. The same was in the beginning with God.

3. All things were made by Him and without Him was not anything made that was made.

4. In Him was life, and the life was the light of men.

5. And the light shineth in darkness, and the darkness comprehended it not.

(John I.)

[1] ایک ہی شکم سے ایک وقت ایک سے زیادہ پیدا ہونے والے بچے:

۱- ابتدا میں کلام تھا۔ اُور کلام خُدا کے ساتھ تھا ؛

۲- وُہی ابتدا میں خُدا کے ساتھ تھا ؛

۳- ساری چیزیں اُس کے وسیلے سے پَیدا ہُوئیں۔ اُور جو کچُھ پَیدا ہُوا ہے۔ اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر ظہُور میں نہیں آئی ؛

۴- اُس میں زندگی تھی۔ اُور زِندگی آدمیوں کا نُور تھا۔

۵- اُور نور تاریکی میں چمکتا ہے۔ اُور تاریکی نے اُسے قبُول نہ کیا ؛

(یُوحنّاؔ 1)

Thou, even thou, art Lord alone ; thou hast made heaven, the heaven of heavens, with all their host, the earth and all things that are therein, the seas and all that is therein, and thou preservest them all ; and the host of heaven worshippeth thee.

(Nehemiah 9—6)

تُو، ہاں تُو ہی، اکیلا خُداوند ہے۔ تُو نے آسمان کو اُور آسمانوں کے آسمان کو، اُور اُن کی ساری آبادی کو، اُور زمین کو اُور سمُندروں کو، اُور جو کچُھ اُن کے اندر ہے۔ بنایا۔ اُور تُو سبھوں کا پروردِگار ہے۔ اُور آسمانوں کا لشکر تیرا سجدہ کرتا ہے

(نحامیاہ ۹-۶)

Hast thou not known? hast thou not heard, that-the everlasting God, the Lord the Creator of the ends of the earth, fainteth

not, neither is weary? there is no searching of his understanding.

(Isaiah 40-28)

کیا تُو نے نہیں سمجھا؟ کیا تُو نے نہیں سُنا؟ کہ خُداوند ابدی خُدا ہے۔زمین کے کِناروں (تک) کا پَیدا کرنے والا۔ وُہ تھکتا نہیں ہے۔اور نہ ماندہ ہوتا ہے اُس کے فہم کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ؎ (یسائیہا ۴۰-۲۸)

If God is thy father, man is thy brother.

(A. de-Lemartine-Fr:)

اگر خُداوند تیرا باپ ہے۔تو اِنسان تیرا بھائی ہے ؎

(اے۔ڈی لیمرٹائن۔ فرانس)

However degraded or wretched a fellow mortal may be, he is still a member of our common species.

(L. A. Seneca-Rom)

ایک اِنسان خُواہ کِتنا ہی گِرا ہُوا اور گُنہگار ہو۔ پھر بھی وُہ ہماری نسل کا ہی فرد ہے۔ (ایل۔اے سینیکا۔رومن)

ایک ہی مالک کا جلوہ سب کے اندر

एकं ज्योतिर्बहुधा विभाति ॥ (अथर्व १३-३-१७)

ایک ہی نُور ہے۔ جو جُدا گانہ کئی صُورتوں سے جلوہ گر ہو رہا ہے۔

(اتھرووید ۱۳-۳-۱۷)

ज्योतिरसि विश्वरूपम् ॥ (यजु: ५-३५)

اَے پرمیشور! تو ہر جگہ مَوجود رہنے والا نُور ہے ؛ (یجروید ۵-۳۵)

परीत्य भूतानि परीत्य लोकान् परीत्य सर्वाः प्रदिशो दिशश्च ।

(यजु: ३२-११)

ساری ہستیوں میں اور سارے لوگوں میں وُہی پرمیشور کامل طور پر سما رہا ہے۔ سب چھوٹی اور بڑی سمتوں اوپر نیچے اور ذرّہ ذرّہ میں وُہی ہے ؛ (یجروید ۳۲-۱۱)

ईशावास्यमिदँ सर्वम् ॥ (यजु: ४०-१)

یہ سب جہان اُسی پرماتما سے معمُور ہے (یجروید ۴۰-۱)

तदेजति तन्नैजति तद्दूरे तद्वन्तिके ।

तदन्तरस्य सर्वस्य तदु सर्वस्यास्य बाह्यतः ॥

(यजु: ४०-५)

پرماتما حرکت کرتا ہے۔ اور نہیں بھی کرتا (پاپی اور جاہل لوگوں سے) وُہ بہت دُور بھی ہے۔ اور (نیک اعمال لوگوں سے) نہایت نزدیک بھی۔ لیکن وُہ سب مَوجُودات کے اندر اور باہر سما رہا ہے ؛ (یجروید ۴۰-۵)

तिलेषु तैलं दधिनीव सर्पि,
    रापः स्रोतस्स्वरणीषु चाग्निः ।
एवमात्माऽऽत्मनि गृह्यतेऽसौ,
    सत्येनैनं तपसा योऽनु पश्यति ॥

(श्वेताश्वतरोपनिषद् १-१५)

جیسے تلوں میں تیل - دہی میں گھی - جھرنوں میں پانی - اور لکڑی میں آگ رہتی ہے اسی طرح سب کے اندر پرماتما سما رہا ہے - لیکن وہ صرف راستی اختیار کرنے اور ریاضت کرنے سے ہی دکھائی دے سکتا ہے ؛ (شوتیا شوترا اُپنشد ۱-۱۵)

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति ।
    भ्रामयन्सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया ॥

(भगवद्गीता १८-६१)

اے ارجن! سب کا مالک اُن کے دلوں میں جاگزین ہے - اور وہ اپنی مایا (قدرت) سے سب کو (کمہار کے) چکر کی طرح گھماتا ہے - (بھگوت گیتا ۱۸-۶۱)

अहं वैश्वानरो भूत्वा प्राणिनां देहमाश्रितः ।
    प्राणापानसमायुक्तः पचाम्यन्नं चतुर्विधम् ॥
सर्वस्य चाहं हृदि संनिविष्टो मत्तः स्मृतिर्ज्ञानमपोहनं च ।

(भगवद्गीता १५/१४-१५)

میں ہی سب جانداروں کے جسم میں حرارت غریزی بنکر سانس کی دونو قسم کی ہوا یعنی اندر جانے والی اور باہر نکلنے والی کے ذریعہ چاروں قسم کا اناج ہضم کرتا ہوں۔ اے ارجن! میں سب کے دلوں میں یکساں طور پر رہتا ہوں - علم و حافظہ اور ان ہردو کا عدم سب مجھ سے ہی ہیں ؛ (بھگوت گیتا ۱۵/۱۴-۱۵)

ل کھانے والا - پینے والا - چاٹنے والا - چبانے والا ؛

समोऽहं सर्वभूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः ।
ये भजन्ति तु मां भक्त्या मयि ते तेषु चाप्यहम् ॥
(भगवद्गीता ९-२९)

مَیں پرمیشور سب جانداروں میں یکساں طور پر رہتا ہُوں۔ نہ مجھے کسی سے لگاؤ ہے نہ غیریّت۔ جو اعتقاد سے میرا ذکر کرتے ہیں۔ وُہ مجھ میں رہتے ہوئے ہیں اور مَیں اُن میں ؛
(بھگوت گیتا ۹-۲۹)

सर्वभूतस्थमात्मानं सर्वभूतानि चात्मनि ।
ईक्षते योगयुक्तात्मा सर्वत्र समदर्शनः ॥
यो मां पश्यति सर्वत्र सर्वं च मयि पश्यति ।
तस्याहं न प्रणश्यामि स च मे न प्रणश्यति ॥
(भगवद्गीता ६/२९-३०)

اور اے ارجن! سب جگہ یکسانیت دیکھنے والا یوگی اپنے آپ کو سب ہستیوں میں اور سب ہستیوں کو اپنے آپ میں محسُوس کرتا ہے۔ اور جو شخص سب ہستیوں میں پرماتما کو اور پرماتما میں سب ہستیوں کو دیکھتا ہے۔ وُہ مجھ کو نہیں بھلاتا۔ اور مَیں اُس کو نہیں بھلاتا ؛
(بھگوت گیتا ۶/۲۹-۳۰)

सर्वभूतेषु येनैकं भावमव्ययमीक्षते ।
अविभक्तं विभक्तेषु तज्ज्ञानं विद्धि सात्त्विकम् ॥
(भगवद्गीता १८-२०)

جس گیان کے ذریعے اِنسان علیحدہ علیحدہ سب ہستیوں میں ایک لافانی ہستی کو مثلاً شیر و شکر ہُوا دیکھتا ہے۔ اُسی کو تو سچّا گیان سمجھ ؛
(بھگوت گیتا ۱۸-۲۰)

لے سامنے

एष सर्वाणि भूतानि पञ्चभिर्व्याप्य मूर्तिभिः ।
जन्मवृद्धिक्षयैर्नित्यं संसारयति चक्रवत् ॥
एवं यः सर्वभूतेषु पश्यत्यात्मानमात्मना ।
स सर्वसमतामेत्य ब्रह्माभ्येति परं पदम् ॥
(मनुस्मृति १२/१२४-१२५)

پرماتما مٹّی وغیرہ پانچ عناصر سے سارے جانداروں کو پیدا کر کے سب میں موجود رہتا ہے۔ اور پیدائش، پرورش اور خاتمہ کرتا ہوا اِس دُنیا کو چکّر کی طرح گھماتا ہے۔ اِسی طرح جو شخص سب بنی نوع اِنسانوں کو اپنے جیسا ہی سمجھتا ہے۔ وہ سب میں یکسانیت حاصل کر کے حقیقی راحت اور نیک انجام کو پہنچتا ہے۔
(منو سمرتی ۱۲/۱۲۴-۱۲۵)

ਮਾਝ ਮ੦ ੫.
ਤੂੰ ਪੇਡ ਸਾਖ ਤੇਰੀ ਫੂਲੀ,
ਤੂੰ ਸੂਖਮ ਹੋਆ ਅਸਥੂਲੀ,
ਤੂੰ ਜਲਨਿਧਿ ਤੂੰ ਫੇਨ ਬੁਦਬੁਦਾ,
ਤੁਧ ਬਿਨ ਅਵਰ ਨ ਭਾਲਿਐ
ਜੀਉ ਤੂੰ ਸੂਤ ਮਣੀਏ ਭੀ ਤੂੰ ਹੈ,
ਤੂੰ ਗੰਠੀ ਮੇਰੁ ਸਿਰ ਤੂੰ ਹੈ,
ਆਦਿ ਮਧ ਅੰਤ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਈ,
ਅਵਰ ਨ ਕੋਇ ਦਿਖਾਲਿਆ ਜੀਉ।

ماجھ محلّہ ۵

اے پرماتما! تو ہی درخت ہے۔ اور تو ہی اُس کی پھیلی ہوئی شاخ ہے۔ تو ہی لطیف سے بھاری بنا ہے۔ تو ہی سمندر ہے۔ تو ہی جھاگ اور بُلبلہ تجھ بن اور ہم کس کی تلاش کریں۔ تو ہی مالا کا تاگہ اور تو ہی اُس میں پروئے ہوئے موتی ہے۔ اور تو ہی مالا کی سرے کی گانٹھ ہے۔ دُنیا کا آغاز۔ انجام اور وسط بھی تو ہی ہے۔ تیرے سوا اور کوئی دکھائی نہیں دیتا ؂

ਆਸਾ ਮਹਲਾ ੪ ਛੰਤ

ਤੂੰ ਘਟ ਘਟ ਅੰਤਰ ਸਰਬ ਨਿਰੰਤਰ,
ਸਭ ਮਹਿ ਰਹਿਆ ਸਮਾਇ ਜੀਉ ।
ਤੂੰ ਸਤ ਪਰਮੇਸਰ ਸਦਾ ਅਬਿਨਾਸੀ,
ਹਰਿ ਹਰਿ ਗੁਣੀ ਨਿਧਾਨ ਜੀਉ ।
ਹਰਿ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭ ਏਕੋ ਅਵਰ ਨ ਕੋਈ,
ਤੂੰ ਆਪੇ ਪੁਰਖ ਸੁਜਾਨ ਜੀਉ ।

آسا محلّہ ۴ ۔ چھنت

اے اکال پُرکھ ۔ تو ہی ہر ایک چیز میں ہمیشہ سے سما رہا ہے۔ اور چپہ چپہ میں جلوہ فگن ہے۔ تو لایزال، لافانی اور گنجینۂ صفات ہے۔ تو ایک ہی ہے۔ اور تیرے سوا دوسرا کوئی نہیں۔ تو ہی عالم الغیب ہے ؂

ਦੇਵ ਗੰਧਾਰੀ ਮ: ੫

ਕਾਹੇ ਭਰਮਤ ਹਹੁ ਤੁਮ ਭਰਮਹੁ ਨ ਭਾਈ ਰਵਿਆ ਰੇ,
ਰਵਿਆ ਸਰਬ ਥਾਨ ।

دیو گندھاری محلّہ ۵

بھائی تم کیوں بھٹکتے پھرتے ہو۔ خواہ مخواہ نہ بھٹکو۔ وہ پرماتما ہر ایک مقام میں سمایا ہوا ہے ؛

ਧਨਾਸਰੀ ਮ੦ ੧

ਸਭ ਮਹਿ ਜੋਤਿ ਜੋਤਿ ਹੈ ਸੋਇ
ਤਿਸਦੈ ਚਾਨਣਿ ਸਭ ਮਹਿ ਚਾਨਣੁ ਹੋਇ,
ਗੁਰਸਾਖੀ ਜੋਤਿ ਪਰਗਟੁ ਹੋਇ,

دھناسری محلّہ ۱

سب میں اُسی کا نُور ہے۔ اور اُسی کی تجلّی سے سب میں روشنی ہے۔ مُرشد کی رہبری سے ہی وُہ نُور دکھائی دے سکتا ہے ؛

ਕਾਨੜਾ ਮ੦ ੫

ਸਭ ਮਹਿ ਰਵ ਰਹਿਆ ਪ੍ਰਭ ਏਕੈ,
ਪੇਖ ਪੇਖ ਨਾਨਕ ਬਿਗਸਾਈ।

کانڑا محلّہ ۵

اَے نانک! ہم یہ دیکھ کر کہ وُہ ایک پربھو ہر ایک چیز میں سما رہا ہے۔ خُوش ہو رہے ہیں ؛

ਦੇਵ ਗੰਧਾਰੀ ਮ੦ ੫

ਮੈਂ ਬਹੁ ਬਿਧਿ ਪੇਖਿਓ, ਦੂਜਾ ਨਾਹੀ ਰੀ, ਕੋਊ,
ਖੰਡ ਦੀਪ ਸਭ ਭੀਤਰ ਰਵਿਆ ਪੂਰ ਰਹਿਆ ਸਭ ਲੋਊ

دیو گندھاری محلّہ ۵

میں نے کئی طرح سے نظر دوڑائی۔ لیکن اُس کے سوا دوسرا کوئی دکھائی نہ دیا۔

خشکی اور تری سب میں وہی سما رہا ہے۔ اور ذرّہ ذرّہ اُسی سے معمور ہے۔

ਗਉੜੀ ਸੁਖਮਨੀ ਮ੦ ੫

ਏਕੋ ਏਕ ਏਕ ਹਰਿ ਆਪ,
ਪੂਰਨ ਪੂਰ ਰਹਿਓ ਪ੍ਰਭੁ ਬਿਆਪ।
ਅਨਿਕ ਬਿਸਥਾਰ ਏਕ ਤੇ ਭਏ,
ਏਕ ਅਰਾਧ ਪਰਾਛਤ ਗਏ।
ਮਨ ਤਨ ਅੰਤਰ ਏਕ ਪ੍ਰਭੁ ਰਾਤਾ,
ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦ ਨਾਨਕ ਏਕ ਜਾਤਾ,

گوڑی سُکھ منی محلہ ۵

پرماتما واحدہٗ لاشریک ہے۔ اور مکمّل طور پر ہر ایک چیز میں سمایا ہُوا ہے اسی ایک سے انواع واقسام کا ظہور ہُوا۔ اُسی ایک کی عبادت سے سب گُناہ دُور ہو گئے جسم و جان میں بھی وہی ایک پربھو سما رہا ہے۔ گورُو کی کرپا سے اُس ذاتِ واحد کو سمجھ لیا ہے

ਵਾਰ ਸ੍ਰੀ ਰਾਗ ਮ੦ ੧

ਫਕੜ ਜਾਤਿ ਫਕੜ ਨਾਉਂ
ਸਭਨਾਂ ਜੀਆਂ ਇਕਾ ਛਾਉਂ।

وار سری راگ محلّہ ۱ :- نام اور ذات کا سوال فضول ہے سب جانداروں کا ایک ہی مُحافظ ہے ؛

ਮ੦ ੫. ਵਾਰ ਮਾਰੂ ੨

ਤੂੰ ਹੁਕਮੀ ਸਾਜਹਿ ਸ੍ਰਿਸ਼ਟੀ, ਸਾਜ ਸਮਾਵਹੀ,
ਤੂ ਸਭ ਮਹਿ ਵਰਤਹਿ ਆਪ, ਕੁਦਰਤ ਦੇਖਾਵਹੀ।

محلہ ۵ وار مارُو ۲

اَے پربھو! تُو خُود ہی دُنیا کو اپنے حُکم سے بناتا ہے۔ اور پھر خُود ہی اُس

میں سما رہا ہے۔ اَور تُو ہی ہر ایک چیز میں مَوجُود ہو کر اپنا جلوہ دِکھا رہا ہے ؎

اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ ط مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا ط (ہُود ۵/۸)

مَیں نے اللہ پر توکّل کر لیا ہے۔ جو میرا بھی مالک ہے۔ اَور تُمہارا بھی مالک ہے۔ جتنے بھی رُوئے زمین پر چلنے والے ہیں۔ سب اُس کے قبضۂ قُدرت میں ہیں (سب کی چوٹی اُس نے پکڑ رکھّی ہے)

اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ بِلِقَآءِ رَبِّکُمْ تُوْقِنُوْنَ ...... (الرّعد ۱/۲)

اللہ اَیسا ہے۔ کہ اُس نے آسمانوں کو بغیر سُتون کے اُونچا کھڑا کر دیا۔ چُنانچہ اُن کو تُم دیکھ رہے ہو۔ پھر عرش پر قائم ہُوا۔ اَور آفتاب اَور ماہتاب کو کام میں لگا دیا۔ جو کہ وقتِ مُعیّن پر چلتے رہتے ہیں۔ وُہی ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ دلائل کو صاف صاف بیان کرتا ہے۔ تاکہ تُم کو اپنے رب کے پاس جانے کا یقین ہو جائے۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط (الحجرات ۲/۲)

اَے لوگو! ہم نے ہی تُمہیں ایک مرد اَور ایک عَورت سے پَیدا کیا ہے۔ اَور تُم کو مُختلِف قومیں اَور مُختلِف قبیلے بنایا۔ تاکہ ایک دُوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تُم سب میں سے بڑا شریف وُہ ہے۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو ؎

وَاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ
بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝ (الانبیا ۶/۶ ۱۷-۱۸)

اور میں ہی تمہارا رب ہوں۔ پس تم میری عبادت کیا کرو ÷ اور اُن لوگوں نے آپس میں اختلاف پیدا کر لیا۔ سب انسان ہمارے پاس آنے والے ہیں ÷

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ (ق ۲/۱)

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور اُس کے دل میں جو خیالات آتے ہیں۔ ہم اُن کو جانتے ہیں۔ اور ہم اُس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں ÷

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (المومن ۷/۵)

وہی زندہ ہے۔ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ سو تم خالص اعتقاد کے ساتھ اُس کو پکارا کرو۔ تمام تعریفیں اُسی کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ÷

And call no man your father upon the earth; for one is your Father, which is in heaven.

(St. Matthews 23—9)

اور دُنیا میں کسی اور کو اپنا باپ نہ کہو۔ کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے (یعنی خدا) جو آسمان پر ہے۔

(متی ۲۳-۹)

Thus saith the Lord, the King of Israel and his redeemer the Lord of hosts; I am the first and I am the last; and beside me there is no God.

(Isiah 44—6)

خُداوند، اِسرائیل کا بادشاہ اور اُس کا نجات دینے والا۔ رَبّ الافواج یُوں فرماتا ہے۔ کہ مَیں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہُوں۔ اور میرے سِوا کوئی خُدا نہیں ؎

(یسعیاہ ۴۴-۶)

See now that I, even I, am he, and there is no God with me. I kill, and I make alive; I wound and I heal; neither is there any that can deliver out of my hand.

(Deuteronomy 32—39)

اَب دیکھو، کہ مَیں، ہاں مَیں ہی وُہ ہُوں۔ اَور کوئی معبُود میرے سِوا نہیں مَیں ہی مارتا ہُوں۔ اَور مَیں ہی جِلاتا ہُوں۔ مَیں ہی زخمی کرتا ہُوں۔ اَور مَیں ہی زخم کو مُندمل کرتا ہُوں۔ اَور اَیسا کوئی نہیں۔ جو میرے ہاتھ سے نجات دے سکے ؎

(استثنا ۳۲-۳۹)

For there is no difference between the Jew and the Greek, for the same Lord over all is rich unto all that call upon him.

For whosoever shall call upon the name

of the Lord shall be saved.

(Romans 10/12 13)

کیونکہ یہودیوں اور یونانیوں میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اِس لئے کہ وُہی ایک سب کا خُداوند ہے۔ اور اپنے سب دُعا مانگنے والوں کے لئے فیّاض ہے۔
کیونکہ جو کوئی بھی خُداوند کا نام لیگا۔ نجات پائے گا؛ (رومیوں ۱۰/۱۲-۱۳)

Whoever in prayer can say, "Our Father" acknowledges and should feel the brotherhood of the whole race of mankind.

(Tryon Edwards American)

جو شخص اپنی دُعا کے اندر پرماتما کے لئے "ہمارا باپ" کے اِلفاظ استعمال کرتا ہے۔ وُہ گویا ساری اِنسانی نسل کے افراد کی برادرانہ اُخوّت کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ اور حقیقتاً اُس کو ایسا محسوس ہونا بھی چاہیئے (ٹرائن ایڈورڈز۔ امریکن)

Only by recognizing the God spark in every soul in every thing created shall we recognize God ; there is no other way.

(Maud Diver)

ہر ایک ذِی رُوح میں اور ہر ایک پَیدا شُدہ چیز میں خُداوند کا جلوہ محسُوس کرنے سے ہی ہم اُس کی ہستی کے قائل ہو سکتے ہیں۔ (موڈ ڈائیور)

ہر جگہ ہر طرف اُسی کا جلوہ ہے

अस्य श्लोको दिवीयते पृथिव्याम् ॥ (ऋ० -१-१९०-४)

اُس پربھو کا شہرہ کُل زمین اور آسمانوں میں ہے ؛ (رگ وید ۱-۱۹۰-۴)

इन्द्रो यातोऽवसितस्य राजा ॥ (ऋ० १-३२-१५)

پرماتما تمام ساکن اور متحرک چیزوں اور ہستیوں کا مالک ہے ؛

(رگ وید ۱-۳۲-۱۵)

प्रत्यङ् जनास्तिष्ठति सर्वतोमुखः (यजुः २३-४)

سب اطراف میں اُس پرماتما کا جلوہ ہے۔ اور وُہی سب میں مَوجُود ہے ؛

(یجر وید ۲۳-۴)

तेन जीवन्ति प्रदिशश्चतस्रः (अथर्व ९-१०-१९)

اُس پربھو سے ہی چاروں سمتیں زندگی حاصل کرتی ہیں ؛

(اتھروید ۹-۱۰-۱۹)

एकं ज्योतिर्बहुधा विभाति ॥ (अथर्व १३-३-१७)

نُور ایک ہی ہے۔ لیکن وُہ علیحدہ علیحدہ بہت طرح سے جلوہ نُما ہے ؛

(اتھروید ۱۳-۳-۱۷)

स ओतः प्रोतश्च विभूः प्रजासु ॥ (यजुः ३२-८)

وُہ سب جگہ حاضر و ناظر پرمیشور ساری کائنات میں کامل طور پر سما رہا ہے ؛

(یجر وید ۳۲-۸)

ईशावास्यमिदं सर्वम् ॥ (यजु: ४०-१)

دُنیا میں ہر ایک چیز کا اِنتظام[1] اُس ایک حاکم الحاکمین کے ہاتھوں میں ہے ؛
(یجروید ۴۰-۱)

तदेजति तन्नेजति तद्दूरे तद्वन्तिके ।
तदन्तरस्य सर्वस्य तदु सर्वस्यास्य बाह्यतः ॥
(ईष उपनिषद्-५)

وُہ حرکت کرتا بھی ہے۔ اور نہیں بھی کرتا۔ وُہ دُور بھی ہے۔ اور پاس بھی۔ وُہی اِس ساری کائنات کے اندر ہے۔ اور وُہی باہر ہے۔ (ایش اُپنشد - ۵)

सहस्रशीर्षा पुरुषः सहस्राक्षः सहस्रपातः ।
स भूमिं विश्वतो वृत्वात्यतिष्ठद्दशांगुलम् ॥
पुरुष एवेदं सर्वयद्भूतं यच्च भव्यम् ।
उतामृतत्वस्येशानो यदन्नेनातिरोहति ॥
सर्वतः पाणिपादं तत् सर्वतोऽक्षिशिरोमुखम् ।
सर्वतः श्रुतिमल्लोके सर्वमावृत्य तिष्ठतिः ।
(श्वेताश्वतरोपनिषद् ३/१४-१५-१६)

وُہ پرماتما ہزاروں سروں والا - ہزاروں آنکھوں والا اور ہزاروں پاؤں والا ہے۔ وُہ ساری دُنیا کو مُحیط کر کے بھی ختم نہیں ہوتا (لامحدُود ہے) وُہ ماضی - حال و مُستقبل میں یکساں ہے۔ وُہ ساری ہستیوں کا مالک اور نجات دِہندہ ہے۔ وُہ ہر طرف پھیلے ہُوئے ہاتھ پاؤں والا - ہر طرف مُنہ، سر، آنکھوں اور کانوں والا سب کو گھیرے ہُوئے ہے ؛
(شوتیا شوترو پنشد ۳/۱۴-۱۵-۱۶)

[1] انتظام۔

सर्वतः पाणिपादं तत्सर्वतोऽक्षिशिरोमुखम् ।
सर्वतः श्रुतिमल्लोके सर्वमावृत्य तिष्ठति ॥
बहिरन्तश्च भूतानामचरं चरमेव च ।
सूक्ष्मत्वात्तदविज्ञेयं दूरस्थं चान्तिके च तत् ॥
अविभक्तं च भूतेषु विभक्तमिव च स्थितम् ।
भूतभर्तृ च तज्ज्ञेयं ग्रसिष्णु प्रभविष्णु च ॥
(भगवद्गीता १३/१३-१५-१६)

وُہ ہر طرف پھیلے ہوئے ہاتھ پاؤں والا، ہر طرف مُنہ سر، آنکھوں اَور کانوں والا سب کو محصور[1] کئے ہوئے ہے۔ وُہ ہر ایک ذی رُوح[2] اَور غیر ذی رُوح کے اندر اَور باہر سمایا ہُوا ہے۔ بوجہ لطیف ترین ہونے کے وُہ جانا نہیں جاتا۔ وُہ دُور سے دُور ہے۔ اَور نزدیک سے نزدیک۔ دُنیا کی فانی چیزوں میں وُہ لافانی پر کچھ ظاہرا طور پر فانی حالت میں مُوجُود ہے۔ وُہ سب کی پرورش کرتا ہے۔ وُہی جاننے لائق ہے وُہی سب کو فنا کرتا ہے۔ اَور وہی مالکِ کُل ہے۔ (بھگوت گیتا $\frac{۱۳}{۱۶-۱۵-۱۳}$)

यो जानाति परं ब्रह्म सर्वव्यापी सनातनम् ।
किम अस्त्यमेयं तस्याग्रे सर्वं ब्रह्मेति जानतः ॥
(महानिरवाण तंत्र ४-२३)

جو یہ جانتا ہے۔ کہ پرماتما ہر جگہ مُوجُود ہے۔ وُہ ہمہ اوست جاننے والا کسی سے کِس طرح نفرت کر سکتا ہے؟ (مہانروان تنتر ۴-۲۳)

ਧਨਾਸਰੀ ਮ੦ ੫.
ਨਾ ਕੋ ਮੇਰਾ ਦੁਸ਼ਮਨ ਰਹਿਆ ਨ ਹਮ ਕਿਸਕੇ ਬੈਰਾਈ।

[1] گھیرے [2] جاندار

ਬ੍ਰਹਮ ਪਸਾਰ ਪਸਾਰਿਓ ਭੀਤਰ ਸਤਗੁਰ ਤੇ ਸੋਝੀ ਪਾਈ ॥
ਸਭ ਕੋ ਮੀਤ ਹਮ ਆਪਨ ਕੀਨਾ ਹਮ ਸਭਨਾ ਕੇ ਸਾਜਨ ।
ਦੂਰ ਪਰਾਇਓ ਮਨ ਕਾ ਬਿਰਹਾ ਤਾ ਮੇਲ ਕੀਓ ਮੇਰੈ ਰਾਜਨ ।

دھناسری محلّہ ۵

نہ کوئی ہمارا دُشمن رہا ہے۔ نہ ہم کسی کے دُشمن ہیں۔ ہم نے تو یہی نکتہ ست گُورُ سے پایا ہے۔ کہ ہر جگہ مالکِ حقیقی کا جلوہ ہے۔ ہم نے سب کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔ اَور خُود سب کے دوست بن گئے ہیں۔ اَپنے دِل کی نفرت کو ہم نے دُور پھینک دیا ہے۔ تب اُس مالِک کا میل ہُوا ہے ؛

ਗਉੜੀ ਮ੦ ੫. (ਅਸ਼ਟ ਪਦੀ)

ਜਬ ਕਿਸੀ ਕਉ ਏਹ ਜਾਨਸ ਮੰਦਾ
ਤਬ ਸਗਲੇ ਇਸ ਮੇਲਹਿ ਫੰਦਾ ॥
ਮੇਰ ਤੇਰ ਜਬ ਇਨਹ ਚੁਕਾਈ ।
ਤਾਂਤੇ ਇਸ ਸੰਗ ਨਹੀਂ ਬੈਰਾਈ ।
ਜਬ ਇਨ ਕਿਛ ਕਰ ਮਾਨੇ ਭੇਦਾ ।
ਤਬ ਤੇ ਦੂਖ ਡੰਡ ਅਰ ਖੇਦਾ ।
ਜਬ ਇਨ ਏਕੋ ਏਕੀ ਬੂਝਿਆ ।
ਤਬ ਤੇ ਇਸ ਨੋ ਸਭੁ ਕਿਛ ਸੂਝਿਆ ।

گوڑی محلہ ۵۔ اشٹ پدی

جب اِنسان کسی دُوسرے کو بُرا خیال کرتا ہے۔ تب اُس کے لئے سب بُرائیاں گھیرا ڈال لیتی ہیں۔ لیکن جب یہ "من و شما" کے چکّر کو توڑ دیتا ہے۔ تب اُس کا کوئی بھی دُشمن نہیں رہتا۔ لیکن جب یہ کُچھ تمیز کرنے لگتا ہے۔ تب اِس کو دُکھ تکلیف اور رنج لاحق ہوتے ہیں۔ لیکن البتّہ جب یہ سب جگہ اُس ایک ہی پرماتما کو پہچانتا

ہے۔ تب اِس کو ہر ایک بات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے ؂

ਪ੍ਰਭਾਤੀ ਕਬੀਰ ।

ਦਖਨ ਦੇਸ ਹਰੀ ਕਾ ਬਾਸ, ਪਛਮ ਅਲਹੁ ਮੁਕਾਮਾ, ਦਿਲ ਮਹਿ ਖੋਜ ਦਿਲੈ ਦਿਲ ਖੋਜਹੁ ਏਹੀ ਠੌਰ ਮੁਕਾਮਾ ।

پربھاتی کبیر

جنُوب کی طرف بھی پرماتما کا ہی جلوہ ہے۔ اَور مغرب کی طرف بھی اُسی کا ظہُور ہے۔ تم اَپنے دِل میں اُس کی تلاش کرو۔ وُہ ہر جگہ مَوجُود ہے ؂

ਅਕਾਲ ਉਸਤਤ (ਪਾਦ ੧੦)

ਜਿਮੀ ਜਮਾਨ ਕੇ ਬਿਖੈ ਸਮਸਤ ਏਕ ਜੋਤੀ ਹੈ,
ਨਾ ਘਾਟ ਹੈ ਨ ਬਾਢ ਹੈ, ਨ ਘਾਟ ਬਾਢ ਹੋਤ ਹੈ ।
ਨਾ ਹਾਨਿ ਹੈ ਨ ਬਾਨਿ ਹੈ, ਸਮਾਨ ਰੂਪ ਜਾਨਿਐ,
ਮਕੀਨ ਔ ਮਕਾਨ ਅਪ੍ਰਮਾਨ ਤੇਜ ਮਾਨੀਐ ।

اکال اُستت (پادشاہی ۱۰)

زمین اَور آسمان میں ہر جگہ وُہی ایک نُور سما رہا ہے۔ وُہ کمی بیشی سے بالاتر ہے اَور اس لئے نہ کبھی کم ہوتا ہے۔ نہ زیادہ۔ نہ اُس کو نُقصان پُہنچتا ہے۔ نہ فائدہ وُہ یکساں ہی رہتا ہے۔ وُہ وقت اَور مقام کی قَید سے باہر بے انداز نُور والا ہے ؂

ਅਕਾਲ ਉਸਤਤ (ਪਾਦ ੧੦)

ਬਨ ਤਨ ਮਹੀਪ ਜਲ ਬਲ ਮਹਾਂਨ,
ਜਹਿ ਤਹਿ ਪ੍ਰਮੋਹ ਕਰੁਣਾਨਿਧਾਨ ।
ਜਗਮਗਤ ਤੇਜ ਪੂਰਨ ਪ੍ਰਤਾਪ,

ਅੰਬਰ ਜਮੀਨ ਇਹ ਜਪਤ ਜਾਪ ।

اکال اُستت (پادشاہی ۱۰)

جنگلوں اَور سبزہ زاروں کا مالک، سمُندر اَور صحرا میں بھرپُور ہر جگہ پر وُہ کریم و رحیم مُزّین ہو رہا ہے۔ ساری دُنیا میں اُسی کا نُور پھیل رہا ہے۔ وُہ مکمّل شان والا ہے زمین اَور آسمان اُسی کی حمد و ثنا گا رہے ہیں :

ਸੂਰਯ ਪ੍ਰਕਾਸ (ਰਾਸ਼ਿ ੨ ਅ੦ ੩੦)

ਰਹ੍ਯੋ ਜੋ ਰਮ ਜਲ ਥਲ ਮਹਿੰ ਰਾਮ
ਇਤ ਉਤ ਦੁਹੂੰ ਲੋਕਨ ਬਿਸ੍ਰਾਮ
ਸਰਬ ਚਰਾਚਰ ਮਹਿੰ ਰਹਿ ਵ੍ਯਾਪੇ ।
ਤੀਨਹੁ ਕਾਲ ਵਿਖੇ ਥਿਰ ਆਪੇ ।
ਤੀਨ ਲੋਕ ਪਤਿ ਮਹਿਦਮਹਾਂਨਾ ।
ਅਪਰ ਨ ਪੇਖਤ ਜਾਸ ਸਮਾਨਾ ।
ਲਘੁ ਪਾਂਹਨ ਮਹਿੰ ਕਲਪਹੁ ਸੋਈ
ਪ੍ਰਭੁ ਪ੍ਰਸੰਨ ਤੁਮ ਪਰ ਕਿਮ ਹੋਈ ?

سوریہ پرکاش (راشی ۲ ادھیائے ۳۰)

خُشکی اَور تری میں جو پرماتما سما رہا ہے۔ یہاں وہاں دونوں دُنیا میں اُسی کا جلوہ ہے۔ مُتحرّک اَور ساکن سب چیزوں کے اندر اُسی کا جلوہ ہے۔ ماضی۔ حال اَور مستقبل میں قائم بالذّات ہے۔ وُہ تینوں لوکوں (طبقوں) کا مالک بڑے سے بڑا ہے۔ اُس کے برابر اَور کوئی دِکھائی نہیں دیتا۔ اَیسی عظیم ہستی کو جو تُم ایک چھوٹے سے پتّھر کے اندر ہی مانتے ہو۔ تو وُہ پربھو تُم پر کس طرح خُوش ہو سکتا ہے؟

وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ
وَأَنْهَارًا ۖ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ
وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ
وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ
بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ (الرعد ۱/۳-۴)

وہ اللہ ایسا ہے۔ کہ اُس نے زمین کو پھیلایا۔ اور اُس میں بڑے بڑے پہاڑ اور نہریں پیدا کیں۔ اور اُس میں ہر قسم کے پھلوں میں سے جوڑے (نر و مادہ) پیدا کئے۔ رات کو دن کا پردہ بنایا۔ بے شک اِن امور کو سوچنے والوں کیواسطے یہ دلائل ہیں۔ پھر دیکھو پاس پاس زمین کے مختلف قطعے ہیں۔ اور انگوروں کے باغ ہیں۔ کھیتیاں ہیں۔ اور کھجوریں ہیں۔ جن میں سے بعض تو ایسی ہیں۔ کہ ایک تنہ سے اُوپر جا کر دو تنے ہو جاتے ہیں۔ اور بعض میں دو تنے نہیں ہوتے۔ سب کو ایک ہی طرح کا پانی دیا جاتا ہے۔ اور ہم ایک دُوسرے پر پھلوں کے لحاظ سے فوقیت دیتے ہیں۔ ان امور میں سمجھداروں کے واسطے دلائل ہیں:

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا
وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ
وَالْحِسَابَ ۚ (یونس ۱/۵)

وہ اللہ ایسا ہے۔ جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا۔ اور چاند کو نورانی بنایا اور اُس کے لئے منزلیں مقرر کیں۔ تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

(البقر ۱۳/۴)

کیا تم کو یہ معلوم نہیں۔ کہ حق تعالے ایسے ہیں۔ کہ خاص اُن ہی کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے؛

بَلْ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط کُلٌّ لَّہٗ قَانِتُوْنَ O

(البقر ۱۴/۴)

بلکہ خاص اللہ کے مملوک ہیں۔ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُس (اللہ تعالے) کے سامنے سر نگوں ہیں؛

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ O

(آل عمران ۱/۴)

بے شک اللہ تعالے سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ نہ زمین میں اور نہ آسمان میں؛

Whither shall I go from my spirit ? or whither shall I flee from thy presence ?

If I ascend up into heaven, thou art there : if I make my bed in hell, behold thou art there.

If I take the wings of the morning, and dwell in the uttermost parts of the sea ;

Even there shall thy hand lead me, and

thy right hand shall hold me :

(Psalms 139/7 to 10)

تیری مُملکت سے مَیں کِدھر جاؤں؟ اَور تیری حضُوری سے میں کِدھر بھاگ نِکلُوں؟ (یعنی کوئی اَیسا مقام نہیں کہ جہاں تُو نہیں ہے)

اگر مَیں آسمان کے اُوپر چڑھ جاؤں۔ تو تُو وہاں بھی مَوجُود ہے۔ اگر مَیں پاتال میں اَپنا بستر بچھاؤں۔ تو تُو وہاں بھی موجُود ہے۔

اگر صُبح کے پروں سے مَیں اُڑ کر سمُندر کی انتہائی گہرائی میں جا رہُوں۔ تو وہاں بھی تیرا ہاتھ میری رہنمائی کرے گا۔ اَور تیرا دایاں ہاتھ مجھے سمبھالے گا۔

(زبور ۱۳۹/۷ تا ۱۰)

Can any hide himself in secret places that I shall not see him ? saith the Lord. Do not I fill heaven and earth ? saith the Lord.

(Jeremia 23-24)

خُداوند کہتا ہے۔ کہ کیا کوئی آدمی پوشیدہ جگہوں میں اپنے آپ کو چھُپا سکتا ہے۔ کہ جہاں مَیں اُسے نہ دیکھوں؟ پھر وُہ یہ کہتا ہے۔ کہ کیا آسمان اَور زمین مُجھ سے بھرے ہُوئے نہیں ہیں؟ (یرمیاہ ۲۳-۲۴)

For his eyes are upon the ways of man, and He seeth all his goings.

There is no darkness, nor shadow of death, where the workers of iniquity may hide themselves.

(Job 34/21-22)

کیونکہ خُدا کی آنکھیں انسان کی راہوں پر لگی ہُوئی ہیں۔ اور وُہ اُن کی ساری حرکات پر نظر رکھتا ہے۔
کوئی تاریکی نہیں ہے۔ نہ مَوت کا سایہ ہے۔ جہاں بدکاری کرنے والے اپنے آپ کو چُھپا سکیں ؛
(ایوب ۳۴/۲۱-۲۲)

For as I passed by, and beheld your devotions I found an altar with this inscription. TO THE UNKNOWN GOD. Whom therefore ye ignorantly worship, him declare I unto you.

God that made the world and all things therein, seeing that he is Lord of heaven and earth, dwelleth not in temples made with hands. (The acts 17/23-24.)

چُنانچہ مَیں نے سَیر کرتے اور تمہارے معبُودوں پر غور کرتے وقت ایک ایسی قربان گاہ بھی دیکھی۔ کہ جس پر لکھا تھا۔ کہ "خُدائے نامعلُوم کے لئے" پس جسکی بغیر معلوم کئے پرستش کرتے ہو۔ مَیں تم کو اُس کی خبر دیتا ہُوں ؛
جس خُدا نے دُنیا اور اُس کی ساری چیزیں بنائیں۔ وُہ آسمان اور زمین کا مالک ہو کر انسانی ہاتھ سے بنائی ہوئی عبادت گاہوں میں ہی نہیں رہتا ؛
(اعمال ۱۷/۲۳-۲۴)

اچھّے نام سب اُسی کے ہیَں

इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यः स सुपर्णो गुरुत्मान।
एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः ॥
(ऋ० १-१६४-४६)

اُسی ایک ستّا[1] والے (تبدیل نہ ہونے والے) پربھُو کو عالم لوگ کئی ناموں سے پکارتے ہیں۔ کوئی اُس کو اِندر کہتے ہیں۔ کوئی مِتّر۔ کوئی وَرن۔ کوئی اگنی۔ کوئی یم۔ کوئی ہوا۔ اُس بڑی شان والے کی عجیب ہستی ہے ؏

(رِگ وید ۱-۱۶۴-۴۶)

मर्ता अमर्त्यस्य ते भूरि नाम मनामहे ।
(ऋ० ८-११-५)

اَے پرماتما! ہم فانی لوگ تجھ لافانی پربھُو کو بہت سے ناموں سے یاد کرتے ہیں ؏

(رِگ وید ۸-۱۱-۵)

तदेवाग्निस्तदादित्यस्तद्वायुस्तदु चन्द्रमाः ।
तदेव शुक्रं तद्ब्रह्म ता आपः स प्रजापतिः ॥
(यजुः ३२-१)

اُسی پرمیشور کا نام اگنی[2] ہے۔ اُسی کا نام آدتیہ[3] ہے۔ اُسی کا نام وایُو[4] ہے اُسی کا نام چندرما ہے۔ اُسی کا نام شُکر ہے۔ وہی برہم ہے۔ اُسی کو آپ[5] کہتے ہیں۔ اور وہی پرجاپتی[6] کہلاتا ہے ؏

(یجروید ۳۲-۱)

[1] حقیقت [2] آگ [3] سورج [4] ہوا [5] پانی [6] مالکِ کل۔

सुपर्णं विप्राः कवयो वचोभिरेकं सन्तं बहुधा कल्पयन्ति ॥
(ऋ० १०-११४-५)

ذِی فہم اِنسان اُس ایک پرماتما کو کئی مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں ؛
(رِگ وید ۱۰ - ۱۱۴ - ۵)

एतमेके वदन्त्यग्निं मनुमन्ये प्रजापतिम् ।
इन्द्रमेके परे प्राणमपरे ब्रह्म शाश्वतम् ॥
(मनुस्मृति १२-१२३)

اُس پرماتما کو کئی لوگ اگنی کی صُورت میں مانتے ہیں - اور اگنی رُوپ کا ہی اُپدیش[1] دیتے ہیں - کئی اُسے پرجا[2] کو پیدا کرنے والا ہونے کے سبب پرجاپتی کہتے ہیں - اور بہت سے اُسے اِندر کہتے ہیں - اور بعض اُسی کو پران[3] رُوپ ہی مانتے ہیں - اور کئی اُسے آنند سرُوپ[4] برہم مانتے ہیں ؛ (منوسمرتی ۱۲ - ۱۲۳)

ਰਾਮਕਲੀ ਮ੦ ੫

ਕਾਰਨ ਕਰਨ ਕਰੀਮ, ਸਰਬ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ਰਹੀਮ,
ਅਲਹ ਅਲਖ ਅਪਾਰ, ਖੁਦ ਖੁਦਾਇ ਵਡ ਬੇਸੁਮਾਰ।
ਓਨਮੋ ਭਗਵੰਤ ਗੁਸਾਂਈ, ਖਾਲਕ ਰਵ ਰਹਿਆ ਸਰਬਠਾਈ,
ਜਗੰਨਾਥ ਜਗਜੀਵਨ ਮਾਧੋ, ਭਉ ਭੰਜਨ ਰਿਦ ਮਾਹਿ
ਅਰਾਧੋ, ਰਿਖੀ ਕੇਸ ਗੋਪਾਲ ਗੋਵਿੰਦ, ਪੂਰਨ ਸਰਬਤ੍ਰ
ਮੁਕੰਦ, ਮਿਹਰਬਾਨ ਮੌਲਾ ਤੁਹੀ ਏਕ, ਪੀਰ ਪੈਕੰਬਰ ਸੇਖ,
ਦਿਲਾ ਕਾ ਮਾਲਿਕ ਕਰੇ ਹਾਕ, ਕੁਰਾਨ ਕਤੇਬ ਤੇ ਪਾਕ,
ਨਾਰਾਇਣ ਨ੍ਰਹਰਿ ਦਿਆਲੁ ਰਮਤ ਰਾਮ ਘਟ ੨ ਆਧਾਰ,

[1] وعظ [2] مخلوق [3] زندگی [4] سرورِ مطلق ؛

ਬਾਸੁਦੇਵ ਬਸਤ ਸਭ ਠਾਇ, ਲੀਲਾ ਕਛੁ ਲਖੀ ਨ ਜਾਇ
ਮਿਹਰ ਦਇਆ ਕਰ ਕਰਣੈਹਾਰ, ਭਗਤਿ ਬੰਦਗੀ ਦੇਹ
ਸਿਰਜਣਹਾਰ, ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਗੁਰੁ ਖੋਏ ਭਰਮ, ਏਕਹੁ
ਅਲਹੁ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ।

رام کلی محلہ ۵

وُہی جہان آفرین، کریم، پروردگار، رحیم۔ اللہ بعید از فہم اور خدائے برتر ہے۔ اُس بھگونت گوسائیں کو میں نمسکار[۱] کرتا ہوں۔ وُہی خالق سب جگہ سما رہا ہے۔ جگن ناتھ جگ جیون سادھو۔ بھو بھنجن وُہی ہے۔ اُسی کی عبادت کرو۔ رکھی کیش، گوپال۔ گوبند۔ محیطِ کل۔ مکند۔ مہربان۔ مولیٰ وُہی ہے۔ سب پیر پیغمبر۔ شیخ اُسی کے تابعِ فرمان ہیں۔ وُہی دلوں کا مالک، قرآن اور پران سے بھی پرے سب کچھ حق کرتا ہے۔ نارائن۔ نرہر۔ دیال وُہی ہے۔ اور ذرّہ ذرّہ میں سما رہا ہے۔ وُہی باسدیو ہے۔ اور ہر ایک جگہ جلوہ نما ہے۔ اُس کی لیلا[۲] بیان سے باہر ہے۔ اَے دُنیا کے بنانے والے! ہم پر کرپا[۳] کر۔ اپنی بھگتی اور عبادت ہم کو عنایت کر۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے سب بھرم[۴] دُور کر دئے ہیں۔ پار برہم اور اللہ ایک ہی ہے ؛

ਸ਼ਬਦ ਹਜ਼ਾਰੇ ।

ਪ੍ਰਭੁ ਜੀ ! ਤੋਕਹਿ ਲਾਜ ਹਮਾਰੀ,
ਨੀਲਕੰਠ, ਨਰਹਰਿ ਨਾਰਾਇਣ ।
ਨੀਲਬਸਨਿ, ਬਨਵਾਰੀ,
ਪਰਮ ਪੁਰਖ ਪਰਮੇਸੁਰ ਸਵਾਮੀ, ਪਾਵਨ,
ਪਵਨ ਅਹਾਰੀ ।
ਮਾਧਵ, ਮਹਾਂ ਜੋਤਿ ਮਧੁਮਰਦਨ ਮਾਨ, ਮੁਕੰਦ

[۱] سجدہ [۲] قدرت [۳] عنایت [۴] شک و شبہ

ਮੁਰਾਰੀ, ਨਿਰਬਿਕਾਰ, ਨਿਰਜੁਰ, ਨਿੰਦ੍ਰਾਬਿਨ,
ਨਿਰਬਿਖ, ਨਰਕ ਨਿਵਾਰੀ।
ਕ੍ਰਿਪਾਸਿੰਧੁ, ਕਾਲ ਤ੍ਰਯਦਰਸ਼ੀ, ਕੁਕ੍ਰਿਤ, ਪ੍ਰਣਾਸਨਕਾਰੀ।
ਧਨੁਰਪਾਣਿ, ਧ੍ਰਿਤਮਾਨ, ਧਰਾਧਰ, ਅਨਬਿਕਾਰ, ਅਸਿਧਾਰੀ
ਹੌਂ ਮਤਿ ਮੰਦ ਚਰਣ ਸ਼ਰਣਾਗਤ, ਕਰ ਗਹਿ ਲੇਹੁ ਉਬਾਰੀ।

شبد ہزارے

اَے پرماتمن! ہماری لاج[1] آپ کے ہی ہاتھ ہے۔ آپ کے کئی نام ہیں۔ مثلاً نیل کنٹھ، نرہری۔ نارائن۔ نیل بسنی۔ بنواری۔ پرم۔ پُرکھ۔ پرمیشور۔ سوامی۔ پاون پون آہاری۔ مادھو۔ مہا جوتی۔ مدھو۔ مردن۔ مُکند۔ مُراری۔ نر وکار: نرجر۔ ندرا بن نربکھ۔ نرک نواری۔ کرپا سِندھو۔ کال تر ور شی۔ کُکرت پران سنسکاری۔ دھنر پانی۔ دھرتمان۔ دھرادھر، ان وکار۔ اسی دھاری ؏

اَے پربھو! مَیں مُورکھ[2] آپ کے چرنوں[3] کی شرن میں پڑا ہُوں۔ میرا ہاتھ پکڑ کر میرا کلّیان کرو ؏

ਬਚਿਤ੍ਰਨਾਟਕ

ਪਖਾਣ ਪੂਜਹੌਂ ਨਹੀਂ ਨ ਭੇਖ ਭੀਜਹੌਂ ਕਹੀਂ।
ਅਨੰਤ ਨਾਮ ਗਾਯਹੌਂ, ਪਰੱਮ ਪੁਰਖ ਪਾਯਹੌਂ॥

بچترناٹک

نہ مَیں مُورتی پُوجا کرُوں گا۔ اور نہ کوئی اور لباس دھارن[6] کرُونگا۔ بلکہ اُس بُہت سے اچھّے ناموں والے پربھو کے گُن[4] گاکر اُس سے وِصال حاصل کرُونگا ؏

ਬਚਿਤ੍ਰ ਨਾਟਕ

ਬਿਅੰਤ ਨਾਮ ਧਯਾਹੌਂ, ਪਰਮ ਜੋਤਿ ਪਾਯਹੌਂ।

لہ آبرو ٢ہ جاہل ٣ہ قدموں ٤ہ گرنا ٥ہ صلاحیت ٦ہ پہنونگا ؏

ਨ ਧ੍ਯਾਨ ਆਨ ਕੋ ਧਰੌਂ ਨ ਨਾਮ ਆਨ ਉਚਰੌਂ ।

بچترناٹک

میں اُس بے شمار ناموں والے کا دِھیان کرُونگا - اور اُس کی تجلّی کو حاصِل کروں گا نہ کسی اَور کا دِھیان کرُونگا - اَور نہ ہی کسی اَور کو یاد کرُونگا ؞

੩੩ ਸਵੈਯੇ (ਪਾਦ੦ ੧੦)

ਸੱਤ ਸਦੈਵ ਸਰੂਪ ਸਤਿਬ੍ਰਤਿ,
ਆਦਿ ਅਨਾਦਿ ਅਗਾਧ ਅਜੈ ਹੈ ।
ਦਾਨ ਦਯਾ ਦਮ ਸੰਜਮ ਨੇਮ,
ਜਤ ਬ੍ਰਤ ਸੀਲ ਸੁ ਬਰਤ ਅਬੈ ਹੈ ।
ਆਦਿ ਅਨੀਲ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਦ,
ਆਪ ਅਦ੍ਵੈਖ ਅਭੇਖ ਅਭੈ ਹੈ ।
ਰੂਪ ਅਰੂਪ ਅਰੇਖ ਜਰਾਰਦਨ,
ਦੀਨਦਯਾਲੁ ਕ੍ਰਿਪਾਲੁ ਭਏ ਹੈ ।

۳۳ سوَیّے (پادشاہی ۱۰)

اُس پربھو کے بہت سے نام ہیں - مثلاً قائم بالّذات ، لافانی - پاک اِرادوں والا - سب کا آغاز - لامحُدود - اتھاہ - ناقابِلِ فتح - وُہ مالک سخاوت - رحم - نفس پر قابُو پانا - پرہیزگاری - عبادت - جَت برت - خُوش اخلاقی وغیرہ اوصاف سے جانا جاتا ہے - وُہ آدی - انیل - انادی - اناحد - ادویکھ (کسی سے نفرت نہ کرنے والا) ابھیکھ (ظاہری علامات سے پرے) ابھَے (بے خوف) ہے - وُہ رُوپ[1] والا - بے رُوپ - نَس ناڑی (رگ و ریشہ) سے اور بڑھاپے سے پرے ہے - وُہ دِین دیال[2] اور کرپال[3] ہے

۱ بےشکل ۲ رحیم ۳ کریم

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى ج (بنی اسرائیل ۱۲/۱)

آپ فرما دیجئے۔ کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو۔ خواہ رحمٰن کہہ کر۔ جس نام سے چاہو۔ پکارو۔ اُس کے بہت سے اچھّے اچھّے نام ہیں؛

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَاۤئِهٖ ط سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ (الاعراف ۲۲/۹)

اور اچھّے اچھّے نام اللہ کے لئے ہی ہیں۔ سو اُن ناموں سے اللہ کو موسوم کیا کرو۔ اور جو لوگ ناموں کے متعلّق ہی جھگڑتے رہتے ہیں۔ اُن سے کنارہ کشی کرو۔ اُن لوگوں کو اُن کے کئے کی سزا ضرور ملے گی؛

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَهُ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى ٥ (طٰہٰ ۱/۸)

اللہ ایسا ہے۔ کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی کے اچھّے اچھّے نام ہیں؛

O Lord our Lord how excellent is thy name in all the earth. (Psalms 8-9)

اے خداوند ہمارے رب۔ ساری دنیا میں تیرا نام کیسا پیارا ہے۔
(زبور ۔ ۸ ۔ ۹)

The Lord is my rock, and my fortress any my deliverer : my God, my strength, in whom I will trust; my buckler and the horn

of my salvation and my high tower.

(Psalms 18-2)

خُداوند میری پُشت پناہ میری جائے حفاظت اُور میرا چھُڑانے والا ہے۔ میرا خُدا۔ میری طاقت۔ میرا بھروسہ۔ میری ڈھال اُور میری نجات کا سینگ اُور میرا اُونچا بُرج ہے ؛ (زبور ۱۸-۲)

Then called I upon the name of the Lord; O Lord ! I beseech thee deliver my soul.

Gracious is the Lord and righteous, our God is merciful. The Lord preserveth the simple. (Psalms 116-4 to 6)

تب مَیں نے خُداوند کا نام لیا۔ کہ اَے مالِک مہربانی کرکے میری جان بچالے۔ خُداوند مہربان۔ کریم اُور رحِیم ہے۔ خُداوند سیدھے سادھے لوگوں کا مُحافِظ ہے ؛ (زبُور ۱۱۶-۴-تا۶)

O Praise the Lord, all ye nations, praise him, all ye people.

For his merciful kindness is great towards us; and the truth of the Lord endureth for ever. Praise ye the Lord.

(Psalms 117-1 to 2)

اَے ساری قَومو ! خُداوند کی ثنا گاؤ۔ اَے ساری اُمتّو ! اُس کی ستائش کرو۔

کیونکہ اُس کی رحمت ہم پر غالب ہے۔ اور اُس کی صداقت ابدی ہے۔ اُسی خداوند کے گُن گاؤ۔
(زبور ۔ ۱۱۷ ۔ $\frac{1}{2}$)

Let them praise the name of the Lord for his name alone is excellent, his glory is above the earth and heaven.

(Psalms 148-13).

وے خداوند کے نام کی حمد کریں۔ کہ صرف اُسی کا ہی نام اعلےٰ ہے۔ اُسی کی تجلّی زمین اور آسمان پر پھیلی ہوئی ہے۔
(زبور ۔ ۱۴۸ ۔ ۱۳)

نظم

اَے صانعِ دہر و جنّ و انساں — اے خالق و پروردگارِ دوجہاں
رحمان ہے رحیم ہے تُو — منّان ہے تُو کریم ہے تُو
غفّار ہے عظیم ہے تُو — ستّار ہے تُو حلیم ہے تُو
واحد یکتا ہے ذات تیری — دانا بینا ہے ذات تیری
ذی جود ہے خوش جمال تُو ہے — ذوالفضل ہے ذوالجلال تُو ہے
ہر غم میں بڑا رفیق ہے تُو — بندوں پہ بڑا شفیق ہے تُو
ہر اِک کو آسرا ہے تجھ سے — ہر اِک کی اِلتجا ہے تجھ سے
سُنتا ہُوں کریم نام تیرا — سُنتا ہُوں رحیم نام تیرا
تُو نخلِ اُمید کو ثمر دے — دامنِ گُل مدّعا سے بھر دے
عزّت سے بسر ہو یا الٰہی — حُرمت سے بسر ہو یا الٰہی
مُحتاج نہ ہُوں کبھی کسی کا — آسرا ہو مجھے سدا ہی تیرا

پاک طینت بنو

पुनन्तु मा देवजनाः पुनन्तु मनसा धियः।
पुनन्तु विश्वा भूतानि जातवेदः पुनीहि मा॥
(यजुः १९-३९)

سبھی دیوتا مجھے پوِتّر[1] کریں۔ سچّے دِل اَور عقلِ سلیم سے مجھے پوِتّر کریں۔ دُنیا کے سبھی جاندار مجھے پوِتّر کرنے والے ہوں۔ اَور اَے سَب کے مالک! آپ بھی مجھے پوِتّر کریں ؛ (یجروید ۱۹-۳۹)

यच्चक्षुषा मनसा वाचोपारिम जाग्रतो यत् स्वपन्तः
सोमस्तानि स्वधया नः पुनातु॥ (अथर्व ६-९६-३)

جو کوئی بھی گُناہ ہم نے دِل سے، عقل سے اَور آنکھوں سے جاگتے ہُوئے یا سوتے ہُوئے بھی کیا ہے۔ ہمارے اُن سب گُناہوں سے ہم کو سب کچُھ بخشنے والے پرمیشور اپنی لامحدُود طاقت سے پاک اَور پوِتّر کریں ؛ (اتھروید ۶-۹۶-۳)

अपाघमप किल्विषमप कृत्यामपो रपः।
(यजुः ३५-११)

اَپنے جسم، کلام اَور دِل کو گُناہ سے پاک صاف رکھّو ؛ (یجروید ۳۵۔۱۱)

इदमापः प्रवहत यत् किंच दुरितं मयि।
यद् वाहमभि दुद्रोह यद्वा शेप उतानृतम्॥
(ऋ० १०-९-८)

[1] پاک

یہ جو تھوڑا بہت مجھ میں پاپ کا مَیل ہے۔ اِسے میرے نیک جذبات ہمیشہ کے لئے بہالے جائیں۔ نیز جو مَیں کسی سے دُشمنی کروں یا کسی سے سخت کلامی سے پیش آؤں۔ یا مَیں دروغ گو بنوں۔ اِن سب پاپوں کو بھی میری قوّتِ ارادی اَور نیک جذبات مٹا دیویں ؛
(رِگ وید ۱۰۔ ۹۔ ۸)

यदाशसा निः शसाभिशसोपारिम जाग्रतो यत् स्वपन्तः ।
अग्निर्विश्वान्यप दुष्कृतान्यजुष्टा न्यारे अस्मद्दधातु ॥
(ऋ० १०-१६४-३)

ہم میں اگر دیدہ دانستہ یا بغیر منشا یا کسی دیگر وجہ سے جاگتے ہوئے یا سوتے ہوئے بھی کوئی پاپ کا خیال آئے۔ تو وہ حقیقی نورانی پرماتما اَیسے تمام پاپوں کو ہم سے بہت دُور رکھنے کی کرپا کریں۔
(رِگ وید ۱۰۔ ۱۶۴۔ ۳)

यद् ग्रामे यदरण्ये यत् सभायां यदिन्द्रिये ।
यदेनश्चकृमा वयमिदं तदेव यजामहे स्वाहा ॥
(यजुः ३-४५)

جو کوئی بھی پاپ گاؤں میں، گھر میں، جنگل میں، مجلس میں یا اپنی ہی لذّتِ حواس میں ہم سے ہُوا ہے۔ ہو رہا ہے۔ یا جس کے ہونے کا خیال ہے۔ ہم اُس گناہ کے جذبہ کی ہی بے قدری اَور بےعزّتی کرتے ہیں۔ ہمارا کلیان ہو ؛
(یجروید ۳۔ ۴۵)

यो नः पाप्मन् न जहासि तमु त्वा जहिमो वयम् ।
पथामनु व्यवर्त्तनेऽन्यं पाप्मानुपद्यताम् ॥
(अथर्व० ६-२६-२)

اَے پاپ! اَے پاپ آتمن! اگر تُو ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ تو لے ہم

ہی تجھے خیرباد کہتے ہیں۔ تُو جا اَور راہِ حیات کے ہیر پھیر میں کسی اَور کا پیچھا کر ؛
(اتھروید ۶-۲۶-۲)

परोपेहि मनस्पाप किमशस्तानि शंससि ।
परेहि न त्वा कामये वृक्षां वनानि सं चर गृहेषु गोषु मे मनः ॥
(अथर्व ६-४५-१)

اَے میرے دِل کے گُناہو تُم مجھ سے دُور ہو جاؤ۔ مجھ سے بُری باتیں کیوں کرتے ہو۔ مَیں تُم کو نہیں چاہتا۔ اِس لئے میرے پاس سے دُور ہو جاؤ۔ اَور جہاں درخت اَور جنگل ہیں۔ وہاں چلے جاؤ۔ کیونکہ مَیں اُپنے خیال کو اُپنے اندر لگا رہا ہُوں ؛
(اتھروید ۶-۴۵-۱)

सम्भले मलं सादयित्वा कम्बले दुरितं वयम् ।
अभूम यज्ञियाः शुद्धाः प्र ण आयूंषि तारिषत् ॥
(अथर्व १४-२-६७)

ہم اندرُونی مَیل کو تو عِلم کی ندی میں بہا دیں۔ اَور بیرُونی غلاظت کو پانی کی ندی میں دھو ڈالیں۔ اِس طرح پاک اَور جنّتی ہو جائیں۔ اَور ہمارا یہی جذبہ ہماری حیات کو پار تک پہنچانے والا ہو ؛
(اتھروید ۱۴-۲-۶۷)

मा न एकस्मिन्नागसि मा द्वयोरुत त्रिषु ।
वधीर्मा शूर भूरिषु ॥ (ऋ० ८-४५-३०)

اَے وِیر آتمن! اے ورن دیو! کسی ایک پاپ میں میری زندگی کا خاتمہ نہ ہو۔ اَور نہ دو۔ تین یا زیادہ پاپوں میں ہی میرا رشتۂ حیات منقطع ہو۔ میری ساری زندگی گُناہوں سے پاک فرائض کی ادائیگی میں بسر ہو ؛

(رِگ وید ۸-۴۵-۳۰)

अपो नः नावा दुरिता तरेम। (ऋ० ७-६५-३)

جس طرح ناؤ کے ذریعے پانی کو عبور کیا جاتا ہے۔ اُسی طرح ہم
گُناہوں سے کِنارہ کریں ؎ (رِگ وید ۷-۶۵-۳)

एनो मा निगां कतमच्च नाहम॥ (अथर्व: ५-३-४)

مَیں کبھی بھی کسی گُناہ کا مُرتکب نہ ہُوں ؎ (اتھر وید ۵-۳-۴)

यन्मे छिद्रं मनसो यच्च वाचः सरस्वती मन्युमन्तं जगाम।
विश्वै-स्तद्देवैः सह संविदानः सन्दधातु बृहस्पतिः॥
(अथर्व १९-४०-१)

مجھ میں جو کوئی بھی عیب دِل یا زبان کے ذریعہ آگیا ہو۔ جس سے کہ میرے علم
اَور میری عقل پر پردہ پڑ گیا ہو۔ پُوری آسمانی طاقتوں اَور عجیب و غریب قُوّتوں کے ساتھ
میرا مالک اُس کمی کو پُورا کرنے والا ہو ؎ (اتھر وید ۱۹-۴۰-۱)

य आत्मनाऽपत्रपते भृशंनरः सर्वलोकस्य गुरुर्भवत्युत।
अनन्ततेजाः सुमनः समाहितः स तेजसा सूर्य इवावभासते॥
(महाभारतोद्योगपर्व)

جو شخص اُپنے باطن کی مَیل کو دیکھ کر شرمندہ ہوتا ہے (اُسے صاف
کرتا ہے) وُہ سب سنسار کا گُورُو ہوتا ہے۔ وُہ لافانی نُور والا۔ خُوش دِل آگاہ
دل والا اَور سُورج جیسی چمک کا مالک ہوتا ہے ؎ (مہابھارت اُدیوگ پرب)

ਵਡਹੰਸ ਮ: ੩।
ਮਨ ਮੈਲੇ ਸਭ ਕਿਛ ਮੈਲਾ, ਤਨ ਧੋਤੈ ਮਨ ਹਛਾ ਨ ਹੋਇ।

وڈہنس محلہ ۳

اگر دِل مَیلا ہے۔ تو سب کچھ نا پاک ہے۔ جِسم دھونے سے دِل پاکیزہ نہیں ہوتا ؛

ਵਾਰ ਆਸਾ ਮ੦ ੧।

ਸੂਚੇ ਏਹ ਨ ਆਖੀਅਹਿ ਬਹਿਨ ਜੇ ਪਿੰਡਾ ਧੋਇ।
ਸੂਚੇ ਸੇਈ ਨਾਨਕਾ ਜਿਨ ਮਨ ਵਸਿਆ ਸੋਇ।

وار آسا محلّہ پہلا

اُن لوگوں کو پاک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جو اپنے جِسم کو دھوکر صاف رکھتے ہیں۔ اَے نانک حقیقت میں وُہ پاک ہیں۔ جِن کے اندر پاکیزگی ہے۔ اُور جن کے اندر خوفِ خُدا ہے ؛

ਆਸਾ ਮ੦ ੫

ਬਾਹਰ ਧੋਇ ਅੰਤਰ ਮਨ ਮੈਲਾ ਦੁਇ ਠੌਰ ਅਪਨੇ ਖੋਏ।
ਈਹਾ ਕਾਮ ਕ੍ਰੋਧ ਮੋਹ ਵਿਆਪਿਆ ਆਗੇ ਮੁਸ ਮੁਸ ਰੋਏ ॥

آسا محلّہ ۵

باہر سے تو جِسم دھولیا۔ لیکن اندر سے دِل مَیلا ہے۔ تو یہ دُنیا اُور عاقبت دونو بگاڑلیں۔ اَیسا شخص اِس دُنیا میں تو نفسِ امّارہ۔ غُصّے اُور موہ سے مغلُوب رہیگا۔ اُور آخرت کے روز مالک کے سامنے آٹھ آٹھ آنسُو روئے گا ؛

ਸੋਰਠ ਕਬੀਰ ਜੀ

ਕਾਇਆ ਮਾਂਜਸ ਕੌਨ ਗੁਨਾ।
ਜਉ ਘਟ ਭੀਤਰ ਹੈ ਮਲਿਨਾ ॥
ਲਉਕੀ ਅਠ ਸਠ ਤੀਰਥ ਨਾਈ।
ਕਉਰਾਪਨ ਤਉ ਨ ਜਾਈ ॥

سورٹھ کبیر جی

اگر دِل ناپاک ہے۔ تو جسم کو دھونے سے کیا فائدہ ہے۔ اگر اندر کی ناپاکی نہیں گئی تو ہاتھ میں تونبہ لینا یا ۶۸ تیرتھوں پر اشنان کرنا بھی بے سُود ہے ؛

ਪ੍ਰਭਾਤੀ ਅਸ਼ਟ ਪਦੀ ਮ੦ ੧

ਜਿਉਂ ਮਨ ਦੇਖਹਿ ਪਰਮਨ ਤੈਸਾ
ਜੈਸੀ ਮੰਨਸਾ ਤੈਸੀ ਦਿਸ਼ਾ ।

پربھاتی اشٹ پدی محلّہ ۱

اگر ہم کسی کو صاف دِل سے دیکھیں۔ تو وُہ صاف ہی دکھائی دے گا۔ جیسی نیّت ہو گی۔ ویسی ہی مُراد ملے گی ؛

ਗਉੜੀ ਬਾਵਨ ਅਖਰੀ ਮ੦ ੫

ਬੀਰਾ ! ਆਪਨ ਬੁਰਾ ਮਿਟਾਵੈ,
ਤਾਹੂੰ ਬੁਰਾ ਨਿਕਟ ਨਹੀਂ ਆਵੈ

گوڑی باون اکھّری محلّہ ۵

اَے بھائی! اپنے دِل سے مَیل کو دُور کر۔ تاکہ تیرے نزدیک کوئی تکلیف نہ پھٹکے ؛

ਸੋਰਠ ਮ੦ ੫

ਸੁਖੀਏ ਕੋ ਪੇਖੈ ਸਭ ਸੁਖੀਆ,
ਰੋਗੀ ਕੇ ਭਾਣੈ ਸਭ ਰੋਗੀ,
ਸੰਤ ਸੰਗ ਜਾਕਾ ਮਨ ਸੀਤਲ,
ਓਹ ਜਾਣੈ ਸਗਲੀ ਠਾਂਢੀ,
ਹਉ ਮੈ ਰੋਗ ਜਾਕਾ ਮਨ ਬਿਆਪਤ,

ਉਹ ਜਨਮ ਮਰੇ ਬਿਲਲਾਤੀ ।

سورٹھ محلّہ ۵

جو آدمی خُود با صحت ہے۔ اُس کو سب تندرست دکھائی دیتے ہیں۔ اور خُود جو بیمار ہے۔ اُس کو سب ہی مریض سُوجھتے ہیں۔ جن انسانوں کا نیک صحبت کی وجہ سے دِل پاک صاف ہو گیا ہے۔ وُہ سب دُنیا کو تسکین دِہ اور پاکیزہ سمجھتے ہیں۔ جن لوگوں کا دِل صاف نہیں ہے۔ وُہ جنم مرن کے چکّر میں دُکھ اُٹھاتے ہیں ؛

ਸਿਰੀ ਰਾਗ ਮ੦ ੧ ।

ਤਨ ਸੂਚਾ ਸੋ ਆਖੀਐ, ਜਿਸ ਮਹਿ ਸਾਚਾ ਨਾਉ॰

سری راگ محلّہ پہلا

اُسی اِنسان کا جسم پاک کہا جا سکتا ہے۔ جس کے اندر پاکیزگی ہے ؛

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ ۝

(البقر ۲۸/۱)

یقیناً اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں سے اور نیک پاک رہنے والوں سے محبّت رکھتے ہیں ؛

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ؛ (اعلےٰ ۱/۱۴)

جو شخص نیک پاک رہا۔ وُہ بامُراد ہُوا ؛

وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ ؛ (احمد)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا۔ کہ جنّت کی کُنجی نماز ہے اور نماز کی کُنجی پاکیزگی ہے ؛

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ؕ (مسلم)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا۔ کہ پاکیزگی نِصف اِیمان ہے ؕ

عَنْ اِبْنِ الْمُسَیِّبِ سَمِعَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطِّیْبَ نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَۃَ ؕ (حدیث)

اِبن المسیّبؓ سے روائت ہے۔ کہ بے شک اللہ تعالےٰ صاف سُتھرا ہے۔ اِس لئے خُوشبو پسند کرتا ہے۔ اَور پاک ہے۔ اِس لئے پاکیزگی پسند کرتا ہے ؕ

وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ لِرَجُلٍ: تُخْرِجُ الزَّکوٰۃَ: مِنْ مَّالِكَ فَاِنَّمَا طُھْرَۃٌ تُطَھِّرُكَ ؕ

(عین ترغیب عن احمدؒ)

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو مُخاطب کر کے اِرشاد فرمایا۔ (کیونکہ اُس نے اپنے لئے حُکم دریافت کیا تھا) کہ تُو اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالا کر۔ کیونکہ وُہ پاکیزگی ہے۔ اَور اِس سے تیری پاکیزگی ہو جاویگی ؕ

Blessed are the pure in heart : for they shall see God.

(St. Matthews 5-8)

وُہ لوگ مُبارک ہیں۔ جن کا دِل پاکیزہ ہے۔ کیونکہ وُہی خُدائے برتر کے دیدار سے فیض یاب ہونگے ؕ (متی ۵ ۔ ۸)

Unto the pure all things are pure: but unto them that are defiled and unbelieving is nothing pure : but even their mind and conscience is defiled.

(Titus 1—15)

پاک لوگوں کے لئے سب چیزیں پاک ہیں۔ لیکن گناہ آلودہ اور خارج از ایمان لوگوں کے لئے کچھ بھی پاک نہیں۔ بلکہ اُن کی ضمیر اور دِل دونوں گناہ آلودہ ہیں؛

(ٹِطُس ۱-۱۵)

Create in me a clean heart, O God, and renew a right pirit within me.

(Psalms 51—10)

اَے خُدا! میرے اندر ایک پاک دِل پَیدا کر۔ اور نیک خیال میرے باطن میں نئے سِرے سے ڈال؛ (زبُور ۵۱-۱۰)

Flee also youthful lusts: but follow righteousness, faith, charity, peace, with them that call on the Lord out of a pure heart.

(11 Timothy 2—22)

جوانی کی اُمنگوں سے پرہیز کر۔ اور اُن لوگوں کے ساتھ جو پاکیزہ دِل کے ساتھ خُداوند سے دُعا مانگتے ہیں۔ شامل ہو کر راستبازی، ایمان، بھلائی اور صُلح کے راستہ پر گامزن ہو۔

(۲ تمطاؤس ۲-۲۲)

Seeing ye have purified your souls in obeying the truth through the Spirit unto unfeigned love of the brethren, see that ye love one another with a pure heart fervently.
(1 Peter 1—22)

چونکہ تُم نے حق کی تابعداری سے اپنے دِلوں کو پاک کیا ہے۔ اور اُس سے اپنے بھائیوں کے لئے بے ریا محبّت پیدا ہوئی ہے۔ اِس لئے دِل وجان سے آپس میں بڑی محبّت اور صفائیِ باطن سے رہو ؛ (۱-پطرس ۱-۲۲)

In thy filthiness is lewdness: because I have purged thee, and thou wast not purged, thou shalt not be purged from thy filthiness any more, till I have caused my fury to rest upon thee. (Ezekiel 24—13)

تیری ناپاکی میں خباثت ہے۔ کیونکہ میں نے تجھے پاک کیا ہے۔ لیکن تجھے پاک ہونا منظُور نہیں تھا۔ تُو اپنی ناپاکی سے پھر پاک نہیں ہوگا۔ جب تک کہ میں اپنا قہر تجھ پر نازل نہ کرُوں گا ؛ (حزقئیل ۲۴-۱۳)

He that loveth pureness of heart, for the grace of his lips the king shall be his friend.
(Proverbs 22-11)

وُہ شخص جو پاکیزگیِ قلب پسند کرتا ہے۔ وُہ زبان میں مٹھاس ہونے کی وجہ سے بادشاہ کا دوستدار ہوگا۔ (امثال ۲۲-۱۱)

Blessed are the pure in heart. Blessed art thou, most favoured of God, whose thoughts are chastened.

(Beecher)

مُبارک ہیں۔ وُہ جن کے دِل پاکیزہ ہیں۔ آپ بھی مُبارک ہیں۔ اور خُداوند کے پیارے ہیں۔ کیونکہ آپ کے خیالات بھی پاکیزہ ہیں ؛ (بیچر)

نظم

تُو اپنے سینہ کا آئینہ رکھ اِس قدر صاف
کہ آئے اُس سے نظر تجھ کو رُوئے دلبر صاف

خُدا کے خوف سے رو اپنا دھو کے یہ نامہ
سیاہی جتنی ہے کرے بدیدۂ تر صاف

وُہ پائے دولتِ دیدار جو کہ دُنیا میں
بشکلِ آئینہ بن جائے باہر اندر صاف

نِکالو دِل سے جو جذبات ہیں نفرت کے
تمہارا ایسی غلاظت سے چاہیئے گھر صاف

جو گھر میں ہو خس و خاشاک جھاڑ اُس کو دو
تمہارے رہنے کی خاطر جگہ ہو بہتر صاف

ہے صاف زنگِ کدُورت سے جسکا آئینہ
وُہ سینہ رکھتے ہیں ہر ایک سے برابر صاف

ہمیشہ کانٹوں پہ کٹتی ہے زندگی جن کی
نہ اُن کو چاہیئے قالین نہ کوئی بستر صاف

جو اپنے دِل سے خلش کو مٹا دیتے ہیں
راستے اُن کے ہوتے ہیں سدا مُنوّر صاف

نفرت و کینہ سے جو رہتے ہیں پرے پرے
دِل اُن کے آئینہ ہوتے ہیں سر بسر صاف

اُس آئینہ میں جلوۂ الٰہی دیکھتے ہیں!
نظر آتا ہے اُن کو سبھی در بدر صاف

سب سے محبّت کرو

मित्रस्य मा चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षन्ताम् ।
मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे मित्रस्या
चक्षुषा समीक्षामहे ॥ (यजुः ३६-१८)

سب جاندار مجھ کو دوست کی نگاہ سے دیکھیں۔ مَیں سب جانداروں کو دوست کی نگاہ سے دیکھتا ہُوں۔ ہم سب ایک دُوسرے کو آپس میں دوست کی نگاہ سے دیکھیں ؛ (یجروید۔۳۶-۱۸)

सर्वा आशा मम मित्रं भवन्तु । (अथर्व १९-१९-६)

سب سمتیں میری دوست بن جائیں ؛ (اتھروید ۱۹-۱۶-۶)

प्रियं मा कृणु देवेषु प्रियं राजसु मा कृणु ।
प्रियं सर्वस्य पश्यत उत शूद्र उतार्ये ॥ (अथर्व १९-७-६२)

اَے پرمیشور مَیں برہمنوں سے پیار کروُں۔ مَیں کشتریوں سے پیار کروُں اَور وَیش شُودر وغیرہ سب سے پیار کروُں ؛ (اتھروید ۱۹-۷-۶۲)

भवा वृधः सखीनाम् ॥ (ऋ० ७-३२-२५)

دوستوں کے بڑھانے والا بَن ؛ (رگ وید ۷-۳۲-۲۵)

सहृदयं सांमनस्यमविद्वेषं कृणोमि वः ।
अन्यो अन्यमभि हर्यत वत्सं जातमिवाघ्न्या ॥
(अथर्व ३-३०-१)

اَے اِنسانو! جیسے تم اَپنے لئے آرام چاہتے ہو۔ وَیسے ہی دُوسروں کے لئے بھی تُمہارا دِل ہو۔ جیسے قابِلِ حفاظت گائے اپنے نوزائیدہ بچھڑے سے مُحبّت کرتی ہے۔ وَیسے ہی ایک دُوسرے سے تُم مُحبّت کیا کرو۔ مَیں ہر طرح سے نفرت کی باتوں کو تُم سے دُور کرتا ہُوں (اتھروو ید ۳۔۳۰۔۱)

यस्तु सर्वाणि भूतान्यात्मन्येवानु पश्यति ।
सर्वभूतेषु चात्मानं ततो न विजुगुप्सते ॥
यस्मिन् सर्वाणि भूतान्यात्मैवाभूद्विजानतः ।
तत्र को मोहः कः शोक एकत्वमनुपश्यतः ॥

(यजुः ४०-६/७)

جو سارے جانداروں کو اپنے میں اَور اپنے آپ کو اُن میں سمجھتا ہے اُس کو کوئی فکر نہیں ستاتا۔ جس دانش مند اِنسان کو سارے کے سارے جاندار اپنا آپ نظر آتے ہیں۔ وُہ یکسانیت کی نِگاہ رکھنے والا اِنسان نہ بھول میں پڑتا ہے۔ نہ دُکھ میں؛ (یجر وید ۴۰۔۶/۷)

प्रियं श्रद्धे प्रियं श्रद्धे दिदासतः ।
प्रियं भोजेषु यज्वस्विदं म उदितं कृधि ॥

(ऋ० १०-१५१-२)

اَے شردھے[1]! مَیں پریم کے دینے والوں، پریم کے چاہنے والوں پریم ہی کی خوراک والوں اَور پریم کے یگیہ کرنے والوں سے ہر جگہ ملاپ کرکے اُنتی[2] کو حاصل کروں؛ (رگ وید ۱۰۔۱۵۱۔۲)

सायं प्रातः सौमनसो वो अस्तु ॥ (अथर्व ३-३०-७)

ہر روز صبح اَور شام تُمہارا مُحبّت کا جذبہ قائم رہے؛ (اتھروو ید ۳۔۳۰۔۷)

[1] اعتقاد [2] صلاحیت؛

ये समाना: समनसो जीवा जीवेषु मामका: ।
तेषां श्रीमयि कल्पतामस्मिँलोके शतं समा: ॥
(यजु: १९-४६)

جو اِنسان اِسی طرح سے سارے کے سارے ذی رُوحوں کو مُحبّت اَور یکسانیت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اُن کے لئے دھن دھانیہ[1] اَور سو برس کی عُمر دیتا ہُوں ؛

(یجروید ۱۹-۴۶)

समं सर्वेषु भूतेषु तिष्ठन्तं परमेश्वरम् ।
विनश्यत्स्वविनश्यन्तय: पश्यति स पश्यति ॥
समं पश्यन्हि सर्वत्र समवस्थितमीश्वरम् ।
न हिनस्त्यात्मनात्मानं ततो याति परांगतिम् ॥
(भगवद्गीता १३-२७/२८)

حقیقت میں اُسی شخص کی آنکھیں کُھلی ہیں۔ کہ جو سب فانی بنی نوع اِنسان میں سمائے ہُوئے لافانی پرمیشور کو یکسانیت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یعنی وُہی اُسے پہچانتا ہے۔ کیونکہ وُہ شخص اِیشور کو سب جگہ یکساں طور پر مُوجُود دیکھتا ہُوا اَپنے آپ کو تباہ نہیں کرتا۔ اَور بلکہ حقیقی راحت حاصل کر لیتا ہے۔

(بھگوت گیتا ۱۳/ ۲۷-۲۸)

ये दात मनो वह्यो मझदा अश्यस चा ।
हो दगनां श्यओथना चा वचंहा चा ॥
(गाथा ४८-४)

جو اَپنے آپ کو بڑوں میں بڑوں سے اَور چھوٹوں میں چھوٹوں سے لگا لیتا ہے یعنی جس کے لئے بڑے اَور چھوٹے کا کوئی سوال نہیں رہتا۔ وُہی قول اَور فعل سے

[1] مال و اسباب ؛

حقیقتاً مذہب کی پیروی کرتا ہے ؛ (گاتھا - ۸ - ۴۸ - ۲)

ਗੌਂਡ ਮਹਲਾ ੪ ।

ਬ੍ਰਾਹਮਣ ਖਤ੍ਰੀ ਸ਼ੂਦ ਵੈਸ਼ ਚਾਰ ਵਰਨ, ਚਾਰ ਆਸ਼੍ਰਮ ਹਹਿ,
ਜੋ ਹਰਿ ਧਿਆਵੈ ਸੋ ਪਰਧਾਨ,
ਜਿਉਂ ਚੰਦਨ ਨਿਕਟ ਵਸੈ ਹਿਰਡ ਬਪੁੜਾ,
ਤਿਉਂ ਸਤ ਸੰਗਤ ਮਿਲ ਪਤਿਤ ਪਰਵਾਨ ।
ਓਹ ਸਭ ਤੇ ਊਚਾ ਸਭ ਤੇ ਸੂਚਾ,
ਜਾਂ ਕੈ ਹਿਰਦੈ ਵਸਿਆ ਭਗਵਾਨ,
ਜਨ ਨਾਨਕ ਤਿਸ ਕੇ ਚਰਨ ਪਖਾਲੈ,
ਜੋ ਹਰਿਜਨ ਨੀਚਜਾਤਿ ਸੇਵਕਾਣ ।

گونڈ محلّہ ۴

برہمن، کھتری، ویش اور شودر یہ چار ورن[۱] ہیں۔ اور چار ہی آشرم[۲] ہیں لیکن اِن میں جو بھی ایشور کی عبادت کرتا ہے۔ وُہی اُونچے درجے کا ہے۔ جیسے معمُولی اِرنڈی کا درخت جو کہ چندن کے نزدیک رہتا ہے (اور خوشبو حاصل کرتا ہے) اُسی طرح سے اچھّی صُحبت سے بُرے بھی بھلے ہو جاتے ہیں۔ جس اِنسان کے دِل میں اَپنے مالک کی محبّت ہے۔ وُہی سب سے اچھّا ہے۔ جو اِنسان چھوٹے آدمیوں تک سے محبّت رکھتا ہے۔ اور اُن کی خِدمت کرتا ہے۔ وُہی قابلِ پرستش ہے ؛

ਵਾਕ ਪਾਦ ੧੦ (ਚੌਬੀਸ ਅਵਤਾਰ)

ਏ ਦੋਊ ਮੋਹ ਬਾਦ ਮੇ ਪਚੇ, ਇਨ ਤੇ ਨਾਥ ਨਿਰਾਲੇ ਬਚੇ ।

[۱] فرقے [۲] برہم چریہ - گرہست - بان پرستھ - سنیاس ؛

ਜਾਂ ਕੇ ਛੂਟ ਗਯੋ ਭ੍ਰਮ ਉਰ ਕਾ, ਤਿੰਹ ਆਗੇ ਹਿੰਦੂ ਕਜਾ ਤੁਰਕਾ।

(واک دسویں پادشاہی (چوبیس اوتار)

یہ دونو (ہندو مسلمان) جھگڑوں میں پڑے رہتے ہیں۔ نیک انسان ایسی باتوں سے دور رہتے ہیں۔ جن کے دل کا بھرم دور ہو گیا ہے۔ اُن کو ہندو مسلمان سب ایک ہی دکھائی دیتے ہیں؛

ਵਾਕ ਪਾਦ ੧੦ (ਚੌਬੀਸ ਅਵਤਾਰ)

ਜੇ ਜੇ ਭਾਵ ਦੁਤਿਯ ਮਹਿ ਰਾਚੇ,
ਤੇ ਤੇ ਮੀਤ ਮਿਲਨ ਤੇ ਬਾਚੇ
ਏਕ ਪੁਰਖ ਜਿਨ ਨੈਕ ਪਛਾਨਾ
ਤਿਨ ਹੀ ਪਰਮਤਤੂ ਕਰਿ ਜਾਨਾ।

واک دسویں پادشاہی (چوبیس اوتار)

جو جو انسان دوئی یا غیرّیت کے زیرِ اثر ہیں۔ وہ اپنے پریتم کے درشن نہیں پا سکتے۔ جنہوں نے سب جگہ ایک ہی ذاتِ واحد کو پہچان لیا ہے۔ اُنہوں نے ہی رازِ حقیقت کو پایا ہے؛

ਸ਼ਲੋਕ ਕਬੀਰ

ਕਬੀਰ ਹਰਦੀ ਪੀਅਰੀ ਚੂਨਾ ਊਜਲ ਭਾਇ।
ਰਾਮ ਸਨੇਹੀ ਤਉ ਮਿਲੈ ਦੋਨਉ ਬਹਨ ਗਵਾਇ।
ਹਰਦੀ ਪੀਰ ਤਨ ਹਰੈ ਚੂਨ ਚਿਹਨ ਨਾਂ ਰਹਾਇ।
ਬਲਿਹਾਰੀ ਇਹ ਪ੍ਰੀਤ ਕਉ, ਜਿਹ ਜਾਤ ਬਰਨ ਕੁਲ ਜਾਇ

شلوک کبیر

۱؎ شک و شبہ؛

ہلدی کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اور چُونے کا سُفید (اِن دونوں کی آمیزش سے ایک نیا خُوبصُورت رنگ پَیدا ہوتا ہے) اِسی طرح سے وِصالِ باری تب ہوتا ہے کہ جب غیریّت کا خیال دِل سے دُور کر دیا جائے۔ ہلدی جسم کے درد کو دُور کرتی ہے اور چُونا داغ دُور کرتا ہے۔ اِس محبّت کے قُربان جائیے۔ کہ جس سے ذات پات کا خیال ہٹ کر دُوئی دُور ہو جاتی ہے ؞

ਵਾਰ ੭-੨

ਰਾਜ ਜੋਗ ਜਿਨ ਵੱਸ ਕਰ, ਸਾਧੁ ਸੰਜੋਗ ਵਿਜੋਗ ਰਹਾਏ,
ਵਸਗਤਿ ਕੀਤੀ ਨੀਦਂ ਭੁੱਖ ਆਸਾ ਮਨਸ਼ਾ ਜਿਣ ਘਰ ਆਏ,
ਉਸਤਤਿ ਨਿੰਦਾ ਸਾਧਕੇ, ਹਿੰਦੂ ਮੁਸਲਮਾਣ ਸਬਾਏ,
ਪੈਰੀਂ ਪੈ ਪਾਖ਼ਾਕ ਸਪਾਏ।

وار ۷ - ۲

وُہ اِنسان قابلِ قدر ہیں۔ جو نہ تو بادشاہی کی پرواہ کرتے ہیں۔ نہ ہی چیزوں کے آنے جانے کی۔ بھُوک اور نیند اُن کو نہیں ستاتی۔ فضُول اُمیدوں اور خواہشوں پر اُنہوں نے قابُو پا لیا ہے۔ اور وُہ تعریف یا ہجو سے نہ گھبراتے ہوئے ہندو مُسلمان سب کے ساتھ انکساری سے پیش آتے ہیں ؞

ਪ੍ਰੇਮ ਸੁਮਾਰਗ

ਜੋ ਕੋਈ ਸੰਗਤਿ ਖ਼ਾਲਸੇ ਬਿਖੇ ਆਵੇ ਉਸ ਨੂੰ ਪੰਜ ਸੱਤ ਸਿੱਖ ਉਠਕੇ ਅਦਬ ਨਾਲ ਤਾਜ਼ੀਮ ਕਰਨ, ਆਪਸ ਮੇਂ ਭਾਉ ਕਰਕੇ ਬੈਠਾਇਨ, ਜੋ ਇਸ ਬੋਲਨੇਂ ਉਪੱਰ ਚੱਲੇਗਾ ਸਿੱਖੀ ਪ੍ਰਾਪਤ ਹੋਵੇਗੀ, ਸੁਖਾਲਾ ਰਹੇਗਾ।

پریم سُمارگ

جو بھی کوئی آدمی خالصہ کی سنگت میں آوے۔ اُس کی تعظیم کے لئے پانچ سات سِکھ کھڑے ہو جاویں۔ اور اُس کو بٹھاویں۔ جو اس نصیحت پر کاربند ہوگا۔ وُہی سچّا سِکھ ہوگا۔ اور آرام پائیگا؀

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ط إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ؀ (سورۃ الحجرات ۲-۳)

اَے لوگو! ہم نے تُم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پَیدا کیا ہَے۔ اور تُم کو مُختلف قومیں اور مُختلف خاندان اس لئے بنایا۔ تاکہ تُم ایک دُوسرے کو شناخت کرسکو۔ اللہ کے نزدیک تُم میں سب سے بزُرگ وُہی ہَے۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہَے۔ اللہ خُوب جاننے والا اور پُورا خبردار ہَے؀

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَىٰ عِيَالِهِ؀ (مُسلم)

خَلقت خُدا کا کُنبہ ہَے۔ خلقت سے یعنی اُس خالق کے کُنبہ سے محبّت کرنا خُدا سے محبّت کرنا ہَے؀

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ؀ (حدیث)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ مومن اُلفت کا محلّ ہَے (یعنی سب لوگ اُس سے اُلفت و محبّت کرتے ہیں۔ اور وُہ خود سب سے اُلفت و محبّت کرتا ہَے؀

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض فِي حَدِيثِ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلٰی ذَالِکَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا اَبَادَاؤُدَ ؛ (بخاری۔ مسلم۔ مالک۔ نسائی و ترمذی)

حضرت ابُوہریرہ رض سے اُس حدیث میں جس میں سات شخصوں کا ذکر ہے جن کو حق تعالیٰ قیامت میں عرش کا سایہ دیں گے۔ یہ روائت ہے۔ کہ رسُول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا۔ کہ اُن میں وُہ دو شخص بھی ہیں۔ جن میں محض اللّٰہ کے لئے باہم محبّت ہے۔ یعنی اُسی کے لئے ہی ملتے ہیں۔ اور اُسی کے حُکم سے جُدا ہو جاتے ہیں؛

اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَّاھُمْ بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُھَدَآءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَآءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْنَ بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطُوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؛ (ابُوداؤد)

" خُدا کے بندوں میں سے بہت اُیسے ہیں۔ کہ نہ وُہ نبی ہیں۔ نہ شہید۔ مگر قیامت کے دِن خُدا کے نزدیک اُن کا رُتبہ دیکھ کر نبی اُور شہید رشک کھائینگے۔" صُحابہ نے عرض کیا۔ "یارسُول اللّٰہ! ہمیں بتائیے، وُہ کون لوگ ہیں؟" فرمایا۔ "وُہ وُہ لوگ ہیں۔ خُدا کی رضامندی کے واسطے اُیسے لوگوں سے محبّت رکھتے ہیں۔

جن سے نہ اُن کا کوئی رِشتہ ناطہ ہے۔ اَور نہ کوئی مال مِلنے کی توقّع ہے۔ قسم ہے اللہ کی اُن کے چہروں پر نُور ہو گا۔ اَور وُہ راہِ روشن یعنی راہِ راست پر رہیں گے۔ جب کہ اَور لوگ ڈریں گے اُنہیں ڈر نہیں ہوگا۔ اَور جب اَور لوگ مغمُوم ہونگے۔ اُنہیں غم نہیں ہوگا۔ اَور یہ آیت پڑھی۔ "بے شک جو خُدا کے دوست ہیں۔ اُن کے واسطے نہ کوئی خَوف ہے۔ اَور نہ کوئی غم"۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّھِمْ وَتَرَاحُمِھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی۔ (شیخان۔ بخاری و مسلم)

باہمی محبّت۔ مہربانی اَور شفقت میں ایمان والوں کی مِثال ایک جسم کی سی ہے یعنی جب جسم کے کسی عُضو کو تکلیف ہوتی ہے۔ تو سارے کا سارا جسم اُس کے ساتھ بے خوابی اَور حرارت کی تکلیف اُٹھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ رَوَاهُ مَالِكٌ۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۴۱۸)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روائت ہے۔ کہ مَیں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ میری محبّت اُن لوگوں کے لئے ثابت ہو چُکی ہے۔ جو میرے ہی واسطے باہم ایک دُوسرے سے محبّت رکھتے ہیں۔ اَور میرے ہی علاقہ سے ایک دُوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں۔ اَور میرے ہی سبب سے ایک دُوسرے کی زیارت و ملاقات کرتے ہیں۔ اَور میری ہی وجہ سے آپس میں ایک دُوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰہَ مِاْئَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ مِنْھَا رَحْمَۃً وَّاحِدَۃً بَیْنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَھَائِمِ وَالْھَوَامِّ فَبِھَا یَتَعَاطَفُوْنَ
وَبِھَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِھَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِھَا
وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَّرْحَمُ بِھَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ؞

(حدیث)

ابو ہریرہ رضؓ سے روائت ہے۔ کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اللہ کی سَو رحمتیں ہیں۔ (یعنی اگر اللہ کی رحمت سَو حصّوں میں تقسیم کی جائے تو) ایک حصّہ تو اُس میں سے جنّوں۔ آدمیوں۔ جانوروں اَور دیگر حشرات[1] لارض کو دِی پس اُسی رحمت کا اثر ہے۔ کہ وُہ باہم مُحبّت کرتے ہیں۔ اَور اُسی رحمت کا اثر ہے کہ وُہ باہم رحم کھاتے ہیں۔ اَور اُسی رحمت کا اثر ہے۔ کہ وحشی جانور اپنے بچّوں سے محبّت رکھتے ہیں۔ اَور باقی ننانوے (۹۹) رحمتوں کو اُپنے پاس رکھ چھوڑا ہے۔ جس سے قیامت کے روز اُپنے بندوں پر رحم کرے گا؞

God is love and he that dwelleth in love dwelleth in God, and God in him.

(I John 4—16)

خُدا تعالےٰ مجسّم پریم ہے۔ اَور جو شخص پریم میں سکونت رکھتا ہے۔ وُہ خُدا میں رہتا ہے۔ اَور خُدا اُس میں ؞ (۱۔یوحنّا ۴۔۱۶)

A new commandment I give unto you, that ye love one another, as I have loved

[1] مخلوق

you and ye also love one another.

(St: John 13--34)

ایک نیا حکم مَیں تُم کو دیتا ہُوں۔ وُہ یہ کہ تُم ایک دُوسرے سے پریم کرو۔
جیسے مَیں نے تُم پر شفقت کی ہے۔ اَیسے ہی تُم دُوسروں سے محبّت کیا کرو؛
(یوحنّا۔۱۳۔۳۴)

Beloved ! let us love one another : for love is of God : and every one that loveth is born of God and knoweth God.

(1 John 4—7)

اَے پیارے! ہم ایک دُوسرے سے پریم کریں۔ کیونکہ پریم پرماتما کا
رُوپ ہے۔ جو کوئی بھی پریم کرتا ہے۔ وُہ پرماتما سے پَیدا ہُوا ہے۔ اَور وُہی
پرماتما کو ٹھیک طور پر سمجھتا ہے۔ (۱۔یوحنّا۔۴۔۷)

But I say unto you which hear, love your enemies, do good to them which hate you.

(St. Luke 6—27)

لیکن مَیں تُم سُننے والوں سے کہتا ہُوں۔ کہ اَپنے دُشمنوں سے محبّت رکھّو۔ جو
تُم سے عداوت رکھتے ہیں۔ اُن کا (بھی) بھلا کرو؛ (لُوقا ۶۔۲۷)

For if ye love them which love yon, what thank have ye ? for sinners also love those that love them.

And if ye do good to them which do

good to you, what thank have ye? for sinners also do even the same.

But love ye your enemies, and do good, and lend, hoping for nothing again; and your reward shall be great, and ye shall be the children of the Highest: for He is kind unto the unthankful and to the evil.

(St. Luke 6-32, 33. 35)

اگر تم اُن لوگوں سے ہی محبّت کرو۔ جو تم سے کرتے ہیں۔ تو تمہارا کیا احسان
ہے؟ کیونکہ گُناہ گار بھی اپنے محبّت رکھنے والوں سے محبّت رکھتے ہیں۔ اَور اگر تم
اُنہیں لوگوں کا بھلا کرو۔ جو تمہارا بھلا کرتے ہیں۔ تو تمہارا کیا احسان ہے۔ کیونکہ
گُناہ گار بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں؛ مگر تم اپنے دُشمنوں سے (بھی) محبّت رکھو۔ اَور
(اُن کا) بھلا کرو۔ اَور بغیر اَجر کی یا واپسی کی اُمید کے قرض دو۔ تو تمہارا اَجر
عظیم ہوگا۔ اَور تم خُدا تعالےٰ کے سپُوت کہلاؤ گے۔ کیونکہ وُہ ناشُکروں اَور
بدوں پر بھی مہربان ہے؛

(لُوقا۔ ۶/۳۲۔۳۳۔۳۵)

We know that we have passed from death unto life, because we love the brethren. He that loveth not his brethren abideth in death. Whosoever hateth his brother, is a murderer: and ye know that no murderer hath eternal life abiding in him.

(1 John 3/14-15.)

ہمیں یہ بخوبی علم ہے۔ کہ ہم موت سے زندگی کی طرف آ گئے ہیں۔ کیونکہ ہم اب اپنے بھائیوں سے محبّت کرتے ہیں۔ جو اپنے بھائیوں سے محبّت نہیں کرتا۔ وُہ مُردہ ہی ہوتا ہے۔ جو اپنے بھائیوں سے نفرت کرتا ہے۔ وُہ قاتل کی مانند ہے۔ اور یہ تو آپ کو علم ہی ہے۔ کہ کوئی قاتل ابدی زندگی نہیں پا سکتا۔ (۱۔یوحنا ۳/۱۴-۱۵)

Owe no man any thing but to love one another.

(Romans 13-8).

آپس کی محبّت کے سوا کسی بات میں کسی کا قرضدار نہ ہو۔:

(رومیوں ۱۳-۸)

He that saith he is in the light and hateth his brother, is in darkness even until now. He that loveth his brother abideth in the light and there is none occasion of stumbling in him. But he that hateth his brother is in darkness, and walketh in darkness, and knoweth not whither he goeth, because that darkness hath blinded his eyes.

(1 John 2/9-10-11)

جو کہتا ہے۔ کہ وُہ روشنی میں ہے۔ اور اپنے بھائی سے نفرت کرتا ہے۔ وُہ اب تک بھی اندھیرے میں ہے۔ وُہ جو اپنے بھائی سے محبّت کرتا ہے۔ روشنی میں رہتا ہے۔ اور اُس کے ٹھوکر کھانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ لیکن وُہ جو اپنے بھائی سے نفرت

کرتا ہے۔ اندھیرے میں چلتا ہے۔ اَور نہیں جانتا کہ وُہ کِدھر کو جا رہا ہے۔ کیونکہ اندھیرے نے اُس کی آنکھوں کو خیرہ بنا دیا ہے۔ (۱۔ یوحنا ۲/ ۹۔۱۰۔۱۱)

Love is the greatest thing that God can give us, for He himself is love ; and it is the greatest thing, we can give to God, for it will also give ourselves, and carry with it all that is ours. The apostle calls it the bond of perfection ; it is the old, the new, and the great commandment and all the commandments, for it is the fulfilling of the law. It does the work of all the other graces without any instrument, but its own immediate virtue. (Jeremy Taylor-Eng :)

پرماتما کی طرف سے جو بڑے سے بڑا عطیہ ہے۔ وُہ پریم ہے۔ کیونکہ پرماتما خُود مُجسّم پریم ہے۔ اِس لئے ہم بھی جو بڑی سے بڑی بھینٹ پربھو کو پیش کر سکتے ہیں۔ وُہ پریم ہے۔ کیونکہ اُس سے ہم اپنے آپ کو یا جو کچھ ہمارا اپنا ہے اُس کو پیش کر دینگے پیغمبر نے پریم کو تکمیل کی گرہ بتایا ہے۔ پرماتما کا یہی پُرانا حُکم ہے۔ یہی نیا حُکم ہے۔ یہی بڑا حُکم ہے۔ اَور یہی سب حُکموں کا نچوڑ ہے۔ کیونکہ اِس سے ہی قانُونِ قُدرت کی تعمیل ہوتی ہے۔ پریم اپنے فوری اثر انداز ہونے والے وصف کے ساتھ بغیر کِسی اَوزار کے تمام خُوبیوں کا کام کرتا ہے ؂

(جیریمی ٹیلر انگلینڈ)

Love is the crowning grace of humanity; the holiest right of the soul; the golden link which binds us to duty and truth ; the redeeming principle that chiefly reconciles the heart of life, and is prophetic of eternal good.

(Petrarch-Italian)

پریم اِنسانیت کی سب سے اعلیٰ خُوبی اَور رُوح کا مُتبرک ترین حق ہے۔ یہ وہ سُنہری زنجیر ہے۔ جو ہم کو فرض اَور صداقت سے وابستہ کرتی ہے۔ زِندگی کے مقصد کا پیارا اُصول ہے۔ اَور دائمی خُوبی کا بیمہ ہے۔

(پیٹرارچ۔ اٹلی)

The evil for all the ills and wrongs, the cares and sorrows, and the crimes of humanity, all lie in that one word "LOVE." It is the divine vitality that everywhere produces and restores life. To each and everyone of us, it gives the power of working miracles if we will.

(Mrs. L. M. Child—Am)

بنی نوع کی تمام خرابیوں۔ نقائص۔ رنج وغم اَور جرائم کا واحد علاج اِسی ایک لفظ میں ہے۔ جس کو "پریم" کہتے ہیں۔ یہ ایک آسمانی قُوّت ہے۔ جو ہر جگہ زِندگی دیتی ہے۔ اگر ہم چاہیں۔ تو اِس پریم سے ہم سب کو مُعجزہ نما کام کرنے کی طاقت مِل سکتی ہے۔

(مسز اَیل۔ ایم چائلڈ۔ امریکن)

Life is flower, of which love is the honey
(Victor Hugo-France.)

زِندگی ایک پھُول کی مانند ہے۔ اَور اِس کے اندر شہد پریم کا ہوتا ہے۔
(وکٹر ہیوگو۔ فرانس)

Mutual love, the crown of all our bliss.
(John Milton-Eng:)

آپس کی مُحبّت ہمارے سرُور کی سرتاج ہے ؛ (جان مِلٹن۔ انگلینڈ)

True love is the gift which God hath given to man alone beneath the heaven. The silver link, the silvor tie, which heart to heart, and mind to mind in body and in soul can bind. (Sir Walter Scot-Scotland)

آسمان کے نیچے پرماتما نے جس ہستی کو پریم کا عطیہ بخشا ہے۔ وہ بنی نوع اِنسان ہی ہے۔ یہ رُوپہری زنجیر اَور رُوپہری گرہ ہے۔ جو جسم اَور رُوح کے اندر دِل سے دِل کو اَور خیال سے خیال کو وابستہ کرسکتی ہے ؛
(سر والٹر سکاٹ۔ سکاٹ لینڈ)

The heart of him, who truly loves, is a paradise on earth; he has God in himself for God is love. (A. H. F. Lememnais-Fr:)

جس آدمی کے دِل میں سچّا پریم ہے۔ اُس کا دِل اِس زمین پر بہشت ہے کیونکہ اُس کے دِل میں پرماتما کا مسکن ہے۔ اِس لئے کہ پرماتما مجسّم پریم ہیں ؛ (اے ایچ

(ایف۔ سیمینائس۔ فرانس)

They are the true deciples of Christ, not who know most, but who love most.

(F. Spanheim--Ger:)

حضرت یسوع کے سچّے پیرو وہ نہیں ہیں۔ جن کی علمیت زیادہ ہے۔ بلکہ وہ ہیں جن میں محبّت کا جذبہ زیادہ ہے؛ (ایف سپینہم۔ جرمن)

Love is to the moral nature what the sun is to the earth. (H. Balzae, Fr.)

اخلاق کی زندگی میں پریم کا وُہی درجہ ہے۔ جو کہ زمین کے لئے سُورج کا؛ (ایچ بیلزاک فرانس)

نظم

کر محبّت ہر کسی سے دِل دُکھانا چھوڑ دے
ہے عبادت بس یہی جنگل میں جانا چھوڑ دے

گر چُبھے کانٹا کسی کے درد تو محسُوس کر
مت تصوّر غیر کر اپنا بیگانہ چھوڑ دے

ہو کسی کا فائدہ نُقصان تیرے سے اگر
جان بھی قُربان کر دے دِل دُکھانا چھوڑ دے

فکر پہلے اَور کا ہو فکر پیچھے خویش کا
فرض کر اپنے ادا تُو آور گانا چھوڑ دے

اپنا اپنا کر اس سنسار سے سب چل بسے
میل رکھ تو ہر کسی سے رُوٹھ جانا چھوڑ دے

سب سے بھلائی کرو

अयं मे हस्तो भगवानयं मे भगवत्तरः ।
अयं मे विश्वभेषजोऽयं शिवाभिमर्शनः ॥
(ऋ० १०-१३७-७)

میرا یہ ہاتھ خُوش قسمت ہو۔ میرا یہ ہاتھ انتہائی خُوش قسمت ہو۔ میرا یہ ہاتھ ساری دُنیا کے لئے سُکھ کا ذریعہ ہو۔ اور میرا یہ ہاتھ ہر ایک اِنسان کو چھوتا ہُوا تندرستی کا دینے والا ہو ؛
(رِگ وید ۱۰-۱۳۷-۷)

स्वस्ति पन्थामनुचरेम सूर्याचन्द्रमसाविव ।
पुनर्ददताऽघ्नता जानता संगमेमहि ॥
(ऋ० ५-५१-१५)

ہم مُقرّرہ اَور سیدھے راستہ پر چلنے والے ہوں۔ جس طرح سُورج اَور چاند مُقرّرہ راستہ پر چلتے ہیں۔ ہم سب ایک دُوسرے کو مدد دیتے ہُوئے، ایک دُوسرے کو نُقصان نہ پہنچاتے ہُوئے۔ اَور ایک دُوسرے کو جانتے پہچانتے ہُوئے ساتھ ساتھ سفرِ حیات کو نیک طور پر سرانجام دینے والے ہوں ؛
(رِگ وید ۵-۵۱-۱۵)

भेषजमसि भेषजङ्गवेऽश्वाय पुरुषाय भेषजम् ।
सुखमेषाय मेष्यै ॥
(यजुर्वेद ३-५९)

اَے ایشور! تُو سب کے دُکھ دُور کرنے والا ہے۔ تُو سب گائے۔ گھوڑے وغیرہ حیوانات اَور اِنسانوں کی تکالیف کو دُور کر۔ سب اِستری پُرشوں کو سُکھ دے ؛

(یجروید ۳-۵۹)

यो नः पाप्मन् न जहासि तमु त्वा जहिमो वयम्।
यथामनु व्यावर्तनेऽन्यं पाप्मानुपद्यताम् ॥
(अथर्व ६-२६-२)

اَے بدی اگر تُو ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ تو لے۔ ہم ہی تجھ کو خیر باد کہتے ہیں۔ دُور ہٹ! اَور اِس زندگی کے ہیر پھیر میں کِسی اَور کا پیچھا کر ؛ (اتھروید ۶-۲۶-۲)

स्वस्ति मात्र उत पित्रे नो अस्तु स्वस्ति गोभ्यो जगते पुरुषेभ्यः
(अथर्व १-३१-४)

ہمارے بُزرگوں، ساری دُنیا کے اِنسانوں اَور سارے حیوانوں کا بھلا ہو ؛

(اتھروید ۱-۳۱-۴)

यद् ग्रामे यदरण्ये यत् सभायां यदिन्द्रिये यदेनश्चकृमा
वयमिदं तदेव यजामहे स्वाहा ॥
(यजुः ३-४५)

آبادی میں یا جنگل میں، لوگوں سے یا اپنے ہی حواسِ خمسہ سے جو کوئی بھی بُرائی ہوتی ہے۔ یا جس کے ہو جانے کا اِمکان ہوتا ہے۔ ہم اُس بُرائی کے خیال سے ہی نفرت کرتے ہیں۔ سب کا بھلا ہو ؛ (یجروید ۳-۴۵)

पार्थ नैवेह नामुत्र विनाशस्तस्य विद्यते।
न हि कल्याणकृत्कश्चिद्दुर्गतिं तात गच्छति ॥
(भगवद्गीता ६-४०)

سلہ مرد و زن ؛

اَے بہادر ارجن! میری بات سُن - جو شخص سب کی بھلائی میں مصرُوف ہے۔ اُس کو نہ اِس جہان میں فنا ہے۔ اَور نہ اُس جہان میں - اُس کے بُرے انجام کا کوئی اِمکان ہی نہیں ہے ؛ (بھگوت گیتا ۶-۴۰)

तपस्वि भ्योऽधिको योगी ज्ञानी भ्योऽपि मतोऽधिकः।
कर्मिभ्यश्चाधिको योगी तस्माद्योगी भवार्जुन॥
(भगवद्गीता ६-४६)

اَے ارجن! عابد اَور عالِم یعنی کُتُبِ مُقدّسہ کے الفاظ رٹنے والوں سے یوگی (سالک) کا درجہ بڑھ کر ہے۔ اِس لئے تُو بھی یوگی بن۔ یعنی دُوسروں کی بھلائی کے کام کر ؛ (بھگوت گیتا ۶-۴۶)

परोपकारणं येषां जाग्रतहृदये सताम्।
नश्यंति विपदस्तेषां सम्पदः स्युः पदे पदे॥
(महाभारत)

جن اِنسانوں کے دِل میں ہر وقت دُوسروں کی بھلائی کا ہی خیال رہتا ہے اُن کی سب تکالیف دُور ہو جاتی ہیں۔ اَور قدم قدم پر اُن کو عیش و آرام مُیسّر ہوتے ہیں ؛ (مہا بھارت)

परोपकाराय फलन्ति वृक्षाः परोपकाराय वहन्ति नद्यः।
परोपकाराय दुहन्ति गावः, परोपकारार्थमिदं शरीरम्॥
(हितोपदेश)

پرو پکار (دُوسروں کی بھلائی) کے لئے درخت پھل دیتے ہیں۔ اُسی کے لئے ندیاں بہتی ہیں۔ اُسی کے لئے ہی گائیں دُودھ دیتی ہیں۔ اَور اُسی کے لئے ہم کو یہ جسم مِلا ہے ؛ (ہتو پدیش)

जातः कूर्मः स एकः पृथुभुवनभरायार्पितं येन पृष्ठं ।
श्लाघ्यं जन्म ध्रुवस्य भ्रमति नियमितं यत्र तेजस्विचक्रम् ॥
सञ्जातव्यर्थपक्षाः परहितकरणेनोपरिष्टान्न चाधो ब्रह्माण्डो-
दुम्बरान्तर्मशकवदपरे जन्तवो जातनष्टाः ॥

(भर्तृहरि ३-१२१)

ایک کچھوے کا جنم[1] سپھل[2] ہے۔ جس نے اِس دُنیا کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لے رکھا ہے۔ اُس دُھرو[3] ستارے کا جنم قابلِ تعریف ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ستاروں کا چکر باقاعدہ گھومتا ہے۔ اِس دُنیا میں جو لوگ دُوسروں سے بھلائی نہیں کرتے وُہ گولر کے پھل میں پڑے ہوئے کیڑوں کی مانند ہیں کہ جن کے پر فضول ہی پیدا ہوتے ہیں (کیونکہ وُہ اُن کو کام میں نہیں لائے) ایسے ہی جن اِنسانوں کی دَولت اَور طاقت دُوسروں کے کام نہیں آتیں۔ اُن کا جینا اَور مرنا یکساں ہے۔ جب وُہ بھلائی ہی نہیں کرتے۔ تو وُہ اپنے لئے یہ دُنیا اَور آخرت دونو ہی تباہ سمجھیں؛ (بھرتری ہری ۳/۱۲۱)

भोगास्तुङ्गतरङ्गभङ्गचपलाः प्राणाः क्षणध्वंसिनस्तोकान्येव
दिनानि यौवनसुखं प्रीतिः प्रियेष्वस्थिरा ।
तत्संसारमसारमेव निखिलं बुद्ध्वा बुधा बोधका लोकानुग्रह-
पेशलेन मनसा यत्नः समाधीयताम् ॥

(भर्तृहरि ३-१३१)

اَے بھلے لوگو! دُنیا کے عیش بڑی بڑی لہروں کے ٹوٹنے کی مانند ختم ہونے والے ہیں۔ زِندگی ایک دم میں تباہ ہونے والی ہے۔ جوانی کا سُکھ بھی چند روزہ ہے۔ بڑے لوگوں سے تعلّقات بھی دائمی نہیں ہیں۔ اِس لئے اِس دُنیا کو فانی

۱ زندگی ۲ کامیاب ۳ قطب ستارہ

سمجھ کر تم دوسرے لوگوں کی بھلائی کے لئے ہی کسی نہ کسی طرح سے مصروف ہو جاؤ
(بھرتری ہری ۳-۱۳۵)

वृच्छ कबहुं नहिं फल भखैं, नदी न संचै नीर।
परमारथ के कारने साधुन धरा शरीर॥
तरवर सरवर सन्त जन चौथे बरसे मेंह।
परमारथ के कारने चारों धारैं देह॥
(कबीर)

درخت اپنا پھل کبھی خود نہیں کھاتے۔ ندی اپنا پانی خود استعمال نہیں کرتی۔ نیک انسان کا جسم بھی دوسروں کی بھلائی کے لئے بنا ہے۔ درخت۔ چشمہ بھلے آدمی اور بارش یہ چاروں ہی خلقت کی بھلائی کے لئے اس دنیا میں بنائے جاتے ہیں: (کبیر صاحب)

उमा संत की यहै बड़ाई।
मन्द करत जो करइ भलाई॥
संत असन्तन कै असि करनी।
जिमि कुठार चन्दन--आचरनी॥
काटइ परस मलय सुनु भाई।
निज गुन देइ सुगन्ध बसाई॥
(तुलसीदास)

نیک انسان کی یہی بڑائی ہے۔ کہ جو اس کے ساتھ برائی کرے۔ اس سے بھی بھلائی کرے۔ نیک اور برے انسان کی مثال اسی طرح ہے۔ جس طرح کلہاڑا چندن کے درخت کو کاٹ دیتا ہے۔ لیکن پھر بھی چندن اپنی خوشبو سے

گلہاڑے کو مُعطّر کر دیتا ہے ؛ (تُلسی داس)

ਗਉੜੀ ਬਾਵਨ ਅਖਰੀ ਮ੦ ੫

ਙੰਙਾ ਖਟਸ਼ਾਸਤ੍ਰ ਹੋਇ ਙਿਆਤਾ,
ਪੂਰਕ ਕੁੰਭਕ ਰੇਚਕ ਕਰ ਮਾਤਾ
ਙਿਆਨ ਧਿਆਨ ਤੀਰਥ ਇਸਨਾਨੀ
ਸੋਮਪਾਕਿ ਅਪਰਸ ਉਦਿਆਨੀ ।
ਰਾਮ ਨਾਮ ਸੰਗ ਮਨ ਨਹੀਂ ਹੇਤਾ,
ਜੋ ਕਿਛ ਕੀਨੋ ਸੋਊ ਅਨੇਤਾ ।
ਉਆ ਤੇ ਉਤਮ ਗਨਹੁ ਚੰਡਾਲਾ,
ਨਾਨਕ ਜਿਹ ਮਨ ਬਸਹਿ ਗੋਪਾਲਾ ।

گوڑی باون اکھری محلہ ۵

جو شخص چھ شاستر کا جاننے والا اور پرانا یام کے کرنے والا، گیان - دھیان، اشنان اور یگیہ کرنے والا ہو - لیکن اُس کے دل میں مالکِ کُل کی محبت نہ ہو - اور ہمیشہ بدی ہی کرتا ہو - اُس سے تو وہ چنڈال ہی اچھا ہے - کہ جس کے دل میں مالک کا ڈر ہے - یعنی وہ نیکی کرتا ہے ؛

ਵਾਰ ਭਾਈ ਗੁਰਦਾਸ ੯

ਬੁਰੇ ਕਰਨ ਬੁਰਿਆਇਆਂ, ਭਲਿਆਈ ਭਲਿਆਂ,
ਅਵਗੁਣ ਕੀਤੇ ਗੁਣ ਕਰਣ ਜਗ ਸਾਧੁ ਵਿਰਲਿਆਂ ।

وار بھائی گورداس -۹

بد لوگ بدی کرتے ہیں - اور نیک لوگ بھلائی - ایسے نیک لوگ کہیں کہیں

مِلتے ہیں۔ جو بدی کے عوض میں بھی نیکی کرتے ہیں:۔

ਵਾਰ ਭਾਈ ਗੁਰਦਾਸ ੨੬

ਅਉਗੁਣ ਕੀਤੇ ਗੁਣ ਕਰੇ,
ਸਹਿਜ ਸੁਭਾਉ ਤਰੋਵਰ ਹੁੰਦਾ,
ਵੱਢਣ ਵਾਲਾ ਛਾਂਉ ਬਹਿ,
ਮੰਦੇ ਦਾ ਚੰਗਾ ਚਿਤਵੰਦਾ,
ਫਲ ਦੇ ਵੱਟ ਵਗਾਇਆਂ,
ਵੱਢਣ ਵਾਲੇ ਤਾਰ ਤਰੰਦਾ,
ਬੇਮੁਖ ਫਲ ਨਹਿ ਪਾਂਇੰਦੇ
ਸੇਵਕ ਫਲ ਅਣਗਣਤ ਫਲੰਦਾ,
ਗੁਰਮਮ ਬਿਰਲਾ ਜਾਣੀਐਂ
ਸੇਵਕ ਸੇਵਕ ਸੇਵ ਕਰੰਦਾ,
ਜਗ ਜੋਹਾਰੇ ਚੰਦ ਨੋ
ਸਾਇਰ ਲਹਿਰ ਆਨੰਦ ਵਧੰਦਾ
ਜੋ ਤੇਰਾ, ਜਗ ਤਿਸ ਦਾ ਬੰਦਾ।

(وار بھائی گورداس ۲۶)

پھل دار درخت کی یہ خاصیّت ہے۔ کہ جو اُس سے بدی کرتا ہے۔ وہ اُس سے بھلائی کرتا ہے۔ جو اُس کو کاٹتا ہے۔ اُس کو بھی وہ سایہ دیتا ہے۔ یعنی بدی کے عوض نیکی کرتا ہے۔ ڈھیلا مارنے والے کو پھل دیتا ہے۔ اور کاٹنے والے کو لکڑی۔ بد لوگ کوئی نیک پھل حاصل نہیں کرتے۔ لیکن بھلائی کرنے والا اِنسان بے شُمار اجر حاصل کرتا ہے۔ جو دُوسروں کی خدمت کرتا ہے۔ ایسا نیک اِنسان

کہیں کہیں ملتا ہے۔ دُنیا چاند (جو اپنی میٹھی روشنی سے رس دے کر بھلائی کرتا ہے) کو دیکھتی ہے۔ اور سمندر میں بھی اُس کو دیکھ کر جوار بھاٹا آجاتا ہے۔ بس جو اپنے مالک کا بندہ ہے۔ (یعنی مخلوق سے بھلائی کرتا ہے) خلقت اُسکی غلام ہوتی ہے ؛

ਵਾਰ ਭਾਈ ਗੁਰਦਾਸ ੨੯

ਗੁਣ ਕੀਤੇ ਗੁਣ ਕਰੇ ਜਗ

ਅਵਗੁਣ ਕੀਤੇ ਗੁਣ ਗੁਰ ਭਾਏ

ਪਰਉਪਕਾਰੀ ਜਗ ਵਿਚ ਆਏ।

وار بھائی گورداس-۲۸

اِنسانوں کا عام اُصول یہ ہے۔ کہ بھلائی کے عوض بھلائی کی جاتی ہے۔ لیکن نیک اِنسان بدی کے عوض بھی نیکی کرتے ہیں۔ اور اپنے مالک کے پیارے بنتے ہیں ؛

ਰਹਿਤ ਨਾਮਾ ਭਾਈ ਦਯਾ ਸਿੰਘ ।

ਕਿਸੀ ਕਾ ਕਾਰਜ ਹੋਵੈ ਉਸ ਕੋ ਸਵਾਰੇ ।

رہت نامہ بھائی دیا سنگھ

جس کسی کا بھی کام آپڑے۔ اُس کو کردینا چاہیئے ؛

وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ ط (القصص ۴/۲)

جس طرح خدا تعالےٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔ تو بھی (دوسروں سے) بھلائی کیا کر۔ اور دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو ؛

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ

ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ
یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ (النحل ۱۳)

بے شک اللہ تعالےٰ انصاف۔ نیکی اور اہلِ قرابت کی امداد کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔ اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور (دوسروں پر) ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تم کو اس لئے نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ تم اُسے یاد رکھو۔

وَلِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ
اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا ؕ (البقر ۱۸)

اور ہر شخص کے واسطے ایک ایک قبلہ رہا ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا رہا ہے (اصل کام یہ ہے) کہ تم بھلائی کے کاموں میں تگاپو کرو۔ تم خواہ کہیں ہو گے اللہ تم سب کو حاضر کر دیں گے ؛

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؛ (لقمان ع ۲-۶-۷-۸)

اے بیٹا! عبادت کیا کر۔ اور اچھّے کاموں کی نصیحت کیا کر۔ اور بُرے کاموں سے منع کیا کر۔ اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو۔ اُس پر صبر کیا کر۔ ایسا کرنا ہمّت کے کاموں میں سے ہے۔ اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر (سب سے بھلائی کر) اور زمین پر اترا کر مت چل۔ بے شک اللہ تعالےٰ کسی تکبّر کرنے والے

اُور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔ اُور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر۔ اُور اپنی آواز کو پست کر (اُونچا نہ بول)

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ○ (السبا ۵/۱)

اُور تمہارے اَموال[1] و اَولاد ایسی چیز نہیں۔ جو تُم کو درجہ میں ہمارے قریب کردیں۔ ہاں البتّہ جو ایمان دار ہوں۔ اُور بھلے کام کریں۔ تو ایسے لوگوں کے لئے اُن کے عمل کا دُگنا صِلہ ملے گا۔ اُور وُہ اُونچی جگہوں پر چین سے رہیں گے ؛

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ ؛

(حدیث)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ تمام مخلُوق اللہ تعالےٰ کا کُنبہ ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے عزیز وُہ ہے۔ جو اُس کے کُنبے کے ساتھ احسان اُور بھلائی کرے ؛

مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنِ اتَّبَعَهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا ...

(مُسلم۔ مالک۔ ابوداؤد والترمذی)

جو شخص کسی بھلے کام کے واسطے ترغیب دیتا ہے۔ تو اُسے اُسی قدر

[1] مال و دولت

ثواب ملتا ہے۔ جس قدر اُس شخص کو جو اُس کی پیروی (میں بھلائی) کرتا ہے اور اُس سے اِن ہر دو کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اور جو شخص کسی بُرے کام کی ترغیب دیتا ہے۔ تو اُسی قدر گناہ اُسے ہوتا ہے جس قدر اُس شخص کو جو اُس کی پیروی (میں بُرائی) کرتا ہے۔ اور اُس سے اِن ہر دو کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی ؛

قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ حَدِّثْنِیْ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہُ قَالَ الْمِلْحُ ثُمَّ قَالَ مَاذَا قَالَ النَّارُ ثُمَّ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُہُ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَّکَ ؛ (ابوداؤد)

(بہیمہ قرار یہ بیان کرتی ہیں۔ کہ میرے باپ نے) رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پُوچھا۔ کہ کونسی ایسی چیز ہے۔ جس کا روکنا جائز نہیں؟ فرمایا "نمک"۔ پُوچھا اور کیا؟ فرمایا "آگ"۔ پھر پُوچھا۔ اور کوئی چیز بھی ہے۔ جس کا بند کرنا روا نہیں؟ فرمایا (لوگوں سے بھلائی کرنا بند مت کرو) جتنی بھلائی کرو گے۔ اُسی قدر تُمہارے لئے بہتر ہے" ؛

Depart from evil, and do good; seek peace and pursue it. (Psalms 34-14)

بدی سے بھاگ اور بھلائی کر۔ سلامتی کو ڈھونڈ اور اُس کا پیچھا کر ؛
(زبور ۳۴-۱۴)

Trust in the Lord, and do good; so shalt thou dwell in the land, and verily thou shalt

be fed. (Psalms 3-37)

خُداوند پر توکّل رکھ - اَور بھلائی کر - اِس طرح سے تجھے زندگی بسر کرنی ہوگی
اَور مالک ضرور تیرے نان و نفقہ کا خیال رکھّے گا ؛ (زبُور ۳۷-۳)

That thou wilt do us no hurt, as we have not touched thee, and as we have done unto thee nothing but good, and have sent thee away in peace; thou art now the blessed of the Lord. (Genesis 26-29)

جیسے کہ ہم نے تجھے کوئی تکلیف نہیں دی - اَور جیسے تیرے ساتھ سوائے
بھلائی کے اَور کوئی سلوک نہیں کیا - اَور تجھ کو اَبدی سلامتی عطا کی - اسی طرح سے
تو بھی کوئی بُرائی نہ کر - تو اب خُداوند کا چاہیتا ہے ؛ (پیدائش ۲۶-۲۹)

Therefore if thine enemy hunger, feed him; if he thirst, give him drink; for in so doing thou shalt keep coals of fire on his head. (Romans 12-20)

چُنانچہ اگر تیرا دُشمن بھُوکا ہو - تو اُس کو کھانا کھِلا - اگر پیاسا ہو - تو اُسے پانی
پلا - ایسا کرنے سے تو اُس کے سر پر گویا آگ کے انگاروں کا ڈھیر رکھ دے گا -
(اِحسان سے شرمندہ کردیگا) (رومیوں ۱۲-۲۰)

And thou shalt do that which is right and good in the sight of the Lord; that it may be well with thee, and that thou mayest

go in and possess the good land which the Lord swore unto thy fathers.

(Deuteronomy 6-18)

اَور تُم وُہی کرو۔ جو خُداوند کی نظروں میں دُرست اَور بھلا ہو۔ تاکہ تمہارا اپنا بھی بھلا ہو۔ اَور تاکہ تُم اُس اچّھے خِطّہ میں داخل ہوکر اُس پر قابض ہو سکو۔ جِس کے لئے خُداوند نے تمہارے آباؤ اجداد سے قسم کھا کر وعدہ کیا تھا:

(استثنا ۶-۱۸)

Observe and near all these words which I command thee, that it may go well with thee, and thy children after thee for ever, when thou doest that which is good and right in the sight of the Lord, thy God.

(Deuteronomy 12—28)

اِن سب باتوں کو، جِن کا مَیں تمہیں حُکم دیتا ہُوں۔ دھیان رکھ کر سُنو۔ تاکہ تُمہارا اَور تُمہارے بعد تمہاری اَولاد کا اَبد ہی بھلا ہو۔ تُم اَیسے کام کرو۔ کہ جو خُداوند تمہارے پروردگار کی نظر میں بھلے اَور دُرست ہوں:

(استثنا ۱۲-۲۸)

Finally, be ye all of one mind, having compassion one of another, love as brethren, be pitiful, be courteous. (1 Peter 3—8)

غرض سب کے سب ایک دِل بنو۔ ایک دُوسرے سے ہمدردی کرو برادرانہ مُحبّت رکھّو۔ رحم دِل اَور خُوش خُو بنو

(پہلا پطرس ۳-۸)

A rational nature admits of nothing which is not serviceable to the rest of mankind.
(Marens Antoninus Roman Emperor)

ایک معقول پسند انسان کے نزدیک کوئی ایسی بات قابلِ پذیرائی نہیں ہوتی جو کہ باقی کُل افرادِ بنی نوع کی بھلائی کے لئے نہ ہو ؛ (میرنس اینٹانینس۔ رومن بادشاہ)

To live is not to live for one's self alone, let us help one another. (Menander–Ger)

اِنسان کی زِندگی اپنے لئے ہی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں ایک دُوسرے کی مدد کرنی چاہیئے ؛ (مینینڈر۔ جرمن)

It is the very essence of love of nobleness, of greatness, to be willing to suffer for the good of others. (Spencer)

دُوسروں کے ساتھ نیکی کرنے کے لئے تکلیف اُٹھانے کو تیّار رہونا۔ مُحبّت شرافت اَور بڑائی کے خواہاں ہونے کا گُر ہے ؛ (سپنیسر)

The race of mankind would perish did they cease to aid each other—We cannot exist without mutual help. All therefore that need aid have a right to ask it from their fellow, and no one who has the power of granting can refuse it without guilt.
(Sir Walter Scot-Scotland.)

اگر بنی نوع انسان ایک دوسرے کی مدد کرنا چھوڑ دیں۔ تو وہ تباہ ہو جائیں۔ ہم ایک دوسرے کی مدد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا اُن تمام لوگوں کا جن کو مدد کی ضرورت ہے۔ حق ہے۔ کہ وہ اپنے بھائیوں سے امداد کے خواہاں ہوں۔ اور وہ لوگ جو مدد کرنے کے قابل ہیں وہ مدد دینے سے انکار کرنے پر مجرم ٹھیرتے ہیں؛

(سروالٹر سکاٹ۔ سکاٹ لینڈ)

نظم

بھلائی کئے جا شرافت یہی ہے — اطاعت یہی اور طاقت یہی ہے
نکوئی میں کر نام شہرت یہی ہے — بھلائی کے کر کام راحت یہی ہے
وہ کوشش ہی کیا ہے جو اپنے لئے ہو — تو غیروں کے کام آ کہ ہمّت یہی ہے
کسی سے نہ مکر و دغا کر جہاں میں — یہی آبرو پاسِ عزّت یہی ہے
نہ کر دشمنی دوستی کی ہے جس سے — یہی ہے مروّت محبّت یہی ہے
کئے جا سلوک اپنے سے جس سے — یہی رشتہ داری قرابت یہی ہے
وہ بات آئے کرنے سے جس کے خجالت
نہ آئے زباں پر بھی غیرت یہی ہے

سب کا بھلا سوچو

इमे गृहा मयोभुव ऊर्जस्वन्तः पयस्वन्तः ।
पूर्णा वामेन तिष्ठन्तस्ते नो जानन्त्वायतः ॥ (अथर्व ७-६०-२)

(ہمیشہ یہ سوچو کہ) یہ سب کے سب گھر مجسّم راحت ہو جائیں۔ یہ سب کے سب نُور سے بھر جائیں۔ یہ سب کے سب دُودھ پُوت سے بھرپُور ہوں۔ اور خوبصورتی سے لبریز ہو جائیں۔ اور ایسے ہی بھرپُور گھر ہم دُنیا میں آنے والوں کو مُیسّر ہوں ؛ (اتھروید ۷-۶۰-۲)

सस्तु माता सस्तु पिता सस्तु श्वा सस्तु विशपतिः ।
सस्तन्तु सर्वे ज्ञातयः सस्त्वयमभितो जनः ॥ (ऋ० ७-५५-५)

(ہمیشہ یہ سوچو کہ) ماتا پِتا۔ جاتی والے۔ نوکر۔ کُتّے وغیرہ سارے جانور اور سارے کے سارے اِنسان سُکھ سے سوویں ؛ (رِگ وید ۷-۵۵-۵)

यस्या रुशन्तो अर्चय प्रति भद्रा अदृक्षत ।
सा नो रयिं विश्ववारं सुपेशस-मुषा ददातु सुग्म्यम् ॥
(ऋ० १-४८-१३)

(ہمیشہ سوچو کہ) جس کی نُورانی کرنیں ہر ایک اِنسان کو ہر طرح سے مشعلِ حیات کے دکھانے والی ہیں۔ اُس کی ہر صُبح کا وہ سُہانا وقت ہر ایک اِنسان کے لئے مُحیطِ کُل نُور، روشنی اور خوشحالی کا لانے والا ہے ؛ (رِگ وید ۱-۴۸-۱۳)

द्यौः शान्तिरन्तरिक्ष ॐ शान्ति पृथिवी शान्तिरापः शान्तिरोषधयः

शान्ति ।

वनस्पतयः शान्तिर्विश्वेदेवाः शान्तिर्ब्रह्म शान्तिस्सर्वं ॐ शान्तिश्शान्तिरेव शान्तिः सा मा शान्तिरेधि ॥ (यजुः ३६-१७)

اَے سب دُکھوں کے مِٹانے والے پربھو! ہم سب کے لئے فلک خلا، زمین اَور اُن میں سمائے ہُوئے پدارتھ (نعمتیں) پانی اَور ہَوا، جڑی بُوٹیاں اَور نباتات راحت رساں اَور باعث تسکین ہوں۔ دُنیا کے سب عالم یا سُورج وغیرہ قُدرتی طاقتیں، وید شاستر اَور دُنیا کی باقی سب چیزیں ہمارے لئے آرام پہنچانے والی اَور پُرسکون ہوں۔ مجھ کو اَور سب دُنیاوی جانداروں کو (ظُلم، غُصّہ اَور تشدّد سے مبرّا) سکُون مُیسّر ہو،
(یجروید ۳۶-۱۷)

यो ३ स्मान्द्वेष्टि यं वयं द्विष्मस्तस्य त्वं प्राणेनाप्यायस्व ।
आ वयं प्याशिषीमहि गोभिरश्वैः प्रजया पशुभिर्गृहैर्धनेन ॥
(अथर्व ७-८१-५)

اَے ایشور! جو ہم سے دُشمنی رکھتا ہَے۔ اَور جس سے ہم دُشمنی رکھتے ہَیں تُو اُسے بھی زندگی بخش۔ وُہ بھی پھلے پھُولے۔ اَور ہم بھی پھلیں پھُولیں۔ ہم سب گائے بَیل، گھوڑوں، پُتّر، پوتے۔ مویشی، گھر اَور دَولت وغیرہ سے بھر پُور ہوں سب کا بھلا ہو۔ اور ہمارا بھی بھلا ہو۔
(اتھر وید ۷-۸۱-۵)

यस्मान्नऋते किंचन्कर्म क्रियते तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु
(यजुः ३४-३)

جس من کے بغیر کوئی بھی فعل نہیں کیا جا سکتا۔ میرا وُہ من نیک خیالات والا ہو
(یجروید ۳۴-۳)

विश्वं पुष्टंग्रामे अस्मिन्नातुरम् ॥ (ऋ० १-११४-१)

اِس گاؤں میں سب تندرست طاقت وَر اَور مضبُوط ہوں ؛

(رِگ وید ۱-۱۱۴-۱)

भद्राहं नो मध्यन्दिने भद्राहं सायमस्तु नः ।
भद्राहं नो अन्हां प्राता रात्री भद्राहमस्तु नः ॥

(ऋ० ६-१२८-२)

ہمارے لئے دوپہر کو بھی سُکھ اَور سکُون ہو۔ شام کے وقت بھی۔ دن بھر بھی اَیسا ہی ہو۔ اَور دِن۔ رات راحت اَور تسکین سے ہمارا تعلّق رہے ؛

(رِگ وید ۶-۱۲۸-۲)

अस्म्वाधं बध्यतो मानवानां यस्या उद्वतः प्रवतः समं बहु :
नानावीर्या ओषधीर्या विभर्ति पृथिवी नः प्रथतां राध्यतां नः ॥

(अथर्व १२-१-२)

جس سَرزمین پر رہنے والوں میں اُونچ نیچ اَور یکسانیت کے بارہ میں کوئی اِختلاف اَور نفرت کا جذبہ نہ ہو۔ جو انواع واقسام کی جڑی بُوٹیوں اَور طاقتوں کو پَیدا کرتی ہے۔ وُہی دھرتی ماتا ہمیں پھیلنے میں مدد دے۔ اَور ہمارے رشتۂ اُلفت کو مضبُوط کرے ؛ (اتھروید ۱۲-۱-۲)

भद्रं कर्णेभिः शृणुयाम देवा भद्रं पश्येमाक्षभिर्यजत्राः ।
स्थिरैरङ्गैस्तुष्टुवांस स्तनूभिर्व्यशेम देवहितं यदायुः ॥

(ऋ० १-८६-८)

ہم کانوں سے سراسر نیک باتوں کے سُننے کے خواہش مند ہوں آنکھوں سے اچھّی اچھّی نعمتیں دیکھنے کے خواہاں ہوں۔ اعضاء سے پُورے مضبُوط ہوں۔ جسم طاقتور ہوں۔ اَور ہمیشہ خوشحالی اَور سکُون کی زِندگی گذارنے والے ہوں ؛ (رِگ وید ۱-۸۹-۸)

لے زمین

ਗਉੜੀ ਬਾਵਨ ਅਖਰੀ ਮ੦ ੫

ਬੀਰਾ ! ਆਪਨ ਬੁਰਾ ਮਿਟਾਵੈ,
ਤਾਹੂ ਬੁਰਾ ਨਿਕਟ ਨਹੀ ਆਵੈ

گوڑی باون اکھری۔محلّہ ۵

اَے بھائی ! دُوسرے کا بُرا چاہنا چھوڑ دے۔یعنی پہلے اُپنے اندر کے نقائص دُور کر۔تب تیرے اُپنے نزدیک بھی کوئی بُرائی نہیں پھٹکے گی ؛

ਰਾਮ ਕਲੀ ਮ੦ ੫

ਭਰਮ ਚੁਕਾਵਹੁ ਗੁਰਮੁਖ ਲਿਵ ਲਾਵਹੁ
ਆਤਮ ਚੀਨਹੁ ਭਾਈ !
ਨਿਕਟ ਕਰ ਜਾਣਹੁ ਸਦਾ ਪ੍ਰਭੁ ਹਾਜਰ,
ਕਿਸ ਸਿਉ ਕਰਹੁ ਬੁਰਾਈ ?

رام کلی محلّہ ۵

اُپنے دِل کے وہم دُور کرکے پرماتما سے لگن لگاؤ۔سب کو اُپنے جَیسا سمجھو۔ پرماتما کو سب جگہ حاضر ناظر جانو۔کِسی سے بُرائی کیوں کرتے ہو ؟

ਸਲੋਕ, ਫਰੀਦ

ਫਰੀਦਾ ਬੁਰੇ ਦਾ ਭਲਾ ਕਰ, ਗੁੱਸਾ ਮਨ ਨ ਹਢਾਇ,
ਦੇਹੀ ਰੋਗ ਨ ਲੱਗਈ, ਪੱਲੈ ਸਭ ਕਿਛ ਪਾਇ।

شلوک فرید

فرید صاحب فرماتے ہیں۔کہ جو تُم سے بُرائی کرے۔اُس کا بھی بھلا چاہو۔ دِل میں غُصّہ نہ رکھو۔ایسا کرنے سے تُمہارے جِسم کو کوئی عارضہ لاحق نہ ہو گا۔اَور سب خواہشات پُوری ہونگی ؛

ਆਸਾ ਮ: ੫

ਪਰ ਕਾ ਬੁਰਾ ਨ ਰਾਖਹੁ ਚੀਤ
ਤੁਮ ਕਉ ਦੁਖੁ ਨਹੀ ਭਾਈ ਮੀਤ ।

آسا محلہ ۵

اَے دوست! دُوسروں کی بُرائی کے خیالات کو دِل سے دُور کر دے۔ تاکہ تیرے نزدیک کوئی تکلیف نہ آوے؛

وَالَّذِیْنَ یَمْکُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ط وَمَکْرُ اُولٰٓئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ ٥ (الفاطر ۲/۳)

جو لوگ بُرا سوچ رہے ہیں۔ اُن کو سخت عذاب ہوگا۔ اور اُن لوگوں کا یہ منصوبہ بھی خاک میں مل جاویگا؛

اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ اَلرَّحِمُ شُجْنَۃٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَھَا وَصَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ قَطَعَھَا قَطَعَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

(ابوداؤد)

رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں سے بھلائی کرو۔ تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ رحم رحمٰن سے پیوستہ ہے۔ پس جو اُسے اپنائیگا (سب کا بھلا چاہے گا) اللہ اُسے اپنا لیگا۔ جو اُسے دُور کرے گا۔ اللہ اُسے دُور کریگا؛

جَعَلَھَا اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِ مَنْ شَآءَ مِنْ عِبَادِہٖ وَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاءَ؛ (صحیحین)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اللہ جس بندے سے پیار

کرتا ہے۔ اُس کے دِل میں رحم پیدا کر دیتا ہے۔ (سُن رکھو) اللہ اُنہیں اِنسانوں کو بخشتا ہے۔ جو رحم دِل اُور رقیق القلب[۱] ہوتے ہیں ؀

لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ (الشیخان والترمذی) وَفِی اُخْرٰی لِاَبِی (داؤد والترمذی) لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَۃُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ ؀ (حدیث)

جو شخص سبند دل پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ بھی اُس پر رحم نہیں کرتا۔ اُور ایک روایت میں ہے۔ کہ بدبخت (کے دِل) سے رحم نکال لیا جاتا ہے ؀

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ فَمَنْ ھَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ھَمَّ بِھَا فَعَمَلَھَا کَتَبَہَا لَہٗ عِنْدَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ کَثِیْرَۃٍ وَمَنْ ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ کَتَبَھَا اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً فَاِنْ ھُوَ ھَمَّ بِھَا فَعَمَلَھَا کَتَبَھَا اللّٰہُ لَہٗ سَیِّئَۃً وَّاحِدَۃً (حدیث)

ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ بھلائیوں اُور بُرائیوں کو (فرشتوں کے ذریعہ) لِکھتا ہے۔ پس جو شخص کسی نیکی کا قصد کرتا ہے۔ اگر وُہ اُس کو عمل میں نہ لاوے۔ تو اللہ تعالےٰ اُس کے بھلا چاہنے کے بدلے ایک نیکی کامل لکھ لیتا ہے۔ اُور اگر اُس کا قصد کرے۔ اُور عمل میں بھی لاوے تو اللہ تعالےٰ اُس کے لئے اُس کے عوض دس نیکی سے لیکر سات سو نیکی تک لکھتا ہے بلکہ اُس سے بھی کئی گُنا زیادہ۔ اُور جو شخص کسی بُرائی کا قصد کرے۔ لیکن عمل میں نہ لاوے تو اللہ اُس کے عوض میں اُس کیلئے ایک نیکی کامل لِکھتا ہے۔ اُور اگر کسی کا بُرا چاہے اُور

[۱] نرم دِل

کرے بھی تو اللہ تعالےٰ اُس کیلئے بھی ایک ہی بُرائی لکھتا ہے ؛

وَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً (مسلم)

اُور آنحضرت ؐ سے عرض کیا گیا تھا۔ کہ اَے اللہ کے رسُول ؐ مشرکین (جو خُدا کے سِوا کسی اَور کی عبادت کرتے ہیں) کے لئے بددُعا کیجئے۔ تو اِرشاد ہُوا "کہ مَیں لعنت کرنے کے لئے بھیجا نہیں گیا ہُوں۔ بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہُوں ؛

But I say unto you, Love your enemies, bless them that curse you, do good to them that hate you, and pray for them which despitefully use you, and persecute you.

(St: Matthew 5-44)

لیکن میں تُمہیں کہتا ہُوں۔ کہ اَپنے دُشمنوں سے پیار کرو۔ اَور جو تُم پر لعنت کریں اُن کے لئے برکت چاہو۔ جو تُم سے کینہ رکھیں۔ اُن کا بھلا کرو۔ اَور جو تُمہیں دُکھ دیں اور ستائیں۔ اُن کے لئے بھی بھلا چاہو ؛ (متی ۵-۴۴)

I exhort, therefore, that first of all, supplications, prayers, intercessions, and giving of thanks, be made for all men;

(I Timothy 2—1)

اب مَیں نصیحت کرتا ہُوں۔ کہ سب سے پہلے مُناجاتیں۔ دُعائیں، سفارشیں اَور شُکر گذاریاں سارے کے سارے اِنسانوں کے لئے کی جاویں ؛ (۱-تمطاؤس ۲-۱)

Let no man seek his own, but every man another's wealth. (I Corinthians 10-24)

کوئی شخص اپنی (ہی) بہتری کا خواہاں نہ ہو۔ بلکہ ہر ایک اِنسان دُوسرے کی بہتری چاہے۔ (۱-قرانتی ۱۰-۲۴)

Even as I please all men in all things, not seeking mine own profit but the profit of many, that they may be saved. (I Corinthians 10-33)

ایسا کرو۔ جیسا کہ مَیں سب باتوں میں سب کو خُوش کرتا ہُوں۔ اَور اپنا نہیں بلکہ بہتوں کے فائدہ کا خواہاں ہوتا ہُوں۔ تاکہ وُہ نجات پائیں۔ (۱-قرانتی ۱۰-۳۳)

NEBUCHADNEZZAR the king, unto all people, nations, and languages, that dwell in all the earth; Peace be multiplied unto you. (Daniel 4-1)

"نبوکدنظر" بادشاہ کی طرف سے ساری قوموں اَور گروہوں اَور اہلِ لغات کے لئے جو تمام رُوئے زمین پر سکُونت رکھتے ہیں۔ تُم سب کی زیادہ سے زیادہ سلامتی ہو۔ (دانیال ۴-۱)

نظم

نہ ڈُھونڈو حق کو زمیں پر نہ آسماں ڈُھونڈو — خُدا کو اُس کی خُدائی کے درمیاں ڈُھونڈو
اِنہیں گُلوں میں وُہ گُل ہوگا دیکھو گُلشن کو — چمن چمن کی کرو سَیر بوستاں ڈُھونڈو
یہاں ہی ہوگا کہیں گوشے میں نہاں — تلاش گھر میں کرو۔ اپنا ہی مکاں ڈُھونڈو

مِل کر رہو

सं जीवास्थ ॥ (अथर्व १६ ६६-३)

مِل کر جیو ؛ (اتھروید ۱۹-۶۹-۳)

सह हृदयायकल्पते ॥ (अथर्व २०-१२८-१२)

نیک کام مِل کر ہی سرانجام ہو سکتے ہیں ؛ (اتھروید ۲۰-۱۲۸-۱۲)

सं जानीध्वम् सं पृच्यध्वम् ॥ (अथर्व ६-६४-१)

یکساں خیال والے بنو۔ اَور مِل جاؤ ؛ (اتھروید ۶-۶۴-۱)

अन्या वो अन्यामवत्वन्यास्या उपावतु ॥ (यजुः १२-८८)

تُم ایک دُوسرے کی حِفاظت کرو۔ اَور ایک دُوسرے کے مددگار بنو ؛

(یجروید ۱۲-۸۸)

संगच्छध्वं संवदध्वं संवो मनांसि जानताम् ।
देवा भागं यथा पूर्वे संजानाना उपासते ॥
समानो मन्त्रः समितिः समानी समानं मनः सह चित्तमेषाम् ।
समानं मन्त्रमभिमन्त्रये वः समानेन वो हविषा जुहोमि ॥
समानीव आकूति समाना हृदयानि वः ।
समानमस्तु वो मनो यथा वः सुसहासति ॥

(ऋ० १०-१९१/२-३-४)

اَے اِنسانو! تُم اِکٹھے دھرم کے راستہ پر گامزن ہو۔ اِکٹھے بیٹھ کر بات

چیت کرو۔ دھرم کے طریقوں کو تُم ایک ہی خیال کے ہو کر جانو۔ جَیسے کہ تُم سے پہلے عالم اَور غیر یّت (جانبداری) سے مُبرّا لوگ نیکی کے راستہ پر اِکٹھّے چلتے رہے ہیں وَیسے ہی تُم بھی سب مِل کر غور کرو۔ اَور مِل کر رسُوم قائم کرو۔ تمہارا دِل اَور تمہارا خیال غَیریّت سے بَری ہو کر بھلائی سوچنے والا ہو۔ تُمہارا ایک جَیسا ہی صلاح مشورہ ہو۔ مَیں تُم کو اِتّفاق کے اُصول سے وابستہ کرتا ہُوں۔ تمہارا طریقِ کار ایک جَیسا ہو۔ تُمہارے دِل ایک سے ہوں۔ جَیسے کہ اَیسا طریقۂ زندگی پہلے باعثِ تسکین وطمانیت بنتا رہا ہے۔ وَیسے ہی اَب تمہارا من بنا دے ۞ (رِگ وید ۱۰-۱۹۱/۲-۳-۴)

सध्रीचीनान् वः सं मनसस्कृणोमि ॥ (अथर्व ३-३०-५)

مَیں (پرماتما) تُم سب کو ایک نصب العین اَور یکساں خیال والا بناتا ہُوں ۞ (اتھرووید ۳-۳۰-۵)

समानी प्रपासह वोऽन्नभाग: समाने योक्त्रे सह वो युनज्मि ।
सम्यञ्चोऽग्निं सपर्यतारा नाभि मिवाभित: (अथर्व ३—३०—६)

تُمہارے پانی پینے کے مقام ایک ہوں۔ تمہارا کھان پان ایک ہو۔ مَیں تُم کو ایک ہی (ہَل کی طرح) جُوئے میں یک جا جوڑتا ہُوں جَیسے پہیّے کے اَرّے ایک ہی چکّر میں جُڑے ہوتے ہَیں۔ اَیسے ہی تم مِل کر عبادت کرو ۞

اتھرووید (۳-۳۰-۶)

ਗੁਜਰੀ ਮਹਲਾ ੫
ਮਿਲਬੇਕੀ ਮਹਿਮਾ ਬਰਨ ਨਾਂ ਸਾਕਉ,
ਨਾਨਕ ਪਰੈ ਪਰੀਲਾ ।

ہ خوردو نوش

گوُجری محلّہ ۵

اُے نانک! رل کر رہنے کی خُوبی اِتنی زیادہ ہے. کہ وُہ بیان میں نہیں آسکتی؛

ਰਾਮਕਲੀ ਮਹਲਾ ੫

ਜੋ ਜੋ ਕੀਨੋ ਹਮ ਤਿਸਕੇ ਦਾਸ,
ਪ੍ਰਭੁ ਮੇਰੇ ਕੋ ਸਗਲ ਨਿਵਾਸ।
ਨਾਂਕੋ ਦੂਤ ਨਹੀਂ ਬੈਰਾਈ,
ਗਲਮਿਲ ਚਾਲੇ ਏਕੈ ਭਾਈ।

رام کلی محلّہ ۵

پرماتمانے جو جو کچھ بنایا ہے۔ مَیں اُس کا اِحترام کرتا ہُوں۔ پرماتما سب جگہ سمارہے ہیں۔ نہ کوئی میرا دُشمن ہے۔ نہ بَیری۔ سب بھائیوں کو رل جُل کر رہنا چاہیئے

ਗਉੜੀ ਪੂਰਬੀ ਮ: ੫

ਮਾਇਆ ਮੋਹ ਸਭੋ ਜਗ ਸੋਇਆ,
ਇਹੁ ਭਰਮ ਕਹਹੁ ਕਿਉ ਜਾਈ?
ਏਕਾ ਸੰਗਤਿ ਇਕਤੁ ਗ੍ਰਿਹਿ ਬਸਤੇ,
ਮਿਲ ਬਾਤ ਨ ਕਰਤੇ ਭਾਈ।

گوڑی پُوربی محلّہ ۵

مایا اُور موہ میں کُل زمانہ مدہوش ہے۔ پھر یہ وہم کِس طرح دُور ہو سکتا ہے اِکٹھے ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے بھائی بھائی آپس میں رل کر بات چیت تک نہیں کرتے!

ਬਸੰਤ ਮਹਲਾ ੫

ਹੋਇ ਇਕਤ੍ਰ ਮਿਲਹੁ, ਮੇਰੇ ਭਾਈ;
ਦੁਬਿਧਾ ਦੂਰ ਕਰਹੁ ਲਿਵਲਾਇ।

بسنت محلّہ ۵

اَے میرے بھائیو! سب یک جا ہو کر رہو۔ محبّت سے دُشمنی کو مغلوب کردو؛

ਮਾਝ ਮਹਲਾ ੫

ਸਭੇ ਸਾਂਝੀ ਵਾਲ ਸਦਾਇਨ ਤੂੰ ਕਿਸੈ ਨਾਂ ਦਿਸੈ ਬਾਹਰਾ ਜੀਉ।

ماجھ محلّہ ۵

سب ایک دُوسرے کے ساتھی کہلاتے ہیں۔ تُو کسی سے علیحدہ دکھائی نہ دے؛

ਬਚਿਤ੍ਰ ਨਾਟਕ ਅ੦ ੬। (ਪਾਦ ੧੦)

ਇਹ ਕਾਰਣ ਪ੍ਰਭੁ ਮੋਹਿ ਪਠਾਯੋ,
ਤਬ ਮੈਂ ਜਗਤ ਜਨਮ ਧਰ ਆਯੋ।
ਜਿਮ ਤਿਨ ਕਹੀ ਇਨੈਂ ਤਿਮ ਕਹਿਹੋਂ,
ਔਰ ਕਿਸੂ ਤੇ ਬੈਰ ਨ ਗਹਿਹੋਂ।

بچِتر ناٹک۔ ادھیائے ۶ (پادشاہی ۱۰)

گُورُو گوبند سنگھ جی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ مجھے میرے مالک نے ایک خاص غرض کو پُورا کرنے کے لئے اِس دُنیا میں بھیجا ہے۔ جیسا مجھ کو حکم ہُوا ہے ویسی تعمیل کرُوں گا۔ اور کسی سے دُشمنی نہیں کرُوں گا؛

ਪ੍ਰੇਮ ਸੁਮਾਰਗ

ਬਾਦ ਕਿਸੈ ਨਾਲ ਨਾ ਕਰੈ,
ਬਾਦ ਤੇ ਦੂਖ ਹੈ, ਸੁਲਹਿਕੁੱਲ ਰਹੈ।

پریم شمارگ

کسی سے مُخالفت یا جھگڑا نہ کرو۔ مُخالفت میں تکلیف ہوتی ہے۔ صُلح کُل ہو کر رہو:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ (آل عمران ۱۱/۴)

اور تم لوگ اُن لوگوں کی طرح مت ہو جانا۔ جنہوں نے باہم تفریق کر لی اور باہم اختلاف کر لیا۔ جبکہ اُن کے پاس احکام واضح پہنچ چُکے تھے۔ اور اُن لوگوں کے لئے سزائے عظیم ہوگی (جو آپس میں مِل کر نہیں رہے)

بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ (آل عمران ۲۰/۲)

تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو:

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِیْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ۔ قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا: قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ: (مُسلم)

آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک شخص اپنے بھائی سے مِلنے کے لئے دُوسری بستی میں گیا۔ پس حق تعالےٰ نے اُس کی گُذرگاہ پر اُس کے واسطے ایک فرشتے کو مُنتظر بٹھا دیا۔ جس نے (اُس آدمی کے آنے پر) پُوچھا "تو کہاں کا ارادہ

رکھتا ہے؟" اُس نے کہا "مَیں اِس بستی میں اپنے بھائی سے مُلاقات کا اِرادہ رکھتا ہُوں" فرشتے نے دریافت کیا۔ کہ آیا تیرا اُس پر کوئی اِحسان ہے۔ کہ جس کو تُو بڑھاتا ہے؟ اُس نے جواب دِیا "نہیں! بلکہ مَیں اُس سے محض اللہ کے لئے ملاپ رکھتا ہُوں" فرشتے نے کہا "پس مَیں تیری طرف خُدا کا بھیجا ہُوا آیا ہُوں (اور تجھے یہ خُوشخبری دیتا ہُوں) کہ بے شک اللہ تجھ کو دوست رکھتا ہے۔ جیسا کہ تُو اُس شخص سے اللہ کے لئے ملاپ رکھتا ہے ؎

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ ؎ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ ؎ (مُسلم)

رسُول اللہ صلعم نے اِرشاد فرمایا۔ کہ سب مومن ایک آدمی کے جسم کی مانند ہیں۔ مثلاً اگر آدمی کی آنکھ میں تکلیف ہو۔ تو کُل بدن کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اِسی طرح اگر سر میں تکلیف ہو۔ تب بھی کُل بدن کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (اسی طرح اگر ایک اِنسان کو تکلیف ہو۔ تو سب کو دُکھ ہونا چاہیئے) ؎

وَلَا تَحَاسَدُوْا ؎ وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ؎ (متفق علیہ)

آنحضرت صلعم نے اِرشاد فرمایا۔ کہ آپس میں حسد نہ کرو۔ اور نہ آپس میں کینہ رکھو۔ اور نہ آپس میں ایک دُوسرے سے قطع تعلّق کرو۔ اور اللہ کے سب بندے بھائی بھائی (ہوکر) رہو ؎

Behold, how good and how pleasant it is for brethren to dwell together in unity!
(Psalms 133-1)

دیکھو! کیا اچھّی اَور خُوبی کی بات ہے۔ کہ آپس میں بھائی بھائی مِل کر رہیں ؛
(زبُور ۱۳۳-۱)

Blessed are the peacemakers; for they shall be called the children of God.
(St. Mathews 5-9)

وُہ لوگ مُبارک ہیں۔ جو صُلح اَور مِلاپ کرنے والے ہیں۔ کیونکہ وُہ خُدا کے فرزند کہلائیں گے ؛ (متی ۵-۹)

Let us, therefore, follow after the things which make for peace, and things where with one may edify another.
(Romans 14-19)

پس آؤ۔ اَیسی باتوں کی پَیروی کریں۔ جن سے صُلح اَور میل ہو۔ اَور جن سے ایک دُوسرے کی عزّت بڑھے (رومیوں ۱۴-۱۹)

Finally brethren, farewell. Be perfect, be of good comfort, be of one mind, live in peace; and the God of love and peace shall be with you. (2 Corinthians 13-11)

قِصّہ کوتاہ اَے بھائیو! خُدا حافظ! مُکمّل اِنسان بنو۔ اَمن چَین سے رہو۔ ایک دِل ہو جاؤ۔ مِل کر رہو۔ اَیسا کرنے سے خُداوند جو کہ مُحبّت اَور شانتی کا منبع ہَے ۔ تمہارے ساتھ ہو گا۔ (۲ قرانتی ۱۳-۱۱)

Love worketh no ill to his neighbour :

therefore, love is the fulfilling of the Law.
(Romans 13-10)

محبّت کے حقیقی معنی یہ ہیں۔ کہ اپنے پڑوسی کی نسبت کبھی بدخیالی نہ ہو۔ اسلئے محبّت کرنا قانونِ قدرت کی تعمیل ہے۔ (اردو میون ۱۳-۱۰)

But he, knowing their thoughts, said unto them. Every kingdom divided against itself is brought to desolation; and a house divided against a house falleth. (Luke 11-17)

مگر اس نے اُن کے خیالات کو جان کر اُن سے کہا۔ کہ جس کسی بادشاہت میں پھوٹ پڑ جائے۔ وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ اور جس گھر میں نااتفاقی ہو جائے۔ وہ برباد ہو جاتا ہے۔ (لوقا ۱۱-۱۷)

We are members of one great body planted by nature in a mutual love and fitted for a social life —We must consider that we were born for the good of the whole.
(L. A Seneca-Roman)

ہم ایک ہی بڑی جماعت کے افراد ہیں۔ جن کو قدرت نے باہمی محبّت کا عطیہ دے کر پیدا کیا ہے۔ اور مل جل کر زندگی گذارنے کے لئے بنایا ہے ہمیں اِس بات کا دھیان رہنا چاہئے۔ کہ ہم مجموعی طور پر نیکی کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔

(ایل۔ اے سنیکا۔ رومن)

The crest and crowning of all good life's final stay is "Brotherhood."

(Edwin Marl hem)

مکمّل نیک زندگی کی اُونچی سے اُونچی منزل کا لُبِّ لباب اور معیار جذبۂ برادرانہ (بھراتری بھاو) ہے؂ (ایڈون مارکھم)

نظم

اتّحاد میں برکت ہے اتّحاد میں طاقت ہے
ہے تیرا کرم شامل جس جا کہ محبّت ہے

اتّحاد کا لوہا تو مانا ہے دہر بھر نے
ظاہر سب خلقت میں اتّحاد کی شوکت ہے

ہے ایک اکیلا ہی ہوتے ہیں گیارہ دو
غالب ہے سبھی پہ وُہ جس قوم میں اُلفت ہے

کیا غرض تعصّب سے یُوں نام پر مذہب کے
جھگڑوں کو مٹانے کی کس قوم کو فُرصت ہے

انسان کو انسان سے گر کچھ نہ محبّت ہو
پھر کون کہے اس کو اشرف الخلقت ہے

تسخیر قلعہ دِل کا ہوتا ہے محبّت سے
اَے پریم تیرے قربان سب پہ تجھے سبقت ہے

پڑوسی سے نیک سلوک کرو

येषा-मध्येति प्रवसन् येषु सौमनसो बहुः ।
गृहा-नुपह्वयामहे ते नो जान-न्त्वायतः ॥ (अथर्व ७-६०-३)

پردیس میں رہتا ہُوا شخص بھی جن کی یاد رکھتا ہے۔ یاد رکھ سکتا ہے۔ اور جن میں رہنے سے گویا ایک دوسرے سے محبّت کا دریا ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ ہم ایسے ہی پڑوسیوں کے چاہنے والے ہیں۔ ہم آنے والوں کو ایسے ہی گھر میسّر ہوں

(اتھروید ۷-٦٠-۳)

न स सखा यो न ददाति सख्ये सचाभुवे सचमानाय पित्वः ।
अपास्मात्प्रेयान्न तदोको अस्ति पृणन्तमन्यभरणं चिदिच्छेत ॥
(ऋ० १०-११७-४)

وُہ پیار والا نہیں ہے۔ کہ جو اپنے دوست کو اپنے پڑوسی کو۔ اپنے خدمت گذار کو کھانے کو نہیں دیتا ہے۔ وُہ اِنسان قابلِ رہائش مکان کی طرح نہیں ہوتا۔ لوگ دُور ہی سے اُس سے ہٹ جاتے ہیں۔ ایک بُرا آدمی بھی اگر کھانے کو دیتا ہے۔ تو لوگ اُس سے محبّت کرنے لگ جاتے ہیں ؛

(رِگ وید ۱۰-۱۱۷-۴)

ਪੰਥ ਪ੍ਰਕਾਸ਼ (ਅ੦ ੭੪)
ਜਬ ਕਿਛ ਤਯਾਰ ਕਰਤ ਹਿਤ ਖਾਨੇ
ਦੇਤ ਅਵਾਙ੍ਹਾਂ ਭੁਖਾ ਕੋਈ

ਆਓ ਦੇਗ ਤਯਾਰ ਗੁਰੁ ਹੋਈ
ਓਸ ਸਮੇ ਬੈਰੀ ਕਿਨ ਆਵੈਂ
ਪਰਮ ਮੀਤ ਸਮ ਤਾਂਹਿ ਛਕਾਵੈਂ
ਬੈਰੀ ਮਿਤ੍ਰ ਕੋ ਸਮ ਦੇਹੈਂ
ਬਚੇ ਤੁ ਪੀਛੇ ਖ਼ੁਦ ਖਾ ਲੇਹੈਂ

پنتھ پرکاشش (ادھیائے ۴۴)

کھانے کے لئے جب سب کچھ طیار ہو جاوے تو اپنے اِرد گرد آواز لگا کر پُوچھے۔ کہ کوئی بھوکا تو نہیں ہے۔ اگر ہے۔ تو آجاوے۔ کیونکہ گُورُو کا لنگر طیار ہے اُس وقت خواہ دشمن ہی کیوں نہ آوے۔ اُس کو پیارے دوست کی طرح سے کھانا کھِلاوے دُشمن اور دوست (اپنے اور غیر کو) ایک جیسا کھانا دیوے۔ اور جو کچھ پھر باقی بچے۔ وہ خود کھا لیوے ؛

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ
وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ ؛ (سورۃ النساء ۶/۳)

نیک سلوک کرو۔ ساتھ والدین کے۔ اہلِ قرابت کے یتیموں کے غریبوں کے اور پاس والے اور دُور والے پڑوسی کے ؛

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ
وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔
قَالَ الَّذِیْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ ؛ (حدیث)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "قسم ہے خُدا کی! ہرگز اُس شخص کا ایمان کامل نہیں ہے۔ قسم ہے خُدا کی! ہرگز اُس شخص کا ایمان کامل نہیں ہے

قسم ہے خُدا کی! ہرگز اُس شخص کا ایمان کامل نہیں ہے۔" پُوچھا گیا۔" یا رسُول اللہ! کس کا؟" فرمایا۔ اُس شخص کا کہ جسکی بدیوں سے اُس کا پڑوسی امن میں نہیں ہوتا؛

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ ؛

(بُخاری۔ مُسلم)

جس شخص کا پڑوسی اُس کے شر سے محفُوظ نہیں رہتا۔ وُہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا؛

أَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَّ أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا ؛

(ترمذی)

مومن وُہ ہے۔ جو پڑوسی سے نیک سلوک کرے۔ مُسلم وُہ ہے۔ جو لوگوں سے ویسا ہی سلُوک کرے۔ جیسا کہ اپنے لئے کرتا ہے؛

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ يَسْكُتْ ؛

(مُسلم۔ ترمذی)

جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اُسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزّت کرے۔ اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیک سلُوک کرے۔ اور نیک بات کہے یا چُپ رہے؛

مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللهُ عَلَيْهِ ؛

(ابوداؤد)

جو شخص (ہمسایہ کو) ضرر پہنچائے گا۔ اُسے اللہ ضرر پہنچائے گا۔ اور جو اُسے مُشکل میں ڈالے گا۔ اللہ اُسے مُشکل میں ڈالے گا؛

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ

اَلْمَسْئَلَۃِ وَسَعْیًا عَلٰی اَھْلِہٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَوَجْھُہٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ؂

(بیہقی، ابو نعیم)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص زر و مال حلال طریقہ سے حاصل کرتا ہے۔ بھیک نہیں مانگتا۔ اپنے اہل و عیال کی خدمت کرتا ہے۔ اور پڑوسی سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ سے مُلاقی ہوگا۔ اور اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا ؂

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِہٖ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ ؂

(مسلم)

تم میں سے کوئی ایمان والا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ اپنے پڑوسی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے۔ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے ؂

Thou shalt not avenge, nor bear any grudge against the children of thy people, but thou shalt love thy neighbour as thyself: I am the Lord. (Leviticus 19-18)

تو اپنی قوم کے فرزندوں سے بدلا مت لے۔ اور نہ اُن کی طرف سے کینہ رکھ۔ بلکہ تو اپنے پڑوسی کو اپنی مانند پیار کر۔ میں خداوند ہوں ؂

(احبار-۱۹-۱۸)

Lord, who shall abide in thy tabernacle,

who'shall dwell in thy holy hill ?

He that backbiteth not with his tongue, nor doeth evil to his neighbour, nor taketh, up a reproach against his neighbour.

(Psalms 15/1&3)

اُسے خُداوندا تیرے خیمے میں کَون رہے گا؟ تیری مُقدّس چوٹی پر کون قیام پذیر ہوگا؟ وُہ جو اپنی زبان سے چغل خوری نہیں کرتا۔ اَپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتا۔ نہ اُس پر کوئی تُہمت لگاتا ہے۔ (زبُور ۱۵/۱و۳)

Let every one of us please his neighbour for his good to edification.

(Romans 15-2)

ہم میں سے ہر ایک اَپنے پڑوسی کو اُس کی بھلائی کے واسطے خُوش کرے۔ تاکہ اُس کی عزّت افزائی ہو۔ (رُومیوں ۱۵-۲)

He that despiteth his neighbour sinneth: but he that hath mercy on the poor, happy is he.

(Proverbs 14-21)

جو شخص اَپنے ہمسائے کو حقیر جانتا ہے۔ وُہ گُناہ کرتا ہے۔ مگر وُہ جو غریب پر رحم کرتا ہے۔ وُہ مُبارک ہے۔ (امثال ۱۴-۲۱)

A man that beareth false witness against his neighbour is a maul, and a sword, and a sharp arrow.

(Proverbs 25-18)

وُہ آدمی جو اپنے ہمسایہ پر جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ایک بھاری ہتھوڑے یا ایک تلوار یا ایک تیز تیر کی مانند ہے۔ (امثال ۲۵-۱۸)

If thou neglectest thy love to thy neighbour, in vain thou professest thy love to God; for by thy love to God the love to thy neighbour is begotten and by the love to thy neighbour thy love to God is nourished.
(F. Quarles-Eng)

اگر تُو اپنے ہمسایہ سے محبّت کرنے میں لاپرواہی کرتا ہے۔ تو تیرا پربھو سے پریم کرنے کا دعویٰ لایعنی ہے۔ کیونکہ پربھو پریم کرنے سے تو پڑوسی کے ساتھ تیرا پریم پیدا ہوتا ہے۔ اور پڑوسی کے ساتھ پریم کرنے سے تیرا ایشور پریم بڑھتا ہے ؏
(ایف کوارلس۔انگلینڈ)

Jesus throws down the dividing prejudices of nationality, and teaches universal love without distinction of race, merits or rank. A man's neighbour is every one that needs help. (J. C. Geikie-Scot.)

حضرت مسیح ؑ نے قومیت کی فرقہ داری کی تمیزوں کو اُڑا دیا۔ اور بغیر لحاظ نسل یا اَوصاف یا درجے کے ہر ایک سے محبّت کرنا سکھایا۔ انسان کا پڑوسی سب سے بڑھ کر مدد کا مستحق ہے ؏ (جے سی گیکی۔ سکاٹ لینڈ)

محبّت سے بات چیت کرو

वाचस्पतिर्वाचं नः स्वदतु ॥ (यजुः ३०-१)

کلام کا مالک ہمارے کلام میں مٹھاس بخشے ۔ (یجروید ۳۰-۱)

निर्दुरर्मण्या ऊर्जा मधुमती वाक् ॥ (अथर्व १६-२-१)

تمہارا کلام پاک، پُرزور اور میٹھا ہو ۔ (اتھروید ۱۶-۲-۱)

सध्यञ्चः सव्रता भूत्वा वाचं वदत भद्रया ॥ (अथर्व ३-३०-३)

ایک خیال اور ایک ارادے سے آپس میں منفعت بخش اور محبّت آمیز بات چیت کرو ۔ (اتھروید ۳-۳۰-۳)

वाचं वदानि पितरः सं गतेषु ॥ (अथर्व ७-१२-१)

مجمعوں میں میرا کلام شیریں ہو ۔ (اتھروید ۷-۱۲-۱)

जिह्वाया अग्रे मधु मे जिह्वामूले मधूलकम् ।
ममेदह क्रतावसो मम चित्तमुपायसि ॥ (अथर्व १-३४-२)

میری زبان کے اگلے اور پچھلے حصّہ میں شہد ہو۔ اور میری زبان کی جڑ تو گویا مٹھاس کی سرتاج ہی ہو۔ اے ایشور! میرے افعال میں تیرا مسکن ہو اور تو میرے دل کے نہایت نزدیک جاگزین ہو ۔ (اتھروید ۱-۳۴-۲)

मधुमन्मे निक्रमणं मधुमन्मे परायणम् ।
वाचा वदामि मधुमद् भूयासं मधु संदृशः ॥
(अथर्व १-३४-३)

میرا جانا مٹھاس سے لبریز ہو۔ میرا آنا مٹھاس والا ہو۔ اور مَیں زبان سے بھی میٹھا ہی بولا کروں۔ اَے پرماتما! مَیں سرتاپا مُجسّم مٹھاس بن جاؤں ؛
(اتھروید ۱-۳۴-۳)

असमे धेहि द्युमतिं वाचं मासन्बृहस्पते अनमीवां सिषिराम् ।
यया वृष्टिशन्तनवे वनाव द्विवो द्रप्सो मधुमां आविवेश ॥
(ऋ० १०-९८-३)

اَے ہمارے بڑے مالک! ہمارے مُنہ میں بے عیب اور پُرزور کلام کو قائم کر۔ جس سے ہم ہر ایک قسم کی آرام کی زندگی کے لئے امن چین کے سمُندر میں غوطہ زن ہو سکیں۔ اور جس سے ہم سب میں سچّا آنند[۱] دینے والا جلال آ سکے ؛
(رِگ وید ۱۰-۹۸-۳)

यद् गिरिषु पर्वतेषु गोष्वश्वेषु यन्मधु ।
सुरायां सिच्यमानायां यत्तत्र मधु तन्मयि ॥
(अथर्व ९-१-१८)

جس قدر مٹھاس گِری[۲] پربت پر اور غاروں میں رہنے والے سنیاسیوں میں ہے اور حیوانات۔ حواسِ خمسہ اور اُن کی لذّات میں ہے۔ اَے ایشور! اُتنی مٹھاس مُجھ میں اور میری زندگی میں کامل طور پر سما جائے ؛ (اتھروید ۹-۱-۱۸)

वाचं पुनन्ति कवयो मनीषिणः ॥ (ऋ० ९-७३-७)

دانا اِنسان اپنے کلام کو پاک صاف کرتے ہیں ؛ (رِگ وید ۹-۷۳-۷)

वाक् ते आप्यायताम् ॥ (यजु० ६-१५)

تیری زبان پاک ہو ؛ (یجروید ۶-۱۵)

वद जिह्वया लपन् ॥ (अथर्व ८-२-३)

[۱] سرور [۲] پہاڑ ؛

بول۔ لیکن بے ہُودہ نہ بول ؛ (اتھرووید ۸-۲-۳)

नारुन्तुदः स्यादार्तोऽपि न परद्रोहकर्मधीः ।
यया८स्योद्विजते वाचा नालोक्यां तामुदीरयेत् ॥
(मनुस्मृती २-१६१)

کِسی سے تکلیف اُٹھا کر بھی اِنسان اُس کو دِل کے چھیدنے والے اِلفاظ نہ کہے۔ کِسی سے دُشمنی کرنے کے لئے کوئی فِعل نہ کرے۔ جِس کلام سے کِسی کو تکلیف ہو۔ اَیسا کلام نہ کرے۔ نیز عاقبت میں شرمندہ کرنے والا کلام نہ کرے ؛
(منُوسمرتی ۲-۱۶۱)

सत्यं ब्रूयात्प्रियं ब्रूयान्न ब्रूयात्सत्यमप्रियम ।
प्रियं च नानृतं ब्रूयादेष धर्मः सनातनः ॥
(मनुस्मृति ४-१३८)

سچ بول۔ اَور میٹھا بول۔ لیکن جو بات میٹھی نہ ہو۔ خُواہ سچّی بھی ہو۔ نہ کہہ جو بات جھُوٹ ہو۔ اُس کو نرمی سے بھی نہ کہہ یہی سناتن دھرم ہَے ؛ (منُوسمرتی ۴-۱۳۸)

भद्रं भद्रमिति ब्रूयाद्भद्रमित्येव वा वदेत् ।
शुष्कवैरं विवादं च न कुर्यात्केनचित्सह ॥
(मनुस्मृति ४-१३९)

اِنسان اچھّی اچھّی باتیں کہے۔ نیز "بہت اچھّا ہَے" ایسا کہے۔ اَور شُبھ[۱] اَور نیک باتیں کرے۔ کِسی کے ساتھ بے فائدہ دُشمنی اَور جھگڑا نہ کرے ؛ (منُوسمرتی ۴-۱۳۹)

अनुद्वेगकरं वाक्यं सत्यं प्रियंहितं च यत् ।
स्वाध्यायाभ्यसनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते ॥
(भगवद्गीता १७-१५)

[۱] بھلی ؛

زبان کی ایک عبادت یہ ہے۔ کہ انسان کلام ایسا کہے۔کہ جس سے کسی کا دِل نہ دُکھے۔ اَور ساتھ ہی سچّا۔ بھلائی والا اَور پیارا ہو۔ اَور دُوسری یہ کہ اُس سے ذکرِ الٰہی کرے اُور شاستر پڑھے ؛ (بھگوت گیتا ۱۷-۱۵)

अभ्यावहति कल्याणं विविधं वाक् सुभाषिता ।
सैव दुर्भाषिताराजन्नर्थायोपपद्यते ॥

(महाभारतोद्योगपर्व)

خُوش کلامی اَنواع واقسام کی راحتیں بہم پہنچاتی ہے۔ اَور بد کلامی فتنے کھڑے کرتی ہے ؛ (مہابھارت اُدیوگ پرب)

वचीपकोपं रक्खेय्य वाचाय संवुतो सिया ।
वचीदुच्चरितं हित्वा वाचाय सुचरितं चरे ॥

(धम्मपद १७-१२)

زبان کے غضب سے بچ۔ اُس کو قابُو میں رکھ۔ اُس سے کڑوی بات نہ بول بلکہ اُس سے نیک کلام کر۔ (دھم پد-۱۷-۱۲)

रोहति सायकैर्विद्धं छिन्नं रोहति चासिना ।
वचो दुरुक्तं बीभत्सं न प्ररोहति वाक्क्षतम् ॥ (पंच तन्त्र)

تیر سے بیندھے ہُوئے درخت وغیرہ پھر اُگ آتے ہیں۔ تلوار سے لگا ہُوا زخم بھی مُندمل ہو جاتا ہے۔ لیکن زبان کے تیر یعنی کڑوے بول کا زخم کبھی نہیں بھرتا ؛ (پنچ تنتر)

ਸ੍ਰੀ ਰਾਗ ਮਹਲਾ ੩ ਅਸ਼ਟਪਦੀ
ਗੁਰਮੁਖ ਅਮ੍ਰਿਤਬਾਣੀ ਬੋਲਹਿ,
ਸਭ ਆਤਮਰਾਮ ਪਛਾਣੀ ।

سری راگ محلّہ ۳۔اشٹ پدی
جو پرماتما کے بھگت ہیں۔وُہ سب کو اپنے جیسا ہی سمجھ کر اُن سے میٹھی بانی بولتے ہیں ؛

ਗਉੜੀ ਥਿਤੀ ਮ੦ ੫
ਕੋਮਲ ਬਾਣੀ ਸਭ ਕਉ ਸੰਤੋਖੇ ।

گوڑی تھتی محلّہ ۵
شیریں کلامی سے سب کو آرام پہنچتا ہے ؛

ਵਡਹੰਸ ਮ੦ ੧ ਛੰਤ
ਜਿਥੈ ਜਾਇ ਬਹੀਐ ਭਲਾ ਕਹੀਐ,

وڈہنس محلّہ ۱۔چھنت
جہاں جاکر بیٹھو۔وہاں شیریں زبانی سے کام لو؛

ਮਾਰੂ ਸੋਹਲੇ ਮ੦ ੩
ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਫਲ ਤਿਨ ਜਨ ਕਉ ਲਾਗੇ,
ਜੋ ਬੋਲਹਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਬਾਤਾ ਹੇ ।

مارو سوہلے محلّہ ۳
نیک مُراد وُہی اِنسان پاتے ہیں۔کہ جو شیریں زبان ہوتے ہیں ؛

ਗੂਜਰੀ ਮ੦ ੪
ਹਰਿਜਨ ਊਤਮ, ਊਤਮ ਬਾਣੀ
ਮੁਖ ਬੋਲਹਿ ਪਰਉਪਕਾਰੇ ।

گوجری محلّہ ۴

پرماتما کے بھگت خود بھی نیک ہوتے ہیں۔اور مُنہ سے کلام بھی ایسا ہی پاکیزہ بولتے ہیں۔کہ جو دُوسروں کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے؛

ਮ੦ ੧ ਵਾਰ ਆਸਾ

ਨਾਨਕ ਫਿੱਕੇ ਬੋਲਿਐ ਤਨ ਮਨ ਫਿੱਕਾ ਹੋਇ।
ਫਿੱਕੋ ਫਿਕਾ ਸੱਦੀਐ, ਫਿੱਕੇ ਫਿਕੀ ਸੋਇ,
ਫਿਕਾ ਦਰਗਹਿ ਸੁਟਿਐ, ਮੁਹ ਥੁੱਕਾ ਫਿੱਕੇ ਪਾਇ।

محلہ ۱۔ وار آسا

اے نانک! تُرش کلامی سے جسم اور دل دونو پھیکے پڑ جاتے ہیں۔جس شخص سے خُشک کلامی کی جاوے گی۔ وہ بھی پھیکا ہی جواب دے گا۔بدزبان آدمی دوزخ میں پھینکا جائے گا۔اور وہاں اُس پر تھُوکا جائیگا۔یعنی اُس پر لعنت پڑے گی؛

ਰਾਮ ਕਲੀ ਓਅੰਕਾਰ, ਮ੦ ੧

ਟੂਟ ਪਰੀਤਿ ਗਈ ਬੁਰਬੋਲ।

رام کلی اونکار۔ محلہ ۱

برا بولنے سے باہمی رشتۂ محبّت ٹوٹ جاتا ہے؛

ਮਾਰੂ ਮ੦ ੧ ਸੋਲਹੇ

ਕਿਸ ਹੀ ਮੰਦਾ ਆਖ ਨਾ,
ਭਲੇ ਸਭ ਖਰਾ ਸਚਿਆਰਾ ਹੇ।

مارو محلہ ۱۔ سولہے

کسی کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔کیونکہ سچ بولنا ہی مُفید ہوتا ہے۔ اور سچ بولنے والا ہی بھلا ہوتا ہے؛

ਸਿਰੀ ਰਾਗ ਮ੦ ੧

ਜਿਤੁ ਬੋਲਿਐ ਪਤ ਪਾਈਐ ਸੋ ਬੋਲਿਆ ਪਰਵਾਣ।
ਫਿਕਾ ਬੋਲ ਵਿਗੁੱਚਣਾ, ਸੁਣ ਮੂਰਖ ਮਨ ਅਜਾਣ॥

سری راگ محلّہ ۱

ایسا بولنا ہی واجب ہوتا ہے۔ کہ جس سے عزّت ملے۔ اَے جاہل دِل کڑوے بول کو تلانجلی دے ؛

ਸੁਖਮਣੀ ਮ੦ ੫

ਸਾਧੂ ਸੰਗ ਹੋਇ ਸਗਲ ਕੀ ਰੇਨ,
ਸਾਧੂ ਕੇ ਸੰਗ ਮਨੋਹਰ ਬੈਨ।

سُکھمنی محلّہ ۵

اچّھے آدمیوں کی صُحبت سے انکساری اُور شیریں زبانی مُیسّر ہوتی ہے ؛

ਸੂਰਜ ਪ੍ਰਕਾਸ਼ (ਰੁਤ ੫ ਅ੦ ੪੫)

ਮਧੁਰ ਕਹੈ ਸਭ ਕੋ ਤ੍ਰਿਪਤਾਵੈ
ਫੀਕਾ ਬੋਲ ਨ ਕਿਸੀ ਦੁਖਾਵੈ।

سُوریہ پرکاش (رُت ۵ - ادھیائے ۴۵)

شیریں کلامی سے سب کو خُوش کرنا چاہیئے - تلخ زبانی سے کسی کے دِل کو نہ دُکھانا چاہیئے ؛

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ط اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ○ (النحل ۱۶/۱۶)

(اَے حضرت) آپ (لوگوں کو) اَپنے رب کی راہ کی طرف دانائی سے اُور اچھّی

نصیحتوں کے ذریعہ بلائیے۔ اور اُن سے اچھے طریقہ سے بحث کیجئے۔ آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون اُس کے رستہ سے گمراہ ہوا ہے۔ اور کون اُس کی ہدائت پر چلتا ہے:

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ (بنی اسرائیل ۶/۱)

آپ میرے بندوں سے کہہ دیجئے۔ کہ ایسی بات کہا کریں۔ کہ جو بہت بھلی ہو۔ لوگوں میں شیطان فساد ڈلوا دیتا ہے۔ واقعی شیطان انسان کا صریح دشمن ہے:

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا .... (البقرہ ۱/۱)

عام لوگوں سے بات چیت خوش اسلوبی سے کرو:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : (الانعام ۱۳/۸)

جن کی یہ لوگ خدا کے علاوہ عبادت کرتے ہیں۔ اُن کو دشنام[1] مت دو:

اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى قَالَ كُفَّ عَلَیْكَ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ[2] یَا مُعَاذُ وَهَلْ یَكُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ قَالَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ : (ترمذی)

نیک اعمال کا ذکر ہو رہا تھا۔ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "کیا میں تمہیں ان سب کے محکم کرنے والی چیز سے نہ آگاہ کردوں؟" مخاطب نے کہا "ہاں حضور فرمائیے"۔ زبان کی طرف اشارہ کرکے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ "اسے قابو میں رکھو"۔ مخاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنی بات چیت کے بدلے بھی پکڑے جائیں گے؟ فرمایا اے معاذ! تیری ماں[2] تجھے روئے۔ لوگوں کو دوزخ میں مُنہ

[1] گالی؛ [2] یہ عربی کا ایک محاورہ ہے؛

اور ناک کے بل اُن کی زبان کے بُرے بول ہی ڈالوائیں گے"۔

فِی رِوَایَۃٍ تَبَسُّمُكَ فِی وَجْهِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَۃٌ ؛

(حدیث)

ایک روائت میں ہے۔ کہ اپنے بھائی سے ہنس کر بولنا صدقہ کے برابر ہے؛

لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِطَعَّانٍ وَّلَا فَاحِشٍ وَّلَا بَذِیْئٍ (الترمذی)

طعن کرنے والا۔ فحش بکنے والا۔ اور بدزبان شخص ایماندار نہیں ہے؛

اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ ؛ (الترمذی)

قیامت کے دن میرے بہت پیارے اور بہت نزدیک بیٹھنے والے وہ لوگ ہونگے جن کے اخلاق اچھے ہونگے لیکن جو لوگ بہت بکواس یا چکنی چپڑی باتیں کرنے والے اور متکبّرانہ اور مبالغہ آمیز گفتگو کرنے والے ہونگے۔ وہ بہت زیادہ قابلِ نفرت اور مجھ سے بہت دُور بیٹھنے والے ہونگے؛

مَا مِنْ شَیْئٍ اَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیْئَ ؛ (ابوداؤد والترمذی)

قیامت کے دن مومن کے اعمال کے ترازو میں کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ وزنی نہ ہوگی بیشک اللہ تعالیٰ بدگو، بدزبان کو بہت بُرا سمجھتا ہے؛

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِیْكَ فَلَا

عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ
وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ (احمد۔ بیہقی)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تُم میں یہ چار خصلتیں مَوجُود ہوں۔ تو مرتے دم تک تُم کو کسی طرح کا اندیشہ نہیں۔ یعنی (۱) امانت کو حفاظت سے رکھنا (۲) زبان سے سچ بولنا (۳) شیریں زبان (خُوش خُلق) ہونا (۴) اور کھانے میں پاکیزگی رکھنا ؛

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ؛ (حدیث)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ یقیناً جنّت میں بالاخانے ہیں جن میں اتنی صفائی اَور لطافت ہے۔ کہ باہر کا حِصّہ اندر سے اَور اندر کا حِصّہ باہر سے دکھائی پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اُنہیں ایسے لوگوں کے لئے تیّار کر رکھا ہے۔ جو کلام میں نرمی کرتے ہیں۔ اَور (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں۔ اَور کثرت سے روزے رکھتے ہیں۔ اَور شب میں جبکہ لوگ سوتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں ؛

قُلْتُ اعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً وَلَا تُحَقِّرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ ؛ (حدیث)

جابر بن سلیم نے کہا "یا رسُول اللہ مجھے کچھ وصیّت کیجئے" فرمایا "کسی کو گالی مت دے" پھر جابر نے کہا "مَیں نے اُس کے بعد آزاد اِنسان یا غُلام یا اُونٹ یا

بکری یا اور کسی کو گالی نہیں دی۔ کسی بھی نیکی کو کم نہ سمجھو۔ اور اگر خندہ روئی کے ساتھ
اپنے بھائی سے کلام کرو۔ تو یہ بھی نیکی میں داخل ہے؛

اِذَا بَعَثَ اَحَدًا فِیْ بَعْضِ اَمْرِہٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا
وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی کام پر (متعین کرکے) بھیجتے۔
تو فرماتے۔ اچھی اچھی باتیں سُنایا کرنا۔ بُری بُری باتیں نہ کیا کرنا۔ اور آسانیاں مہیا کرنا
مشکل میں مت ڈالنا؛

A man shall eat good by the fruit of his mouth. (Proverbs 13-2).

اِنسان اپنی شیریں زبانی کی وجہ سے میٹھا پھل کھائے گا؛

(امثال ۱۳-۲)

Heaviness in the heart of man maketh it stoop; but a good word maketh it glad.

(Proverbs 12-25)

اِنسان کے دِل کا غم اُس کو جُھکا دیتا ہے۔ لیکن میٹھی بات اُس کی خوشنودی کا
باعث بنتی ہے؛ (امثال ۱۲-۲۵)

The wise in heart shall be called prudent and the sweetness of the lips increaseth learning.

Pleasant words are as honey-comb, sweet

to the soul, and health to the bones.
(Proverbs 16/21 & 24)

وُہ جو دِلی عقلمند ہے۔ وُہی دُور اندیش کہلاتا ہے۔ اُور شیریں زبانی سے علم معرفت کی فراوانی ہوتی ہے۔
شیریں کلامی شہد کے چھتّے کی مانند دِل کو لُبھانے والی ہوتی ہے۔ اُور ہڈّیوں کیلئے صحت اُفزا؛ (امثال ۱۶/۲۱-۲۴)

Put away from thee a froward mouth, and perverse lips put far from thee.
(Proverbs 4-24)

مُنہ کے بگاڑنے کی عادت کو دُور پھینک دے۔ اُور بدزبانی کو اپنے پاس سے پرے ہٹا؛ (امثال ۴-۲۴)

A wholesome tongue is a tree of life; but perverseness therein is a breach in the spirit.
(Proverbs 15-4)

میٹھی زبان ایک شجرِ حیات کی مانند ہوتی ہے۔ لیکن اُس کا کڑواپن رُوح کی شکستگی[1] کا باعث بنتا ہے؛ (امثال ۱۵-۴)

Who-so keepeth his mouth and his tongue, keepeth his soul from troubles.
(Proverbs 21-23)

وُہ جو اپنی زبان اُور اپنے مُنہ کو قابُو میں کرتا ہے۔ اپنی جان کو آرام و مُصائب[3] سے بچاتا ہے؛ (امثال ۲۱-۲۳)

[1] زیادتی [2] توڑنا [3] جمع مُصیبت کی؛

Death and life are in the power of the tongue; and they that love it shall eat the fruit thereof. (Proverbs 18-21)

مَوت اَور زِندگی زبان کے تحت ہیں۔ جو اِنسان اِسے عزیز رکھتے ہیں۔ یعنی اِس کا نیک استعمال کرتے ہیں۔ وُہ اُس کا نیک ثمر حاصل کرتے ہیں؛ (امثال ۱۸-۲۱)

He that will love life, and see good days, let him refrain his tongue from evil, and his lips that they speak no guile. (1 Peter 3-10)

جس شخص کو جان پیاری ہے۔ اَور اچّھے دِن دیکھنے کی خُواہش ہے۔ اُسے چاہئیے۔ کہ اپنی زبان کو بدکلامی سے اَور اپنے ہونٹوں کو مکر کی گُفتگو کرنے سے باز رکھّے؛ (۱-پطرس ۳-۱۰)

But I say unto you, that every idle word that men shall speak, they shall give account thereof in the day of judgment.

(St: Matthews 12-36)

اَور مَیں تُم سے کہتا ہُوں۔ کہ جو فضُول اَور بُری بات لوگ کہیں گے۔ جزا کے روز اُس کا حساب اُن کو ضرور دینا پڑیگا؛ (متی ۱۲-۳۶)

نہ کُچھ دے ہے کوئل نہ چھینے ہے کوّا مگر میٹھی آواز کے سب ہیں شیدا

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے

نہیں لگتی کُچھ اِس میں دَولت زیادہ

خدمتِ مخلوق سے خالق راضی ہوتا ہے

आयुर्यज्ञेन कल्पतां, प्राणो यज्ञेन कल्पतां, चक्षुर्यज्ञेन कल्पता ँ श्रोत्रं यज्ञेन कल्पतां वाग्यज्ञेन कल्पतां, मनो यज्ञेन कल्पतामात्मा यज्ञेन कल्पतां, ब्रह्मा यज्ञेन कल्पतां, ज्योतिर्यज्ञेन कल्पता ँ (यजु: १८-२९)

اَے ساری دُنیا کے مالک! آپ کا جو یہ حُکم ہے۔ کہ سب لوگ سب نعمتیں آپ کی نذر کریں۔ اِسی وجہ سے ہم لوگ اپنی عُمر۔ طاقت۔ آنکھیں۔ کان۔ زبان۔ دِل۔ زندگی وید کی تعلیم اَور عالمانہ شان وغیرہ سب نعمتیں آپ کی نذر کرتے ہیں۔ یعنی آپ کی مخلوق کے بھلے کے لئے اِن کو استعمال کرتے ہیں ؛ (یجروید ۱۸۔ ۲۹)

हस्ताभ्यां दश शाखाभ्यां जिह्वा वाचः पुरोगवी ।
अनामयित्नुभ्यां तवा ताभ्यां त्वोप स्पृशामसि ॥
(ऋ० १०-१३७-७)

دس اُنگلیوں والے ہاتھوں سے۔ زبان وکلام سے۔ اَور سب امراض[1] کو دُور کرنے والے اِنہی ہاتھوں سے تمہیں چھُوتے ہیں۔ یعنی تُمہاری خدمت کرتے ہیں۔ گویا ہمارے ہاتھوں کا چھُو لینا ہی مخلوق کی سب بیماریوں کو نشٹ کرنے والا ہو ؛

(رگ وید ۱۰۔ ۱۳۷۔ ۷)

मा त्रसिष्ट: पराङ्मनः (अथर्व ८-१-९)

یہاں پر اُداس اَور غیر دِلچسپ زِندگی مت بسر کرو۔ یعنی حرفِ اپنے

[1] بیماریاں ۔ رفع ؛

لئے ہی نہ جیو ٭ (اتھروید ۸-۱-۹)

यज्ञशिष्टामृत भुजो यान्ति ब्रह्म सनातनम् ।
नायं लोकोऽस्त्ययज्ञस्य कुतोऽन्यः कुरुसत्तम ॥

(भगवद्गीता ४-३१)

جو شخص پہلے پرماتما کے دیگر بندوں کو آرام پہنچا کر پھر خُود آرام لیتا ہے۔ وُہ پرماتما تک رسائی پاتا ہے۔ جو مخلُوق کی خِدمت نہیں کرتا۔ اُس خُود غرض کو اِس دُنیا میں ہی خُوشحالی نصیب نہیں ہو سکتی۔ عاقبت کا تو کہنا ہی کیا ہے ٭

(بھگوت گیتا ۴-۳۱)

इष्टान्भोगान्हि वो देवा दास्यन्तेयज्ञभाविताः ।
तैर्दत्तानप्रदायैभ्यो भुङ्क्ते स्तेन एव सः ॥
यज्ञाशिष्टाशिनः सन्तोमुच्यन्ते सर्वकिल्बिषैः ।
भुञ्जते ते त्वघं पापा ये पचन्त्यात्म कारणात् ॥

(भगवद्गीता ३-१२/१३)

دیوتا (لطیف طبقے کی مخلُوق) تمہارے نیک کاموں سے خُوش ہو کر تمہیں اچھّے اچھّے بھوگ دیں گے۔ جو لوگ اُن بھوگوں کو دُوسروں کو نہ بانٹ کر خُود ہی اُن کا استعمال کرینگے۔ یعنی دیگر اِنسانوں کا خیال نہ رکھینگے۔ وُہ چور ٹھیرینگے۔ کیونکہ اُنہوں نے دُوسروں کا حِصّہ بھی خُود رکھ لیا۔ لیکن اِس کے برعکس جو لوگ مخلُوق کی بھلائی کا خیال رکھتے ہیں۔ یعنی جو سب کا حِصّہ نِکال کر باقی ماندہ آپ کھاتے ہیں۔ وُہی نیک لوگ ہیں۔ اور اُن کے سب گُناہ دُور ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ خُودغرضی کے تنگ دائرہ میں رہ کر خُود ہی پکا کر کھا جاتے ہیں۔ وُہ تو گویا پاپ ہی کھاتے ہیں ٭

(بھگوت گیتا ۳-۱۲/۱۳)

यज्ञार्थात्कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबन्धनः ।
तदर्थं कर्म कौन्तेय मुक्तसङ्गः समाचर ॥
(भगवद्गीता ३-९)

اَے ارجن! جو کام اِس دُنیا میں بِلاغرض[2] نہیں کئے جاتے ہیں۔ وُہ بندھن[1] کا باعث ہوتے ہیں۔ خلق کی خِدمت خالِق کی رضا جوئی کے خیال سے عِوض[3] کی خواہش کو چھوڑ کر انجام دو۔ (بھگوت گیتا ۳-۹)

गतसङ्गस्य मुक्तस्य ज्ञानावस्थितचेतसः ।
यज्ञायाचरतः कर्म समग्रं प्रविलीयते ॥ (भगवद्गीता ४-२३)

جو شخص تعلقات سے آزاد ہے۔ اور جس کا دِل گیان یعنی رُوحانیت میں ٹھیرا ہُوا ہے۔ اور جو صرف خِدمتِ مخلُوق کے لئے ہی کام کرتا ہے۔ اُسے اپنے اعمال کے انجام کا ڈر نہیں رہتا۔ (بھگوت گیتا ۴-۲۳)

योमां पश्यति सर्वत्र सर्वं च मयि पश्यति ।
तस्याहं न प्रणश्यामि स च मे न प्रणश्यति ॥ (भगवद्गीता ६-३०)

جو ساری مخلُوق (کی خدمت) میں مجھ کو اور ساری مخلُوق کو مجھ میں دیکھتا ہے ایسے شخص کو نہ مَیں بھلاتا ہُوں۔ نہ وہ مجھ کو بھلاتا ہے۔ (بھگوت گیتا ۶-۳۰)

सर्वोपकारकरणं शिवस्य आराधनं सम्मतम् । (महाभारत)

خِدمتِ مخلُوق عبادتِ الٰہی کہی گئی ہے۔ (مہابھارت)

चक्षुषा मनसा वाचा कर्मणा च चतुर्विधम् ।
प्रसादयति या लोकान्तं लोकोऽनुप्रसीदति ॥
(महाभारतीयोद्योगपर्व)

[1] قید [2] خوشی [3] بدلہ

جو اِنسان آنکھوں سے، دِل سے۔ زبان سے۔ اُفعال سے یعنی اِن چاروں ذرائع سے مخلُوقات کو خُوش کرتا ہے۔ اُس کو زمانہ راحت پہنچاتا ہے ؛

(مہا بھارت اُدیوگ پرب)

येन केन प्रकारेण यस्य कस्यपि देहिनः ।
संतोषं जनयेत्प्राज्ञस्त देवेश्वर पूजनम् ॥ (धर्मशास्त्र)

ہر طرح سے ہر ذی رُوح یعنی جاندار کو آرام پہنچانا ہی ایشور کی حقیقی عبادت ہے ؛ (دھرم شاستر)

फल भरी नम्र बिटप सब रहे भूमि नियराइ ।
पर उपकारी पुरुष जिमि नवहिं सुसम्पति पाइ ॥
(तुलसी दास)

جس طرح پھل بھری ڈالی ہمیشہ زمین کی طرف جُھکی رہتی ہے۔ اِسی طرح دُوسروں کا بھلا کرنے والا ثروت[1] کے پانے پر بھی مُنکسر[2] ہی رہتا ہے ؛ (تُلسی داس)

पद्माकरं दिनकरो विकचीकरोति चन्द्रो विकासयति कैरवचक्रवालम् ।
नाभ्यर्थितो जलधरोऽपि जलं ददाति सन्तः स्वयं परहितेषु कृताभियोगाः ॥ (भर्तृहरि १-७४)

سُورج خُود بخُود ہی کنول پھُول کو کھِلا دیتا ہے۔ چندر[3]ما آپ ہی اپنی چاندنی کو پھیلا دیتا ہے۔ بادل بغیر مانگے ہی پانی برساتا ہے۔ اِسی طرح نیک اِنسان اپنے آپ ہی بغیر کہے دُوسروں کے بھلے کے لئے کام کرتے ہیں ؛ (بھرتری ہری ۱-۷۴)

अथ ये अकेम् दुग्वाईते ।
बचेहा अत वा मनंहा अस्तोइंब्या वा वरेवइती, वंघाउ
घो चोईशो ईते अस्तिम् तोई बाराई रादेन्ती अहूरहा

[1] مال و زر [2] نرم مزاج [3] چاند

जओषे मज़्दाइआओः ॥ (गाथा ३३-२)

جو آدمی دِل، زبان اَور فعل سے بُرائی کا مُقابلہ کرتے ہیں۔ محنت کرتے ہیں۔ اَور خِدمتِ خلق میں اپنے آپ کو مصرُوف کر دیتے ہیں۔ وُہ اہُورامزدہ یعنی پربھو پرماتما کی آگیا کے مُطابق کام کرتے ہیں۔ اَور اُس کی رضا سے حاصِل کرتے ہیں؛

(گاتھا ۳۳-۲)

ਸਿਰੀ ਰਾਗ ਮ: ੧

ਵਿਚ ਦੁਨੀਆ ਸੇਵ ਕਮਾਈਐ,
ਤਾ ਦਰਗਹਿ ਬੈਸਣ ਪਾਈਐ।

سری راگ محلّہ ۱

اگر دُنیا میں مخلُوق کی خِدمت کروگے۔ تو بارگاہِ عالی میں شرف اَور عزّت پاؤگے

ਗਉੜੀ ਸੁਖਮਨੀ ਮ: ੫

ਮਿਥਿਆ ਤਨ, ਨਹੀ ਪਰਉਪਕਾਰਾ,
ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ਪਰਉਪਕਾਰ ਉਮਾਹਾ।

گوڑی سُکھمنی محلّہ ۵

جو جسم خدمتِ خلق میں نہیں لگتا۔ وُہ نکمّا ہے۔ چشمِ بصیرت رکھنے والے ہمیشہ خِدمتِ خلق کے مُشتاق[1] ہوتے ہیں؛

ਗਉੜੀ ਬਾਵਨ ਅਖਰੀ ਮਹਲਾ ੫

ਟਹਿਲ ਮਹਿਲ ਤਾਕਉ ਮਿਲੈ ਜਾਕਉ ਸਾਧੁ ਕ੍ਰਿਪਾਲੁ,
ਸਾਧੂ ਸੰਗਤ ਤਉ ਬਸੈ ਜਉ ਆਪਨ ਹੋਹਿ ਦਇਆਲ।

گوڑی باون اکھری۔ محلّہ ۵

[1] خواہش مند؛

خِدمتِ مخلُوق اُن اِنسانوں کے حِصّہ میں آسکتی ہے۔ جن پر خُدا کے نیک بندوں کی نظرِ عنایت[1] ہو۔
نیک ہستیوں کی صُحبت تب مُیسّر ہو سکتی ہے۔ جب بھگوان خُود کرپا کریں ؛

ਰਾਮ ਕਲੀ ਮ੦ ੫

ਪਵਉ ਚਰਣਾਤਲ ਊਪਰ ਆਵਹੁ,
ਐਸੀ ਸੇਵ ਕਮਾਵਹੁ,
ਆਪਸ ਤੇ ਊਪਰ ਸਭਿ ਜਾਣਹੁ,
ਤਉ ਦਰਗਹ ਸੁਖ ਪਾਵਹੁ ।

رام کلی محلّہ ۵

اِنکساری اور عجز سے لوگوں کی قدم بوسی کرو۔ اور خدمتِ خلق میں مصرُوف رہو۔ سب اِنسانوں کو اپنے آپ سے بڑھ کر جانو۔ اور اِس طرح سے خالق کی رضا[2] حاصل کرو

ਬਿਲਾਵਲ ਮ੦ ੫

ਹਰਿਗੁਣ ਗਾਵਤ ਪਰਉਪਕਾਰ ਨਿਤ,
ਤਿਸ ਰਸਨਾਂ ਕਾ ਮੋਲ ਕਛੁ ਨਾਹੀਂ

بلاول محلہ ۵

وُہ زبان گراں بہا ہے۔ جو اِیشور کی توصیف اور خدمتِ خلق کی باتیں کہتی ہے۔

ਸ਼ਲੋਕ ਕਬੀਰ

ਜਾ ਘਰ ਸਾਧੂ ਨਾਂ ਸੇਵੀਅਹਿ, ਹਰੀ ਕੀ ਸੇਵਾ ਨਾਹਿੰ
ਤੇ ਘਰ ਮਰਹਟ ਸਾਰਖੇ, ਭੂਤ ਬਸਹਿ ਤਿਨ ਮਾਹਿੰ

شلوک کبیر

جِس گھر میں نیک آدمیوں کی خِدمت نہیں ہوتی۔ اور اِیشور کے نام پر اُس کی مخلُوق کی

[1] عنائت [2] خوشنودی ؛

خِدمت نہیں ہوتی ۔ وُہ گھر قبرستان کی مانند ہوتا ہَے ۔ اَور اُس کے اندر بھُوت[1] رہائش رکھتے ہیں ۔

ਵਾਰ ਭਾਈ ਗੁਰਦਾਸ ੧੪

ਪਰਉਪਕਾਰ ਸਰੱਚ ਭਗਤੀ ਨਿਸ਼ਾਣੀਐ ।

وار بھائی گُورُداس ۔ ۱۴

خِدمتِ مخلوق میں لگنا عبادتِ خالق کی ایک علامت ہَے ۔

ਗੁਰ ਪ੍ਰਤਾਪ ਸੂਰਯ (ਰੁਤ ੩ ਅ੦ ੪੩)

ਮੁਖ ਤੇ ਅਰੁ ਮਨ ਤੇ ਸਦਾ ਲਿਵ ਨਾਮ ਲਗਾਵੇ,
ਹਾਥਨ ਤੇ ਕਰ ਟਹਿਲ ਕੋ ਸਿਖ ਸੰਤ ਰਿਝਾਵੇ
ਸੋ ਮਮ ਪਯਾਰੋ ਅਧਿਕ ਹੈ ਬਸਿ ਰਹੋਂ ਸਦੀਵਾ,
ਕਰਨੀ ਊਚੀ ਨਿਤਕਰਹਿ ਰਾਖਹਿ ਮਨ ਨੀਵਾ ।

گُورپرتاپ سُوریہ (رُت ۳ ۔ ادھیائے ۴۳)

جو اِنسان زبان سے اَور دل سے اپنے مالک کو یاد رکھّے ۔ اَور اَپنے ہاتھوں سے خِدمت کر کے خُدا کے بندوں کو راضی رکھّے ۔ اَیسا اِنسان مجھُ کو پیارا ہوتا ہَے اَور مَیں ہمیشہ اُس کے بس میں ہوتا ہُوں ۔ کیونکہ اُس کی زِندگی اُونچے درجے کی ہوتی ہے اَور دِل میں خاکساری[2] ہوتی ہے ؎

ਗੁਰ ਪ੍ਰਤਾਪ ਸੂਰਯ (ਰੁਤ ੫ ਅ੦ ੪੫)

ਛੁਧਿਤ ਕਿ ਨਗਨ ਬਿਨਾਂ ਧਨ ਕੋਇ,
ਦਿਹੁ ਭੋਜਨ ਛਾਦਨ ਤਿਸ ਜੋਇ,
ਦੇਖ ਦੁਖੀ ਕੋ ਦਯਾ ਉਪਾਵਹੁ
ਯਥਾ ਸ਼ਕਤਿ ਤ੍ਰਿਸ ਕਸ਼ਟ ਮਿਟਾਵਹੁ

[1] ناپاک رُوحیں [2] عاجزی ؎

ਕਰਨ ਦਯਾ ਕੋ ਪੁੰਨ ਘਨੇਰਾ,
ਦਯਾ ਕਰਤ ਸੁਇ ਬਡਹੁ ਬਡੇਰਾ
ਜੋ ਨਰ ਬਡੇ, ਦਯਾ ਉਰ ਧਾਰੇਂ,
ਮਨ ਕੋਮਲ ਤੇ ਕਸ਼ਟ ਨਿਵਾਰੈਂ
ਕਰਹਿੰ ਦੀਂਨ ਕੋ ਸੁਖੀ ਬਿਸਾਲਾ,
ਪਰਮੇਸ਼੍ਵਰ ਹ੍ਵੈ ਤਿਨਹਿੰ ਕ੍ਰਿਪਾਲਾ ।

گُور پرتاپ سُوریہ (رُت ۵ - ادھیائے ۵۹)

کوئی ننگا ہو یا بھُوکا ہو - تو اُس کو کھانا اور کپڑا دینا چاہئیے - دُکھی کو دیکھ کر دِل میں رحم کرنا چاہئیے - اور حتّی المقدُور اُس کے دُکھ کو دُور کرنا چاہئیے - رحم کرنے سے بڑا ثواب ہوتا ہے - رحم کرنے سے اِنسان کا درجہ اُونچا ہوتا ہے - جو صاحبِ اِقبال اِنسان دِل میں رحم کو جگہ دیتے ہیں - اور رحم دِلی سے دُوسروں کے دُکھ دُور کرتے ہیں - اور غریب اِنسان کو آرام پہنچاتے ہیں - پرمیشور اُن کو اپنی نعمتیں بخشتا ہے ؞

ਗੁਰਵਿਲਾਸ (ਪਾ੦ ੬ ਅ੦ ੧੧)
ਸਿਖ ਤ੍ਰਿਪਤਿ ਤੇ ਮੈਂ ਤ੍ਰਿਪਤਾਯੋ.
ਸਿਖ ਮੇਂ ਮੇਰੋ ਰੂਪ ਸਮਾਯੋ ।

گورو وِلاس (پادشاہی ۶ - ادھیائے ۱۱)

میرے بندے کو خُوش کرنے سے مَیں خُوش ہو جاتا ہُوں - کیُونکہ میرے بندے میں میرا ہی نُور چمکتا ہے ؞

ਤਨਖਾਹ ਨਾਮਾ
ਖ਼ਲਕ ਖ਼ਾਲਿਕ ਕੀ ਜਾਨਕੇ ਖ਼ਲਕ ਦੁਖਾਵੈ ਨਾਂਹਿ,
ਖ਼ਲਕ ਦੁਖੈ ਜੋ ਨੰਦ ਜੀ ਖ਼ਾਲਿਕ ਕੋਪੈ ਤਾਂਹਿ ।

(تنخواہ نامہ)

اِنسانوں کو خالِق کی مخلُوق سمجھ کر تکلیف نہ دیوے۔ اَے نند لعل! اگر خالِق کی خلقت کو دُکھایا جاوے۔ تو خالِق ناراض ہو جاتا ہے؛

ਪ੍ਰੇਮ ਸੁਮਾਰਗ ।

ਜੇ ਕੋਈ ਭੁੱਖਾ ਨੰਗਾ ਅਰੁ ਅਰਥੀ ਹੋਵੈ ਤਾਂ ਅਪਣੀ ਵੰਡ ਵਿਚੋਂ ਜੋ ਕਿਛ ਸਾਹਿਬ ਬਖ਼ਸ਼ਿਆ ਹੋਵੈ ਸੋ ਵੰਡ ਖਾਏ, ਵੰਡ ਪਹਿਨੇ, ਜੋ ਕੁਛ ਕੰਮ ਕਿਸੀ ਕਾ ਜਾਂਣੇ ਜੋ ਮੁਝ ਤੇ ਗੁਰੂ ਕੀ ਕਿਰਪਾ ਤੇ ਹੋਵੈ, ਤਾਂ ਢਿੱਲ ਨ ਕਰੇ, ਅਪਣਾ ਕੰਮ ਛੱਡ ਕੇ ਉਸ ਪ੍ਰਾਣੀ ਦੇ ਕੰਮ ਨੋ ਉਠ ਖੜਾ ਹੋਵੈ, ਗੁਰੂ ਕਾ ਰੀਝਾਉਣਾ ਇਸੀ ਮੇਂ ਹੈ ।

پریم سمارگ

جو کوئی بھُوکا ننگا یا غرض مند ہو۔ تو اِنسان کو واجب ہے کہ مالک کے بخشے ہوئے خزانے میں سے اُن ضرورتمندوں کے ساتھ بانٹ کر کھائے۔ جو بھگوان کی دیا سے کِسی اَور کا کام کرنے کے لائِق اپنے آپ کو سمجھے تو اُس کام کو ضرور کر دیوے سُستی نہ کرے۔ اپنا کام چھوڑ کر بھی اُس کے کام کے لِئے جاوے مالِک کی خوشنودی اِسی طریقے سے حاصِل ہو سکتی ہے؛

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى
عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُو
بُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ

فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (التوبہ ۵/۵-۶)

(اَے حضرت) جو لوگ سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں۔ اُور اُن کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ سو اُن کو آپ ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سُنا دیجئے۔ جو کہ اُس روز واقع ہوگی۔ کہ جب اُن کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائیگا۔ پھر اُن سکّوں سے اُن لوگوں کی پیشانیوں اُور اُن کی پسلیوں اُور اُن کی پُشتوں[۱] پر داغ دیا جائے گا۔ اُور کہا جائے گا۔ کہ یہ وُہ چیز ہے۔ کہ جس کو تُم نے اپنے واسطے جمع کر رکھّا تھا۔ پس اَب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھّو۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ (الدّھر ۱/۸-۹)

ہم تُم کو محض خُدا کی رضا جوئی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ نہ ہم تُم سے بدلہ چاہتے ہیں۔ نہ شُکریہ۔ کیونکہ ہم اپنے ربّ کی طرف سے ایک سخت اُور تلخ دن کا اندیشہ[۲] رکھتے ہیں۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ (البقر ۲۶/۵)

(اَے حضرت) لوگ آپ سے پُوچھتے ہیں۔ کہ کیا چیز خرچ کریں۔ آپ فرما دیجئے۔ کہ جو کچھ مال تُم کو صرف کرنا ہو۔ اُس میں حق ہے۔ ماں باپ کا۔ قرابت داروں[۳] کا۔ یتیم بچّوں کا اُور محتاجوں اُور مُسافروں کا۔ اُور جو کوئی بھی نیکی کا کام کروگے۔ اللہ تعالےٰ کو اُس کی خُوب خبر ہے۔

۱ پیٹھوں ۲ خوف ۳ رشتہ داروں

يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ
فَلَمْ تَعُدْنِيْ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا
مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اِنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ
لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ ۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ
تُطْعِمْنِيْ ۔ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ۔ قَالَ اِنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اِسْتَطْعَمَكَ فَلَمْ
تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اِنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ
ذٰلِكَ عِنْدِيْ ۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ
تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا اِسْتَسْقَاكَ فَلَمْ
تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ
عِنْدِيْ ۔ (مسلم)

قیامت کے دِن اللہ تعالےٰ فرمائیگا "اے ابنِ آدم[1]! مَیں بیمار ہُوا۔ تُو نے میری خبر نہ لی" وہ کہیگا "اے خُدائے عزّ وجل۔ مُجھ میں تیری خبر لینے کی کیا طاقت تھی۔ تُو تو سارے جہانوں کا مالک ہے" خُدا فرمائیگا "تُجھے معلُوم نہیں ہُوا تھا۔ کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا۔ اور تُو اُس کے پاس نہیں گیا۔ کیا تُجھے یہ معلُوم نہیں تھا۔ کہ اگر تُو اُس کے پاس جاتا۔ تو مُجھے وہاں موجود پاتا" اے ابنِ آدم! مَیں نے تُجھ سے کھانا مانگا تھا۔ اور تُو نے نہ دیا۔ وہ کہیگا "اے خُدا! مَیں تُجھے کس طرح کھانا دے سکتا تھا۔ تُو تو سارے جہانوں کا خُداوند ہے۔ خُدا فرمائیگا "میرے فلاں بندے نے تُجھ سے کھانا مانگا مگر تُو نے نہ دیا۔ کیا تُجھے معلُوم نہ تھا۔ کہ اگر تُو اُسے کھانا دیتا۔ تو مُجھ کو اُس کے پاس

[1] آدم کے بیٹے

پاتا۔ اَے اِبنِ آدم! مَیں نے تجھ سے پانی مانگا تھا۔ تُو نے نہ دیا۔" وہ کہیگا "اَے میرے خُدا! تجھے پانی پلانے کا مجھ کو کیا مقدور[1] تھا۔ کیونکہ تُو تو خُود ہر ایک چیز کا مالک ہے" خُدا کہے گا "میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا۔ اَور تُو نے نہ دیا۔ اگر تو اُسے پانی پلاتا۔ تو مجھے اُس کے پاس مُوجُود پاتا"۔

لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ (مُسلم۔ بخاری۔ ترمذی)

جو شخص بندوں پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ بھی اُس پر رحم نہیں کرتا۔

اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ اَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا مَنْ يَّتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهٖ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوا الرِّكَابَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔ (مُسلم۔ ترمذی۔ نسائی)

انس رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ ہم میں سے روزہ دار بھی تھے۔ اَور بے روزہ بھی۔ ایک دِن جب کہ بہت گرمی تھی۔ ہم منزل پر پہنچے۔ اکثر لوگوں نے جن کے پاس چادریں تھیں۔ اُپنے اُوپر سایہ کر رکھّا تھا۔ بعض نے دھوپ سے بچنے کے لئے سروں پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ روزہ دار تو بیٹھ گئے۔ لیکن بے روزہ کھڑے ہو گئے۔ اَور اُنہوں نے خیمے وغیرہ لگا دِئے اَور سواری کے جانوروں کو پانی پلا دیا۔ رسُول اللہ نے فرمایا۔ کہ آج کے دِن ثواب میں بے روزہ بازی لے گئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

[1] طاقت

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اِشْتَدَّ عَلَیْہِ الْعَطْشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْھَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا الْکَلْبُ یَلْھَثُ یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطْشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ ھٰذَا الْکَلْبُ مِنَ الْعَطْشِ مِثْلَ الَّذِیْ کَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّہٗ مَاءً ثُمَّ اَمْسَکَہٗ بِفِیْہِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْکَلْبَ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لَنَا فِی الْبَھَائِمِ اَجْرًا فَقَالَ فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ۔ (صحیحین)

حضرت ابُوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک شخص منزل قطع کر رہا تھا۔ راستہ میں اُس کو پیاس لگی۔ ایک کوُئیں میں اُترا اور پانی پیا۔ جب کوُئیں سے نکلا۔ تو ایک کُتّا دیکھا۔ جو پیاس سے بے چین تھا۔ اُس نے کہا۔ جس طرح مَیں پیاس سے تڑپ رہا تھا۔ اُسی طرح یہ کُتّا بھی پیاس سے تڑپ رہا ہے۔ یہ کہہ کر اپنا موزہ پَیر سے نکالا۔ اور کوئیں میں اُتر کر پانی سے بھر کر اُس کا سرا مُنہ سے پکڑ کر باہر لے آیا۔ اور کُتّے کو پانی پلایا۔ خُدا کو یہ بات بُہت پسند آئی۔ اور صرف اِسی وجہ سے خُدا نے اُس کو بخش دیا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ ”کیا جانوروں کی خدمت کرنے میں بھی ہم ثواب کے مستحق ہوتے ہیں؟“ آپؐ نے فرمایا۔ ”ہر جاندار کی خدمت کرنے میں ثواب ملتا ہے۔“

فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رضؓ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رضؓ اَنَا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ رَجُلٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (مُسلم)

رسُولِ کریم صلعم نے فرمایا۔ کہ آج تُم میں سے مسکین کو کھانا کس نے کھلایا ہے؟ ابُوبکر رضؓ نے کہا ”یا رسُول اللہ صلعم! میں نے (کھلایا ہے) پھر فرمایا ”آج تُم میں سے مریض کی بیمار پُرسی کس نے کی ہے؟ ابُوبکرؓ نے عرض کیا یا حضرت! میں نے“ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جس شخص میں یہ (خوبیاں ایک ہی دن میں) جمع ہوں۔ وہ لازمی طور پر جنّت میں داخل ہوگا۔

مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ ۔ (مُسلم و تِرمذی)

جس شخص نے بیمار کی خبر پُرسی کی۔ وہ اپنی واپسی تک گویا بہشت کے میوے چُنتا رہا۔

مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا (الترمذی)

جس شخص نے بیمار کی خبر پُرسی کی۔ یا اپنے بھائی سے خُدا (کی رضاجوئی) کے لئے مُلاقات کی۔ تو مُنادی کرنے والا پکارتا ہے۔ کہ (اَے شخص!) تُو پاک ہوگیا۔ اور تیرا چلنا پاک ہوگیا۔ اور تُو نے جنّت میں (اپنا) گھر بنالیا۔

But whose hath this world's goods, and seeth his brother has need, and shutted up his bowels of compassion from him, how dwelleth the love of God in him.

(I John 3-17)

لیکن جس کسی کے پاس دُنیا کا مال ہو۔ اور وہ اپنے کسی بھائی کو محتاج دیکھے اور اُس کی امداد سے مٹھی بند رکھے۔ تو خُدا کی محبت اُس میں کیونکر قائم رہ سکتی ہے
(۱۔یوحنا۔۳۔۱۷)

42. For I was an hungred, and ye gave me no meat: I was thirsty, and ye gave me no drink.

43. I was a stranger, and ye took me not in; naked, and ye clothed me not: sick, and in prison, and ye visited me not.

44. Then shall they also answer him, saying, Lord, when saw we thee an hungred, or athirst, or a stranger, or naked, or sick or in prison and did not minister unto thee.

45. Then shall he answer them, saying, Verily I say unto you, In as much as ye did it not to one of the least of these, ye did it not to me.

46. And these shall go away into everlasting punishment: but the righteous into life eternal.

(Matthews 25)

۴۲۔ حالانکہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تم

نے مجھے پانی نہ پلایا ؛

۴۳۔ مَیں پردیسی تھا۔ تُم نے مجھے گھر میں جگہ نہ دی۔ مَیں ننگا تھا۔ تُم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ مَیں بیمار اَور قَیدی تھا۔ تُم نے میری خبر نہ لی ؛

۴۴۔ تب لوگ جواب میں کہیں گے۔ ہم نے کب تجھے بھُوکا، پیاسا یا پردیسی۔ یا ننگا یا بیمار یا قَید میں دیکھ کر تیری خِدمت نہ کی ؟

۴۵۔ اُس وقت وُہ اُن سے جواب میں کہیگا۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں۔ چُونکہ تُم نے اِن سب چھوٹے اِنسانوں میں سے کِسی کے ساتھ اَیسا سلُوک نہ کیا۔ اِس لئے میرے ساتھ نہ کیا ؛

۴۶۔ اَور یہ لوگ دائمی[1] سزا پائیں گے۔ لیکن نیک دِل اِنسان دائمی زِندگی حاصل کرینگے ؛ (متی ۲۵)

He answerth and saith unto them, He that hath two coats, let him impart to him that hath none, and he that hath meat, let him do likewise. (St: Luke 3-11)

وُہ جواب دیتا ہَے۔ اَور اُن سے کہتا ہَے۔ کہ جِس کے پاس دو کُرتے ہوں۔ وُہ اُن میں سے ایک اَیسے شخص کو دے دیوے۔ جِس کے پاس کوئی نہ ہو۔ اَور جِس کے پاس کھانا ہو۔ وُہ بھی اَیسا ہی کرے ؛ (لوقا ۳-۱۱)

[1] ہمیشہ کی۔ ابدی۔

بھگوان کس کو چاہتے ہیں!

ना नानं वा उ नो धियो वि व्रतानि जनानाम् ।
तक्षा रिष्टं रुतं भिषग् ब्रह्मा सुन्वन्तमिच्छतीन्द्रायेन्दो परिस्रव ॥
(ऋ० ९-११२-१)

ہماری بدّھیاں (عقل وفہم) جُدا جُدا ہیں۔ ہمارے خیالات مختلف ہیں۔ اور ہمارے طریقِ کار بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بڑھئی لکڑی کے کام میں مشّاق ہے۔ وَید۔ حکیم مریضوں کا دھیان کرتے ہیں لیکن یہ اختلافات بھگوان کی نظر میں بے معنی ہیں کیونکہ وُہ توزندگی کو نیک طور پر سرانجام دینے والے کو چاہتا ہے۔ اَے راحتِ مجسّم پرماتما! ہماری رُوحانی زندگی کو اُبھارو۔ (رِگ وید ۹-۱۱۲-۱)

अद्वेष्टा सर्वभूतानां मैत्रः करुण एव च ।
निर्ममो निरहंकारः समदुःख सुखः क्षमी ॥
(भगवद्गीता १२-१३)

جو سالک[۱] کسی بھی ذی[۲] رُوح سے غیریّت نہیں دکھاتا۔ ہر ایک سے دوستی رکھتا ہے غریبوں پر رحم کرتا ہے۔ مَن دمائی سے الگ اور غرور سے مبّرا ہے۔ نیز دُکھ سُکھ کو ایک جیسا جانتا ہے اور دُوسرے کے کئے ہُوئے جور و ستم[۳] کو درگذر کرتا ہے (وُہی مجھ کو پیارا ہے) (بھگوت گیتا ۱۲-۱۳)

यस्मान्नोद्विजते लोको लोकान्नोद्विजते च यः ।
हर्षामर्षभयोद्वेगैर्मुक्तो यः स च मे प्रियः ॥
(भगवद्गीता १२-१५)

۱ طالبِ خدا ۲ جاندار ۳ زیادتی وظلم۔

مَیں اُس بھگت سے پیار کرتا ہُوں۔ جو کسی کو آزاد[1] نہ پُہنچائے۔ اور خُود ستایا جاکر بھی تکلیف نہ مانے۔ جو بے جا طور پر خُوشی نہ کرے۔ اور نہ حسد کرے۔ اور نڈر رہے ؛
(بھگوت گیتا ۱۲-۱۵)

यो न हृष्यति न द्वेष्टि न शोचति न काङ्क्षति ।
शुभाशुभ परित्यागी भक्तिमान्यः स मे प्रियः ॥
(भगवद्गीता १२-१७)

جو اپنی پسند کی چیز پاکر خُوش نہ ہو۔ ناپسند چیز ملنے سے ناراض نہ ہو۔ نہ کسی بات کی فکر کرے۔ نہ کوئی خواہش رکھے۔ اور اچّھے بُرے کے خیال سے بالاتر ہو کر مجھ میں دِل لگائے۔ اُسی کو میرا عزیز جانو ؛ (بھگوت گیتا۔ ۱۲-۱۷)

समः शत्रौ च मित्रे च तथा मानापमानयोः ।
शीतोष्णसुख दुःखेषु समः सङ्गविवर्जितः ॥
(भगवद्गीता १२-१८)

جو دوست اور دُشمن کو یکساں پیار کرتا ہے۔ جو تعریف اور مذمت[2] کو یکساں سمجھنے والا ہے۔ سُکھ دُکھ اور گرم و سرد جس کو ایک جیسے ہیں۔ اور کسی شئے سے جس کو لگاؤ نہیں ہے۔ (وُہی مجھے پیارا ہے)

मत्कर्म कृन्मत्परमो मद्भक्तः सङ्गवर्जितः ।
निर्वैरः सर्व भूतेषु यः स मामेति पाण्डव ॥
(भगवद्गीता ११-५५)

جو اِنسان سب کام میری رضا جوئی کے لئے کرتا ہے۔ مجھ کو ہی اپنی پناہ مانتا ہے۔ میری عبادت کرتا ہے۔ دُنیا کے جال میں نہیں پھنستا۔ کسی بھی ہستی سے عناد[3] نہیں رکھتا۔ وُہی مجھ کو پاتا ہے ؛ (بھگوت گیتا ۱۱-۵۵)

[1] تکلیف [2] بُرائی [3] دشمنی

ਆਸਾ ਮ੦ ੫

ਕਾਮ ਕ੍ਰੋਧ ਲੋਭ ਮੋਹ ਮਿਟਾਵੇ,
ਛੁਟਕੇ ਦੁਰਮਤਿ ਅਪਣੀ ਧਾਰੀ,
ਹੋਇ ਨਿਮਾਣੀ ਸੇਵ ਕਮਾਵਹਿ,
ਤਾ ਪ੍ਰੀਤਮ ਹੋਵਹਿ ਮਨ ਪਿਆਰੀ,
ਸੁਣ ਸੁੰਦਰਿ, ਸਾਧੂ ਬਚਨ ਉਧਾਰੀ,
ਦੂਖ ਭੂਖ ਮਿਟੈ ਤੇਰੋ ਸਹਿਸਾ,
ਸੁਖ ਪਾਵਹਿ ਤੂੰ ਸੁਖਮਨਨਾਰੀ,
ਚਰਣਪਖਾਰ ਕਰਉ ਗੁਰੁ ਸੇਵਾ,
ਆਤਮ ਸੁਧ ਬਿਖਤਿਆਸ ਨਿਵਾਰੀ,
ਦਾਸ਼ਨ ਕੀ ਹੋਇ ਦਾਸ ਦਾਸਰੀ,
ਤਾ ਪਾਵਹਿ ਸੋਭਾ ਹਰਿਦੁਆਰੀ,
ਇਹੀ ਆਚਾਰ ਇਹੀ ਬਿਉਹਾਰਾ,
ਆਗਿਆਮਾਨ ਭਗਤਿ ਹੋਇ ਤੁਮਾਰੀ,
ਜੋ ਇਹੁ ਮੰਤਰ ਕਮਾਵੈ ਨਾਨਕ,
ਸੋ ਭਉਜਲ ਪਾਰਉਤਾਰੀ ।

آسا محلّہ ۵

اپنے مالک کا پیارا تُو تب ہو سکتا ہے۔ کہ پہلے اپنی خواہشات اور جذبات غُصّہ، طمع اور لگاوٹ کو دُور کرے۔ اور اپنی بدخیالی کو رفع کرے۔ نیز عجز و انکساری کے ساتھ خدمتِ خلق میں مشغول ہو۔ اے پیارے! یہی شعارِ زندگی[1] تجھے اُونچا کر سکتا ہے۔ اور اِسی سے تیری سب تکالیف اور تیرے شُبہات دُور ہونگے۔ اور تُجھ کو من

[1] طریقہ،

مانا آرام نصیب ہو گا۔ بزرگوں کے پاؤں کو دھو اور اُن کی خدمت کر۔ تو تیری بدیاں دُور ہوں گی۔ اور تُو بیداری پائے گا۔ تُو مالک کے بندوں کا بندہ ہو جا۔ تب تُو بارگاہِ[1] الٰہی میں داخل ہو سکیگا۔ یہی طریقہ ہے۔ یہی شعار ہے۔ اِسی کے مُطابق چلنا حقیقی عبادت ہے۔ جو اِس اُصول پر کاربند ہوتا ہے۔ اَے نانک! وُہ اِس دُنیا سے پار ہو جاتا ہے

ਸੂਹੀ ਮ੦ ੫

ਧਨ ਸੋਹਾਗਨਿ ਜੋ ਪ੍ਰਭੁ ਜਾਨੈ,
ਮਾਨੈ ਹੁਕਮ, ਤਜੈ ਅਭਿਮਾਨੈ,
ਪ੍ਰਿਆ ਸਿਉ ਰਾਤੀ ਰਲੀਆ ਮਾਨੈ,
ਸੁਨ ਸਖੀਏ ! ਪ੍ਰਭੁ ਮਿਲਣ ਨਿਸਾਨੀ,
ਮਨ ਤਨ ਅਰਪ, ਤਜ ਲਾਜ ਲੋਕਾਨੀ,
ਸਖੀ ਸਹੇਲੀ ਕਉ ਸਮਝਾਵੈ,
ਸੋਈ ਕਮਾਵੈ ਜੋ ਪ੍ਰਭੁ ਭਾਵੈ,
ਸਾ ਸੋਹਾਗਣਿ ਅੰਕ ਸਮਾਵੈ,
ਗਰਬ ਗਹੇਲੀ ਮਹਿਲ ਨ ਪਾਵੈ,
ਫਿਰ ਪਛਤਾਵੈ ਜਬ ਰੈਣ ਬਿਹਾਵੈ ।

شوہی محلہ ۵

وُہ خُدا کے بندے قابلِ تحسین[2] ہیں۔ جو اپنے مالک کو پہچانتے ہیں۔ اپنی خُودی کو ترک کر کے اُس کے حکم کو بجا لاتے ہیں۔ تب وُہ اپنے مالک کی گود میں کھیلتے ہیں اَے پیارے! مَیں تجھ کو اپنے مالک سے مِلنے کے طریقے بتاتا ہوں۔ اپنے دِل اور جسم کو مالک کے حوالے کر دے۔ اور لوگوں کی ظاہرا شرم کی پرواہ نہ کر۔ اپنے مُتعلقین کو بھی یہی ہدایت کر۔ اور رضا اور تسلیم پر کاربند ہو۔ تب تُو اپنے مالک کا پیارا ہو گا

[1] دربار [2] تعریف

اگر تُو خُودی میں مخمُور[۱] رہے گا۔ تو منزل پر نہیں پہنچے گا۔ اور وقت کے نِکل جانے پر تجھے پچھتانا پڑیگا؀

ਸੂਹੀ ਮ: ੧ ਛੰਤ
ਸਤ ਸੰਤੋਖ ਸਦਾ ਸਚ ਪਲੈ,
ਸਚ ਬੋਲੈ ਪਿਰ ਭਾਇ,
ਨਾਨਕ ਵਿਛੁੜ ਨਾ ਦੁਖ ਪਾਏ,
ਗੁਰਮਤਿ ਅੰਕ ਸਮਾਏ

سُوہی محلّہ پہلا چھنت

اُس مالک کا وُہی پیارا ہو سکتا ہے۔ جو صداقت[۲] اور قناعت کو اپنا شعار بنا کر ہمیشہ راستباز رہتا ہے۔ اور راست گفتاری[۳] سے کام لیتا ہے۔ ایسا نیک اِنسان اپنے مالِک سے بچھڑ کر کبھی رنج نہیں پاتا۔ بلکہ اُس کے ساتھ وابستہ[۴] رہتا ہے؀

ਬਿਲਾਵਲ, ਰਵਦਾਸ
ਬ੍ਰਹਮਨ ਬੈਸ਼ ਸ਼ੂਦ ਅਰੁ ਖਤ੍ਰੀ,
ਡੋਮ ਚੰਡਾਲ ਮਲੇਛ ਮਨਸੋਇ,
ਹੋਇ ਪੁਨੀਤ ਭਗਵੰਤ ਭਜਨ ਤੇ,
ਆਪ ਤਾਰ ਤਾਰੇ ਕੁਲ ਦੋਇ।

بلاول رو داس

برہمن۔ وَیش۔ شُودر۔ کھتری۔ ڈُوم۔ چنڈال اور ملیچھ اِنسان ایک سے ہی ہوتے ہیں۔ پرماتما کی بھگتی سے وُہ پوتر ہو کر اُس کے پیارے ہو جاتے ہیں ایسے اِنسان خُود فلاح[۵] پاتے ہیں۔ اور والدین کے خاندانوں کے نام کو بھی اُونچا کرتے ہیں؀

[۱] غرق [۲] سچائی [۳] سچ بولنا [۴] ملا ہوا [۵] بہبودی؀

ਬਿਲਾਵਲ ਮਹਲਾ ੫

ਸਤ ਸੰਤੋਖ ਦਇਆ ਧਰਮ ਸੀਗਾਰ ਬਨਾਵਉ,
ਸਫਲ ਸੁਹਾਗਣਿ, ਨਾਨਕ ! ਅਪਨੇ ਪ੍ਰਭੁ ਭਾਵਉ ।

بلاول محلّہ ۵

اگر اَپنے مالک کے پیارے بننا چاہتے ہو۔ تو اَے نانک ! صداقت، قناعت
رحم اَور ایمان کا بناؤ سنگار کرو۔ سالکوںؔ کے لئے یہی اَوصاف مُفید ہو سکتے ہیں ؛

ਆਸਾ, ਧੰਨਾ

ਗੋਬਿੰਦ ਗੋਬਿੰਦ ਗੋਬਿੰਦ ਸੰਗ ਨਾਮਦੇਉ ਮਨ ਲੀਣਾ,
ਆਢ ਦਾਮ ਕੋ ਛੀਪਰੋ ਹੋਇਓ ਲਾਖੀਣਾ ।
ਬੁਨਨਾ ਤਨਨਾ ਤਿਆਗਕੇ ਪ੍ਰੀਤਿ ਚਰਨ ਕਬੀਰਾ,
ਨੀਚਕੁਲਾ ਜੋਲਾਹਰਾ ਭਇਓ ਗੁਨੀਯਗਹੀਰਾ ।
ਰਵਦਾਸ ਢੁਵੰਤਾ ਢੋਰ ਨਿਤ ਤਿਨ ਤਿਆਗੀ ਮਾਇਆ
ਪਰਗਟ ਹੋਆ ਸਾਧੁਸੰਗ ਹਰਿ ਦਰਸ਼ਨ ਪਾਇਆ ।
ਸੈਨ ਨਾਈ ਬੁਤਕਾਰੀਆ, ਓਹ ਘਰ ਘਰ ਸੁਨਿਆ,
ਹਿਰਦੇ ਵਸਿਆਪਾਰ ਬ੍ਰਹਮ ਭਗਤਾਂ ਮਹਿ ਗਨਿਆ,
ਇਹਬਿਧਿ ਸੁਨਕੇ ਜਾਟਰੋ ਉਠ ਭਗਤੀ ਲਾਗਾ,
ਮਿਲੇ ਪ੍ਰਤਖ ਗੁਸਾਂਈਆ ਧੰਨਾ ਵਡਭਾਗਾ ।

آسا دھنّا

کوڑی کے مول والا نامدیو للاری گوبند نام کے ساتھ من لگانے سے لاکھوں
روپے کا ہوگیا۔ کبیرؔ جولاہا بُننے تننے کے کام کی پرواہ نہ کرتا ہُوا اَپنے مالک کے
چرنوں سے پریت لگا کر قیمتی ہیرا ہوگیا۔ رودؔاس چمار مرے ہُوئے جانوروں کو روز

سلہ طالب خُدا،

اُٹھانے والے نے مایا[1] کو تیاگ[2] دیا۔ اَور سادھوسنگ[3] سے دیدارِ حق حاصل کیا۔ سَین نائی جو کہ لوگوں کا کمین تھا۔ اُس کے دِل میں پربھو نے جگہ پائی۔ اَور اُس کی گنتی بھگتوں میں ہُوئی۔ یہ سب کو معلوم ہے۔ خُوش قِسمت دھنّا جاٹ یہ سب کچھ سُن کر عبادت میں مشغول ہُوا۔ اَور اُس کو مالک نے اپنایا اَور درشن[4] دیئے ؛

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ ۛ وَ اَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (البقرۃ ۲۴)

اَور تُم لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرو۔ اَور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو۔ اَور نیک کام کیا کرو۔ بلا شُبہ اللہ تعالےٰ نکو کاروں کو پسند کرتے ہیں۔

وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ (آلِ عمران ۸/۵)

اللہ تعالےٰ مُتّقیوں[5] کو محبوب رکھتے ہیں ؛

وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ (المائدہ ۹/۸)

اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ؛

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ (الممتحنۃ ۲/۲)

یقیناً اللہ تعالےٰ اِنصاف کا برتاؤ کرنے والوں سے مُحبّت رکھتے ہیں ؛

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

اَیسے لوگ جو کہ فراغت اَور تنگی میں خرچ کرتے ہیں۔ غُصّہ کے ضبط[6] کرنے والے اَور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اَیسے نکوکار لوگوں

[1] دُنیا [2] ترک [3] صحبتِ عارفاں [4] دیدار [5] پرہیزگاروں [6] ...

کو چاہتے ہیں؛

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَفَضْلٍ لا وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْہِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝ (النساء ۲۴/۵)

جو لوگ اللہ پر ایمان لائے۔ اور اُنہوں نے اللہ کو مضبوطی سے پکڑا۔ سو ایسوں کو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کریں گے۔ اور اپنے تک (تک پہنچنے کا) اُن کو سیدھا راستہ بتلائیں گے؛

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ (النساء ۶/۳)

بے شک اللہ تعالےٰ ایسے اشخاص سے محبّت نہیں رکھتے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ اور شیخی کی باتیں کرتے ہیں؛

لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰکُمْ ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ (الحدید ۳/۴)

تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے۔ تم اُس پر رنج نہ کرو۔ اور جو چیز تم کو عطا ہوئی ہے۔ اُس پر اِتراؤ نہیں۔ اللہ تعالےٰ کسی اِترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں فرماتے؛

بَلٰی ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ص (البقر ۱۳/۹)

ہاں جو کوئی شخص بھی اپنا رُخ اللہ تعالےٰ کی طرف جھکا دے۔ اور مخلص[2] بھی ہو۔ تو ایسے شخص کو اُس کا عِوض پروردگار کے پاس پہنچ کر ملے گا؛

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ

[1] گھمنڈ کرنا [2] نیک دل

بِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ۔ (صحیحین)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روائت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ خُود نرم دِل ہے (اور) ہر کام میں وُہ نرمی اور مہربانی کو دیکھنا پسند کرتا ہے؛

To do good and to communicate forget not: for with such sacrifices God is well pleased. (Hebrews 13-16)

بھلائی اور سخاوت کرنا نہ بھولو۔کیونکہ خُدا تعالےٰ ایسی قُربانیوں سے خُوش ہوتا ہے؛ (ابرانیوں ۱۳-۱۶)

26. The thoughts of the wicked are an abomination to the Lord: but the words of the pure are pleasant words.

27. He that is greedy of grain troubleth his own house; but he that hateth gifts shall live.

28. The heart of the righteous studieth to answer: but the mouth of the wicked poureth out evil things.

29. The Lord is far from the wicked: but

he heareth the prayer of the righteous
(Proverbs 15)

۲۶ - شریر انسانوں کے بدخیالات سے خُدا کو نفرت ہے۔ لیکن پاک لوگوں کا کلام راحت[1] افزا ہوتا ہے ؏

۲۷ - جو شخص حرص یعنی حرام کے مال سے خُوش ہوتا ہے۔ وُہ اُپنے گھرانے کو مُصیبت میں ڈالتا ہے لیکن جو مُفت خوری سے نفرت رکھتا ہے۔ زندگی اُسی کی ہے۔

۲۸ - نیک دِل اِنسانوں کا دِل جواب دینے سے پیشتر غور کرتا ہے۔ لیکن بدوں کا مُنہ بُری باتیں اُگلتا ہے ؏

۲۹ - خُداوند شریر النفس اِنسان سے دُور رہتا ہے۔ اُور نیک اِنسانوں کی دُعا کو سُنتا ہے ؏ (امثال ۱۵)

نظم

جسکو نہیں دُشمنی کسی سے یہاں | جو دوست ہی سب کا رحمدل ہی انساں
جو بے من و مائی ہے تحمّل والا | جسکو سُکھ اُور دُکھ ہیں دونو یکساں
صابر جو سدا ہے اُور ریاضت میں لگا | ضابط ہے جو جسکا ہے عقیدہ پکّا
جسکا دِل اُور عقل ہیں رَبّ میں لگے | ہے وُہی بھگت رَبّ کا از بس پیارا
آزار جہاں جس سے نہیں کُچھ پاتا | اُور خُود بھی جہاں سے نہیں دُکھ جسکو ذرا
خوف و حسد و فکر و خُوشی جسکو نہیں | ہے وُہی بھگت رب کا از بس پیارا
جو بے خواہش پاک ہے اُور دانا | جو ہے بے فکر و پاسداری سے رہا
جسکو نہیں کام میں کوئی بھی لگاوٹ | ہے وُہی بھگت رَبّ کا از بس پیارا
جو شاکر ہے اور عقل بھی ہے جسکی قائم | پیارا ہے وُہ بھگتی سے رَبّ کا اِنساں

[1] آرام دہ ؏

نیک اعمال ہی کام آئینگے

वर्षं वनुष्वापिगच्छ देवान् ॥   (ऋ० १२-३-५३)

نیک کام کر اور دیوتا (فرشتہ) بن جاء   (اتھروید ۱۲-۳-۵۳)

ऋतस्य गोपा न दभाय सुक्रतुः   (ऋ० ९-७३-८)

راست رَو اور نیک اعمال والا اِنسان کسی سے دبایا نہیں جا سکتا ؞

(رِگ وید ۹-۷۳-۸)

यतो मा निर्गां कतमच्च नाहम् ॥   (अथर्व ५-३-४)

(اے پرماتما! میں کبھی بھی کسی بُرے فعل کا مرتکب نہ ہوں ؞ (اتھروید ۵-۳-۴)

दुष्कृते मा सुगं भूत ॥   (ऋ० ७-१०४-७)

بداعمال آدمی کبھی راحت نہیں پا سکتا ؞   (رِگ وید ۷-۱۰۴-۷)

अन्यव्रतो अमानुषः   (ऋ० १०-२२-८)

بداعمال شخص انسان نہیں کہلا سکتا ؞   (رِگ وید ۱۰-۲۲-۸)

नामुत्र हि सहायार्थं पिता माता च तिष्ठतः ।
न पुत्रदारा न ज्ञातिर्धर्मस्तिष्ठति केवलः ॥ (मनुस्मृति ४-२३९)

پرلوک[۱] میں امداد کے لئے ماں باپ نہیں ٹھہرتے ہیں۔ اور نہ ہی پُتر۔ اِستری[۲] یا۔ متر[۳] ہی وہاں کوئی امداد کر سکتے ہیں۔ صرف دھرم کے مطابق کیا ہوئے نیک کام ہی وہاں امداد دے سکتے ہیں ؞   (منوسمرتی ۴-۲۳۹)

इध नन्दति पेच्च नन्दति कतपुञ्ञो उभयत्थ नन्दति ।

۱؎ عاقبت ۲؎ بیوی ۳؎ دوست

पुञ्ञं मे कतं ति नन्दति भिय्यो नन्दति सुग्गतिं गतो ॥

(धम्मपद १-१८)

نیک اعمال والا انسان اس دُنیا میں بھی سُکھی ہوتا ہے۔ اَور اگلی دُنیا میں بھی۔ دونو جگہ سُکھی ہوتا ہے۔ میرے کیسے اچھے اعمال ہیں۔ یہ دیکھ کر وُہ سُکھی ہوتا ہے۔ اَور حقیقی راحت کو پاتا ہے؛ (دھم پد ۱ - ۱۸)

यथापि पुष्फरासिम्हा कयिरा मालगुणे बहू ।

एवं जातेन मच्चेन कत्तब्बं कुसलं बहुं ॥ (धम्मपद ४-१०)

جس طرح پھلواڑی میں سے لوگ پھول چُن کر ہار پروتے ہیں۔ اسی طرح اِنسان کو چاہئیے۔ کہ اِس دُنیا میں نیک اعمال کو اکٹھا کرے؛ (دھم پد ۴ - ۱۰)

अकतं दुक्कतं सेय्यो पच्छा तपति दुक्कतं ।

कतं च सुकतं सेय्यो य कत्वा नानुतप्पति ॥

(धम्मपद २२-९)

بُرے فعل کا نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ بُرا فعل کرکے پچھتانا پڑتا ہے۔ نیک کام کرنا چاہئیے جس سے بعد میں پچھتانا نہ پڑے؛ (دھم پد ۲۲ - ۹)

ये अषाऊने वहिश्तो खषतू वा अत वा वेरेजेन्यो ।

आर्यम्ना वा अहुरा वीदांस वा ख्वतंघहा गवोई अत् हनो

अषहा अंघहत वंग्रेहेउश्ना वास्त्रे मनंघहे ॥ (गाथा ३३-३)

جو نیک آدمی سے مُحبت کرتا ہے۔ یا نیکی میں سبقت لے جاتا ہے۔ وُہی درُست ضمیر اَور ایمان کا پَیرو ہے۔ خواہ وہ ذات کا ویش ہو۔ یا کھتری یا برہمن ہو یا ذات پات کی پرواہ نہ کرکے سب سے مُحبت کرنے والا؛ (گاتھا ۳۳ - ۳)

अत ये अकेम द्रेग्वाईते ।

वचंहा अत वा मनंहा अस्तोईव्या वा वरेषहृती वंघाऊ
वा चोईथो ईते अस्तिम् तोई बाराई रादेन्ती अहुरहा
अओषे मज़् दाओ ॥ (गाथा ३३-२)

اب جو خیال اور قول کے ذریعہ بدی سے جنگ کرتا ہے۔ یا اپنے ہاتھوں سے پُرشار[1] تھ کرتا ہے۔ یا نیکی کے کاموں میں لگتا ہے۔ وہ پربھو مزدہ[2] کی رضا کے مطابق نیک کام کر رہا ہے

(گاتھا ۳۳-۲)

ਗਉੜੀ ਮ: ੧

ਸੁਣ ਸੁਣ ਸਿਖ ਹਮਾਰੀ,
ਸੁਕ੍ਰਿਤ ਕੀਤਾ ਰਹਿਸੀ,
ਮੇਰੇ ਜੀਅੜੇ, ਬਹੁਰ ਨ ਆਵੈ ਬਾਰੀ ।

گوڑی محلہ ۱

اے دِل! ہماری نصیحت کو سُن۔ صرف نیک اعمال ہی کام آئینگے جن کے لئے پھر اس دُنیا میں موقع نہیں ملے گا؛

ਮ: ੩ ਵਾਰਮਾਰੂ ੧

ਆਗੈ ਜਾਤਿ ਨਾਂ ਪੁਛਿਏ ਕਰਣੀ ਸਬਦ ਹੈ ਸਾਰ

محلہ ۳ - وار مارو ۱

اُس مالکِ کل کے دربار میں ذات پات کی پُرسش[3] نہیں ہوتی۔ نیک اعمال ہی اچھی چیز ہیں؛

ਪ੍ਰਭਾਤੀ ਮ: ੧

ਜਾਤਿ ਜਨਮ ਨਹਿ ਪੁਛੀਐ ਸਚ ਘਰ ਲੇਹੁ ਬਤਾਇ ।

[1] محنت [2] خداوند کا پارسی نام [3] دریافت

ਸਾ ਜਾਤਿ ਸਾ ਪਾਤਿ ਹੈ ਜੇਹੇ ਕਰਮ ਕਮਾਇ।

پربھاتی محلّہ ۱

کسی کی ذات پات پُوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔اُس میں صداقت کا اندازہ لگانا چاہئیے۔جیسے جیسے اِنسان کے اعمال ہوتے ہیں۔ویسی ویسی ہی اُس کی ذات سمجھنی چاہئیے

ਆਸ ਮ: ੫

ਸੋਈ ਕੰਮ ਕਮਾਇ, ਜਿਤ ਮੁਖ ਉਜਲਾ

آسا محلّہ ۵

اُیسے ہی نیک کام کرو۔جن سے عاقبت میں سرخرُوئی ہو۔

ਆਸਾ ਮ: ੧

ਜਾਣਹੁ ਜੋਤਿ ਨ ਪੂਛਹੁ ਜਾਤਿ ਆਗੈ ਜਾਤਿ ਨਹੇ।

آسا محلّہ ۱

اندر کی روشنی دیکھ لو۔ذات پات پُوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔کیونکہ پربھُو کے دربار میں کوئی ذات پات کی تمیز نہیں ہے ؛

ਮ: ੧ ਵਾਰ ਰਾਮ ਕਲੀ ੧

ਹਿੰਦੂ ਕੈ ਘਰ ਹਿੰਦੂ ਆਵੈ, ਸੂਤ ਜਨੇਊ ਪੜ ਗਲ ਪਾਵੈ
ਸੂਤ ਪਾਇ ਕਰੈ ਬੁਰਿਆਈ, ਨਾਤਾ ਧੋਤਾ ਥਾਇ ਨ ਪਾਇ
ਮੁਸਲਮਾਨ ਕਰੈ ਵਡਿਆਈ, ਵਿਣ ਗੁਰੁ ਪੀਰੈ ਕੋ ਥਾਇ ਨ ਪਾਇ।
ਰਾਹਿ ਦਸ ਦਸਾਇ, ਓਥੈ ਕੋ ਜਾਇ, ਕਰਣੀ ਬਾਝਹੁ ਭਿਸਤ ਨਾ ਪਾਇ।
ਏਥੇ ਜਾਣੈ ਸੁ ਜਾਇ ਸਿਞਾਣੈ, ਹੋਰ ਫਕੜ ਹਿੰਦੂ

ਮੁਸਲਮਾਣੈ, ਕਰਣੀ ਬਾਝਹੁ ਤਰੈ ਨ ਕੋਇ, ਸਚੋ
ਸਚ ਵਖਾਲੈ ਕੋਇ, ਨਾਨਕ ਅਗੈ ਪੁਛ ਨਾਂ ਹੋਇ ।

محلہ ۱ - وار رام کلی ۱

ایک ہندو کے گھر ہندو آتا ہے۔ اور وہ اُس کے گلے میں سُوت کا جنیئو منتر پڑھ کر پہنا دیتا ہے۔ وہ اُس جنیئو کو پہن کر بُرے کام کرتا ہے۔ اُسکے اشنان وغیرہ کار آمد نہیں ہو سکتے۔ ایک مُسلمان مسلمان ہونے کا فخر کرتا ہے۔ لیکن مرشد کے بغیر اُس کو بھی ٹھکانا نہیں مل سکتا۔ بغیر رہبری کے منزل پر کون پہنچ سکتا ہے۔ اور بغیر نیک اعمال کے بہشت حاصل نہیں ہو سکتا۔ اِس دُنیا میں ہی جو راز کو پہچان لیتا ہے۔ وہی حقیقت شناس ہے۔ اِس کے علاوہ خواہ کوئی ہندو ہے۔ یا مُسلمان۔ نکمّا ہے۔ کیونکہ بغیر نیک اعمال کے فلاح نہیں پا سکتا۔ گورونانک جی نے یہ سچّی بات کہہ دی ہے۔ کہ ایسی راست روی کے بغیر آخرت میں کوئی قدر نہ ہوگی ؛

ਸ਼ਲੋਕ ਫਰੀਦ

ਜੇ ਤੂੰ ਅਕਲ ਲਤੀਫ ਕਾਲੇ ਲਿਖ ਨ ਲੇਖ,
ਆਪਨੜੇ ਗਿਰੀਵਾਨ ਮਹਿ ਸਿਰ ਨੀਵਾ ਕਰ ਵੇਖ ।
ਵੇਖ ਕਪਾਹੇ ਜਿ ਥੀਆ, ਜਿ ਸਿਰ ਥੀਆ ਤਿਲਾਹੁ ।
ਕਮਾਦੇ ਅਰੁ ਕਾਗਦੇ ਕੁੱਨੇ ਕੋਇਲਿਆਹੁ,
ਮੰਦੇ ਅਮਲ ਕਰੇਂਦਿਆਂ ਏਹੁ ਸਜਾਇ ਤਿਨਾਹੁ,
ਜਿਨੀ ਕੰਮੀ ਨਾਹ ਗੁਣ, ਤੇ ਕੰਮੜੇ ਵਿਸਾਰ,
ਮਤ ਸ਼ਰਮਿੰਦਾ ਥੀਵਹੀ ਸਾਂਈਂ ਦੇ ਦਰਬਾਰ ।

شلوک فرید

اگر تُو عقلِ سلیم رکھتا ہے۔ تو اپنا نامۂ اعمال سیاہ نہ کر۔ اور اپنے گریبان میں

مُنہ ڈال کر دیکھ۔ دُوسروں کی عیب جوئی نہ کر۔ کپاس۔ تلوں۔ کاغذ۔ وپچی۔ گنّوں اور کوئلوں کے بُرے انجام کی طرف نظر کر۔ کہ وُہ کس طرح کُوٹے اور پیلے جاتے ہیں۔ شائد وُہ پہلے کوئی بُرا کام کر چکے ہیں۔ اور اُن کے پاداش میں اِس نوبت کو پہنچے ہیں۔ جن کاموں میں کوئی فائدہ نہیں۔ اُن کو ترک کردے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تجھے پرماتما کے دربار میں جاکر آخرت کے دن شرمندہ ہونا پڑے ؛

ਸ਼ਲੋਕ ਫਰੀਦ

ਲੋੜੇ ਦਾਖ ਬਿਜਉਰਿਆ ਕਿਕਰ ਬੀਜੈ ਜਟ,
ਹੰਢੈ ਉਨ ਕਤਾਇਦਾ ਪੈਧਾ ਲੋੜੈ ਪਟ,
ਇਕਨਾਂ ਨੋ ਸਭ ਸੋਝੀ ਆਈ,
ਇਕ ਫਿਰਦੇ ਬੇਪਰਵਾਹਾ
ਅਮਲ ਜਿ ਕੀਤਿਆ ਦੁਨੀ ਵਿਚ,
ਸੇ ਦਰਗਹਿ ਓਗਾਹਾ ।

شلوک فرید

اُمید تو انگور اور نارنگیوں کی رکھتا ہے۔ لیکن بیج بوتا ہے کیکر کا۔ پہننا تو چاہتا ہے ریشم۔ لیکن کاتتا پھرتا ہے اُون۔ اِس راز کو کئی تو سمجھ گئے ہیں۔ اور کئی بے خبر ہی پھر رہے ہیں۔ اِس دُنیا میں جو نیک اعمال کئے گئے ہیں۔ وُہی آخرت میں کام آئینگے

ਆਸਾ ਕਬੀਰ

ਕਾਹੂ ਦੀਨੇ ਪਾਟ ਪਟੰਬਰ, ਕਾਹੂ ਪਲੰਘ ਨਿਵਾਰਾ
ਕਾਹੂ ਗਰੀ ਗੋਦਰੀ ਨਾਹੀ, ਕਾਹੂ ਖਾਨ ਪਰਾਰਾ,
ਅਹਿਰਖ ਵਾਦ ਨਾਂ ਕੀਜੈ, ਰੇ ਮਨ!
ਸੁਕ੍ਰਿਤ ਕਰ ਕਰ ਲੀਜੈ, ਰੇ ਮਨ!

آسا کبیر

اُس پربھو نے کسی کو تو ریشم پہننے کو دیا ہے۔ اور نوار کے پلنگ سونے کو۔ اَور کسی کو پھٹی ہُوئی گُدڑی بھی مُیتّسر نہیں۔ اَور گھر کے اندر پھُوس تک نہیں۔ اَے دِل! کسی سے حسد یا تکرار نہ کر۔ نیک اعمال کی کمائی حاصل کر:

ਵਾਰ ਭਾਈ ਗੁਰਦਾਸ

ਪੁਛਣ ਗਲ ਈਮਾਨ ਦੀ ਕਾਜ਼ੀ ਮੁੱਲਾਂ ਇਕੱਠੇ ਹੋਈ।
ਵਡਾ ਸਾਂਗ ਵਰਤਾਇਆ ਲਖ ਨ ਸਕੇ ਕੁਦਰਤ ਕੋਈ।
ਪੁਛਨ ਫੋਲ ਕਿਤਾਬ ਨੂ ਵਡਾ ਹਿੰਦੂ ਕਿ ਮੁਸਲਮਾਨੋਈ
ਬਾਬਾ ਆਖੇ ਕਾਜ਼ੀਆਂ ਸ਼ੁਭ ਅਮਲਾਂ ਬਾਝੋਂ ਦੋਵੇ ਰੋਈ।
ਹਿੰਦੂ ਮੁਸਲਮਾਨ ਦੋਇ ਦਰਗਹ ਅੰਦਰ ਲੈਨ ਨ ਢੋਈ
ਕੱਚਾ ਰੰਗ ਕੁਸੁੰਭ ਦਾ ਪਾਣੀ ਧੋਤੇ ਥਿਰ ਨ ਰਹੋਈ
ਕਰਨ ਬਖੀਲੀ ਆਪ ਵਿਚ ਰਾਮ ਰਹੀਮ ਇਕ ਥਾਂ ਖਲੋਈ, ਰਾਹ ਸ਼ੈਤਾਨੀ ਦੁਨੀਆ ਗੋਈ।

وار بھائی گوُرداس

قاضی اَور مُلّا لوگ اکٹھے ہو کر بابا نانک سے ایمان کی بات پُوچھنے لگے۔ باہر کا ڈھونگ رچایا ہُوا تھا۔ رازِ حقیقت کو کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا اَور پھر کتاب کو کھول کر دریافت کیا۔ کہ ہندو بڑا ہوتا ہے یا مُسلمان؟ بابا نانک جی نے قاضیوں کو جواب دیا۔ کہ نیک اعمال کے بغیر دونوں ہی روئیں گے۔ یعنی اُنکے بغیر ہندو یا مُسلمان کسی کو بھی دربارِ مُقدّس میں باریابی نہ ہوگی۔ کُسنبھ کا رنگ کچّا ہوتا ہے۔ دھوئے جانے سے قائم نہیں رہتا۔ رام اَور رحیم کے پَیرو دونوں ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک دُوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ دیکھو یہ دُنیا شیطانی راستے پر چل رہی ہے:

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ (المومنون ۶-۱۰۲و۱۰۳)

جن لوگوں کا نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا۔ وُہی فلاح پائینگے۔ اور جن کا پلڑا ایسے اعمال کا ہلکا ہوگا۔ وہ گھاٹے میں رہیں گے۔ اور ہمیشہ کے لئے دوزخ میں دھکیلے جائیں گے؛

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَالْبٰقِيٰتُ
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ (الکہف ۶-۲)

مال اور اولاد دُنیا کی زندگی کی زینت ہیں۔ اور جو نیک اعمال باقی رہنے والے ہیں۔ وُہ آپ کے ربّ کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے اور اُمید کے خیال سے ہزار درجہ بہتر ہیں؛

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ط (الانعام ۱۶/۱۳)

ہر ایک (انسان) کو اُس کے اعمال کے مُطابق درجے ملیں گے؛

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ج وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

(الانعام ۲۰/۶)

جو شخص نیک کام کریگا۔ اُس کو اُس کا دس گُنا عوض ملے گا۔ اور جو شخص بُرا کام کریگا اُس کو اُس کے برابر ہی سزا ملیگی۔ اور کوئی بے انصافی نہ ہوگی؛

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ج يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ج
يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؛ (الممتحنۃ ۱/۳)

تُمہارے رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آئینگے۔ خدا تمہارے

درمیان فیصلہ کریگا۔ اور اللہ تمہارے سب اعمال کو خوب دیکھتا ہے ؛

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

(البقرہ ۴)

یہ تحقیقی بات ہے۔ کہ مسلمان ہوں یا یہودی۔ نصارٰی[1] ہوں یا فرقۂ صائبین[2]۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوں۔ اور روزِ قیامت پر۔ اور نیز نیکوکار ہوں۔ اُن کیلئے اُن کا حق الخدمت پروردگار کے پاس ہے۔ اور اُن کو کسی طرح کا نہ اندیشہ ہوگا نہ غم ؛

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

(یونس ۳)

جن لوگوں نے نیکی کی ہے۔ اُن کے واسطے نیک اجر ہے۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ اور اُن کے چہروں پر نہ کدورت چھائے گی۔ اور نہ ذِلّت۔ یہ لوگ جنّت میں جگہ پائینگے۔ اور اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جن لوگوں نے بُرے فعل کئے۔ اُن کی بدی کی سزا اُس کے برابر ہی ملے گی۔ اور اُن کو اللہ کے غضب سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ (ایسا معلوم ہوگا گویا اُن کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت کے پرت لپیٹ دئے گئے ہیں۔ یہ لوگ دوزخ میں دھکیلے جائیں گے۔ اور وہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے ؛

[1] عیسائی [2] دلیل پر انحصار رکھنے والے ؛

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (النحل ۱۳/۸)

جو کوئی نیک کام کرے گا۔ خواہ وہ مرد ہو۔ یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو۔ تو ہم اُس شخص کو بالطف زندگی عطا کرینگے۔ اور اُن کے اچھے کاموں کے عوض میں اُن کا اجر دیں گے ؛

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

(آل عمران ۱۲/۴)

اور جو لوگ نیک کام کریں گے۔ اُس کے اجر سے محروم نہ کئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ اہلِ تقویٰ کو خوب جانتے ہیں ؛

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (البقرہ ۱۳/۲)

نمازیں پابندی سے پڑھتے جاؤ۔ اور زکوٰۃ دیئے چلے جاؤ۔ اور جو بھی نیک کام اپنی بھلائی کے واسطے جمع کرتے رہوگے۔ حق تعالےٰ کے پاس اُس کو پالوگے کیونکہ اللہ تعالےٰ تمہارے سب کئے ہوئے کاموں کو دیکھ رہے ہیں ؛

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ اَلْحَدِيْث رَوَاهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیْ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ ؛ (تیسیر ۲۶۶)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حق تعالےٰ تمہاری صورت اور جسم کو نہیں دیکھتے۔ بلکہ تمہارے قلوبؑ اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔ اور دو مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ کہ تقویٰ اِس جگہ ہے۔ یعنی سینہ میں۔
(روایت کیا اس کو بخاری و مسلم و ترمذی و ابو داؤد و مالک نے اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ ۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے لوگوں نے پُوچھا۔ کہ کون سا شخص اور دل کی نسبت اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ جس کی عُمر لمبی ہو۔ اور اعمال نیک ہوں پھر اُنہوں نے پُوچھا۔ کہ کون بہت بُرا ہے؟ تو فرمایا کہ جسکی عُمر تو لمبی ہو۔ مگر اعمال بُرے ہوں۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَہٗ مَا اکْتَسَبَ ۔　رواہ الترمذی

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ آدمی (قیامت کے دن) اُس شخص کے ساتھ ہوگا۔ جس سے وہ محبّت رکھتا ہو اور ثواب اُس چیز کا ملے گا۔ جو عمل کیا ہوگا (اِس کو ترمذی نے روایت کیا)

And let us not be weary in well doing: for in due season we shall reap, if we faint not.
(Galations 6-9)

ہم نیک کام کرنے میں ہمّت نہ ہاریں۔ کیونکہ اگر بیدل نہ ہوں۔ تو عین وقت پر

لہ دل

فصل کاٹیں گے (گلاٹیوں ۶-۹)

Be not deceived; God is not mocked; for whatsoever a man soweth; that shall he also reap. (Galations 6-7)

دھوکہ میں نہ آؤ۔ خُدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جا سکتا۔ سمجھ رکھو۔ کہ آدمی جو کچھ بوتا ہے۔ وُہی کاٹے گا:
(گلاٹیوں ۶-۷)

Also unto thee, O Lord, belongeth mercy: for thou renderest to every man according to his work. (Psalms 62-12)

اور اے خُداوند! یہ بھی تیری رحمت ہی ہے۔ کہ تُو ہر شخص کو اُس کے اعمال کے مُطابق جزا و سزا دیتا ہے:
(زبُور ۶۲-۱۲)

And that servant, which knew his Lord's will and prepared not himself, neither did according to his will shall be beaten with many stripes. (Lukes 12-47)

(اور وُہ بندہ) جس نے اپنے مالک کی مرضی جاننے کے باوجود تیّاری نہ کی اور نہ ہی اُس کی مرضی کے مُطابق کام کیا۔ بہت سے کوڑوں سے پیٹا جائے گا:
(لُوقا ۱۲-۴۷)

For he that hath, to him shall be given; and he that hath not, from him shall be taken even that which he hath.
(St: Mark 4-25)

کیونکہ جس کے پاس (نیک اعمال کی کمائی) ہے۔ اُس کو اور زیادہ ملیگا۔ اور جس کے پاس (نیک کمائی) نہیں ہے۔ اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس ہے چھین لیا جاویگا
(مارقس ۴-۲۵)

Blessed is every one that feareth the Lord, that walketh in his ways.

For thou shalt eat the labour of thine hands: happy shalt thou be, and it shall be well with thee. (Psalms 128/1-2)

ہر ایک انسان جو خداوند سے ڈرتا ہے۔ اور اُس کی راہ پر چلتا ہے۔ مبارک ہے۔ تُو اپنے ہاتھوں کی کمائی ہی کھائے گا۔ تیری کمائی تیرے ساتھ ہوگی۔ اور تُو مزے میں ہوگا۔ (زبور ۱۲۸/۱-۲)

نظم

گر اچھی کرنی نیک عمل تم دنیا سے لیجاؤ گے — تو گھر بھی اچھا پاؤ گے اور بیٹھ کے سُکھ سے کھاؤ گے
اور ایسی دولت چھوڑ کے تم جو خالی ہاتھوں جاؤ گے — کچھ بات نہیں بن آئیگی گھبراؤ گے پچھتاؤ گے
بیوپار تھا یاں کا بہت کیا اب واں کا بھی کچھ سودا لو — جو کھیپ اُدھر کو چڑھتی ہے اُس کھیپ کو یاں سے لدوا لو
اُس راہ میں جو کچھ کھاتے ہو اُس کھانے کو بھی منگوا لو — سب ساتھی پہنچے منزل پر اب تم بھی اپنا رستہ لو
یہ دولت کام نہ آئیگی مت اِسکو تم زنجیر کرو — یہ خاک بدن کی پارا ہے مت مارا سے اکسیر کرو
جو پار اُتاریں دریا سے اُن باتوں کو تسخیر کرو — اب ناؤ کنارے آ پہنچی تم چڑھنے کی تدبیر کرو
کچھ دیر نہیں اب چلنے میں کیا آج چلو یا کل نکلو — کچھ کپڑا لتا لینا ہو ہو سو جلدی باندھ سنبھل نکلو
اب شام نہیں اب صبح ہوئی جوں موم پگھلکر ڈھل نکلو — کیوں ناحق دھوپ چڑھاتے ہو بس ٹھنڈے ٹھنڈے چل نکلو

سب عبادتگاہیں اور عبادتیں ایک سی ہیں

सम्यञ्चोऽग्निं सपर्यत । (अथर्व ३-३०-५)

سب مل کر اُس پرماتما کی پرستش کرو۔ (اتھروید ۳-۳۰-۵)

सहस्रं साकमर्चत । (ऋ० १-८०-९)

ہزاروں کی تعداد میں اکٹھے ہو کر بھگوان کی عبادت کرو۔ (رگ وید ۱-۸۰-۹)

मा चिदन्यद्वि शंसत सखायो मा रिषण्यत ।

इन्द्रमित्स्तोता वृषणं सचा सुते मुहुरुक्था च शंसत ॥

(ऋ० ८-१-१)

اے دوستو! اور کسی کو کبھی قابل پرستش مت کہو۔ کسی کو دُکھ نہ دو۔ راحتوں کی بارش کرنے والے پرماتما کی ہی حمد کرو۔ اور سارے مل کر اکٹھے بار بار اُس کی ثنا خوانی کرو

(رگ وید ۸-۱-۱)

ਰਾਮ ਕਲੀ ਮ੦ ੫

ਕੋਈ ਬੋਲੈ ਰਾਮ ਰਾਮ ਕੋਈ ਖੁਦਾਇ। ਕੋਈ ਸੇਵੈ ਗੁਸਾਈਆਂ ਕੋਈ ਅਲਾਹਿ ॥ ਕਾਰਣ ਕਰਣ ਕਰੀਮ ਕ੍ਰਿਪਾਧਾਰ ਰਹੀਮ। ਕੋਈ ਨਾਵੈ ਤੀਰਥ ਕੋਈ ਹਜ ਜਾਇ। ਕੋਈ ਕਰੈ ਪੂਜਾ ਕੋਈ ਸਿਰ ਨਿਵਾਇ। ਕੋਈ ਪੜ੍ਹੈ ਬੇਦ ਕੋਈ ਕਤੇਬ, ਕੋਈ ਓਢੈ ਨੀਲ ਕੋਈ

ਸਪੇਦ। ਕੋਈ ਕਹੈ ਤੁਰਕ ਕੋਈ ਕਹੈ ਹਿੰਦੂ। ਕੋਈ ਬਾਂਛੈ ਭਿਸ਼ਤ ਕੋਈ ਸੁਰਗਿੰਦੂ। ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਜਿਨ ਹੁਕਮ ਪਛਾਤਾ। ਪ੍ਰਭ ਸਾਹਿਬ ਕਾ ਤਿਨ ਭੇਦ ਜਾਤਾ॥

رام کلی محلّہ ۵

کوئی تو رام نام کا وِرد کرتا ہے۔ کوئی خُدا کا نام لیتا ہے۔ کوئی گوسائیں کہہ کر پُوجتا ہے۔ کوئی اُس کو کرپا ساگر کرن کارن کہتا ہے۔ کوئی کریم، رحیم کہہ کر پُکارتا ہے۔ کوئی تیر تھوں پر جاتا ہے۔ کوئی حج کو۔ کوئی پُوجا کرتا ہے۔ اور کوئی سجدہ۔ کوئی وید پڑھتا ہے۔ اور کوئی قُرآن۔ کوئی نیلے کپڑے پہنتا ہے۔ اور کوئی سفید۔ کوئی تُرک کہلاتا ہے کوئی ہندو۔ کوئی بہشت کا خواہشمند ہے۔ کوئی سُورگ کا۔ اے نانک! جن لوگوں نے رضا و تسلیم کو اختیار کیا ہے۔ اُنہوں نے ہی اُس مالکِ کُل کے بھید کو پا لیا ہے ؛

ਰਾਮ ਕਲੀ ਮ: ੩ ਅਸ਼ਟਪਦੀ

ਹਰਿ ਕੀ ਪੂਜਾ ਦੁਰਲੰਭ ਹੈ ਸੰਤਹੁ!

ਕਹਿਣਾ ਕਛੂ ਨ ਜਾਇ। ਹਰਿ ਬਿਨ ਮੈਲਾ ਸਭ ਕਿਛ, ਸੰਤਹੁ ਕਿਆ ਹਉ ਪੂਜ ਚੜ੍ਹਾਈ? ਸ਼ਬਦ ਮਰੈ ਮਨ ਨਿਰਮਲ ਸੰਤਹੁ ਏਹ ਪੂਜਾ ਥਾਇ ਪਾਈ। ਬਿਨ ਨਾਵੈ ਹੋਰ ਪੂਜ ਨ ਹੋਵੀ, ਭਰਮ ਭੂਲੀ ਲੋਕਾਈ। ਪੂਜਾ ਕਰਹਿ, ਪਰ ਬਿਧ ਨਹੀਂ ਜਾਣਹਿ, ਦੂਜੈ ਭਾਇ ਮਲ ਲਾਈ। ਗੁਰਮੁਖ ਹੋਵੈ ਸੁ ਪੂਜਾ ਜਾਣੈ, ਭਾਣਾ ਮੰਨਿ ਵਸਾਈ।

رام کلی محلّہ ۳۔ اشٹ پدی

لے دریائے رحمت سے قادرِ مطلق ؛

پربھو کی عبادت بڑی مُشکل سے دستیاب ہوتی ہے۔ اَے نیک اِنسانو! اُس کی بڑائی بیان سے باہر ہے۔ پرماتما کے بغیر سب کُچھ نکمّا ہے۔ مَیں کیا چیز پرماتما کی نذر کروں دِل کو اگر ہر وقت ایشور کی راہ پر لگایا جائے۔ تبھی اُس کی پراپتی ہو سکتی ہے۔ اُس کی بندگی کے بغیر اُس کو ملنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ وہ لوگ خواہ مخواہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ جو پُوجا تو کرتے ہیں لیکن اصل طریقہ نہیں جانتے۔ دُشمنی اَور حسد میں پڑ کر تباہ ہو رہے ہیں۔ جو کوئی سالک[1] ہوتا ہے۔ وُہی اُس کی عبادت کا ڈھنگ جانتا ہے۔ اَور وُہی اُس کی رضا کو دِل میں جگہ دیتا ہے ؛

ਗੌਂਡ, ਨਾਮ ਦੇਵ

ਹਿੰਦੂ ਪੂਜੇ ਦੇਹੁਰਾ, ਮੁਸਲਮਾਨ ਮਸੀਤ
ਨਾਮੇ ਸੋਈ ਸੇਵਿਆ ਜਹਿ ਦੇਹੁਰਾ ਨ ਮਸੀਤ।

گونڈ نامدیو

ہندو بُتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ اَور مُسلمان مسجد میں جا کر عبادت کرتے ہیں مگر بھگت نامدیو جی کہتے ہیں۔ کہ مَیں اُس پرماتما کی پُوجا کرتا ہُوں۔ جو نہ مندر میں رہتا ہے نہ مسجد میں یعنی سب جگہ حاضر ناظر ہے ؛

ਬਸੰਤ ਰਾਮਾਨੰਦ

ਕਤ ਜਾਈਐ ਰੇ ? ਘਰ ਲਾਗੋ ਰੰਗ,
ਮੇਰਾ ਚਿਤ ਨਾ ਚਲੈ ਮਨ ਭਇਓ ਰੰਗ ਪੰਗ
ਏਕ ਦਿਵਸ ਮਨ ਭਈ ਉਮੰਗ,
ਘਸ ਚੰਦਨ ਚੋਆ ਬਹੁ ਸੁਗੰਧਿ,
ਪੂਜਨ ਚਾਲੀ ਬ੍ਰਹਮ ਠਾਇ,
ਸੋ ਬ੍ਰਹਮ ਬਤਾਇਓ ਗੁਰ ਮਨਹਿ ਮਾਹਿ।

[1] وصال۔ [2] خدادوست ؛

ਜਹਾਂ ਜਾਇਐ ਤਹ ਜਲ ਪਖਾਨ,
ਤੂੰ ਪੂਰ ਰਹਿਓ ਹੈ ਸਭ ਸਮਾਨ।
ਬੇਦ ਪੁਰਾਨ ਸਭ ਦੇਖੇ ਜੋਇ,
ਊਹਾਂ ਤਉ ਜਾਈਐ, ਜਉ ਈਹਾਂ ਨਾਂ ਹੋਇ।
ਸਤਗੁਰੁ, ਮੈਂ ਬਲਿਹਾਰੀ ਤੋਰ,
ਜਿਨ ਸਕਲ ਬਿਕਲ ਭ੍ਰਮ ਕਾਟੇ ਮੋਰ।

بسنت رامانند

اپنے ہی گھر میں عید ہے۔ کہیں اور جانے کی کیا ضرورت ہے؟ میرا دِل اب بھٹکتا نہیں پھرتا۔ بلکہ ایک ٹھکانے پر قائم ہو گیا ہے۔ ایک دِن مَیں نے یہ سوچا کہ چندن وغیرہ خوشبوئیں لے کر مندر میں پرماتما کو پُوجنے جاؤں۔ لیکن مجھے مُرشد کی رہنمائی سے پتہ چلا۔ کہ وُہ تو دِلوں میں ہی سکونت[1] پذیر ہے۔ جہاں بھی جائیں۔ وہاں پانی اور اینٹوں سے عبادت گاہیں بنی ہُوئی ہیں۔ لیکن اُس کا نُور ہر جگہ یکساں پھیلا ہُوا ہے وید اور پُوران سب دیکھے بھالے۔ کہیں اور جانے کی تو تب ضرورت ہو۔ اگر وُہ اپنے دِل میں نہ ہو۔ اَے ست گُور! مَیں تجھ پر قربان ہو رہا ہُوں۔ کہ تُو نے میرے سب کے سب خطرناک وہم و گمان دُور کر دئے ؛

ਵਾਕ ਪਾਤ ੧੦

ਦੇਹੁਰਾ ਮਸੀਤ ਸੋਈ ਪੂਜਾ ਔ ਨਮਾਜ ਓਈ ਮਾਨਸ ਸਭ ਏਕ ਪੈ ਅਨੇਕ ਕੋ ਪ੍ਰਭਾਵ ਹੈ। ਦੇਵਤਾ ਅਦੇਵ ਜਛ ਗੰਧ੍ਰਬ ਤੁਰਕ ਹਿੰਦੂ ਨਯਾਰੇ ੨ ਦੇਸਨ ਕੇ ਭੇਸ ਕੋ ਸੁਭਾਵ ਹੈ। ਏਕੇ ਨੈਨ ਏਕੇ ਕਾਨ ਏਕੈ ਦੇਹ ਏਕੈ ਬਾਨ ਖਾਕ ਬਾਦ ਆਤਸ਼ ਔ ਆਬ ਕੋ ਰਲਾਵ ਹੈ।

[1] رہتا ہے ؛

ਅਲਖ ਅਭੇਖ ਸੋਈ ਪੁਰਾਨ ਔ ਕੁਰਾਨ ਓਈ ਏਕ ਹੀ ਸਰੂਪ ਸਭ ਏਕ ਹੀ ਬਨਾਵ ਹੈ।

واک پادشاہی ۱۰

مندر اور مسجد ایک ہی چیز ہیں۔ پوجا اور نماز میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔ اِنسان اِنسان سب ایک ہیں۔ حالات علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں۔ علیٰحدہ علیٰحدہ ملک کی رہائش اور پوشش کی وجہ سے دیوتا۔ ادیو۔ گندھرب۔ تُرک اور ہندو کہلاتے ہیں۔ ورنہ سب کے اعضاء یعنی آنکھیں۔ کان۔ جسم اور ڈھنگ ایک سے ہیں۔ سارے ہی مٹّی، ہوا، پانی اور رُوح کے ملاپ سے بنے ہُوئے ہیں۔ سب کا مالک جسم اور عقل سے پرے ایک ہی ہے۔ کُتبِ مقدّسہ یعنی پُوران اور قُرآن ایک ہی ہیں۔ غرضیکہ سب ایک ہی سرُوپ[۱] اور بناؤ ہے ؛

وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ O　(البقرہ ۱۴/۱)

اللہ ہی کی ملکیّت ہے۔ مشرق بھی اور مغرب بھی۔ پس تُم لوگ جس طرف بھی رُخ کرو۔ اُدھر ہی اللہ کا رُخ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ مُحیط[۲] ہیں۔ اور علیم[۳] ہیں ؛

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛　(البقرہ ۲۲/۲)

اِس بات میں کوئی بھاری نیکی نہیں۔ کہ تُم اپنا مُنہ مشرق کی طرف کرو۔ یا مغرب کی طرف۔ حقیقی نیکی تو اِس بات میں ہے۔ کہ اِنسان اللہ پر اور روزِ قیامت پر یقین صادق رکھّے ؛

بَلٰی ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗ اَجْرُہٗ

---

[۱] جلوہ ؛ [۲] ہرجائی [۳] ہمہ دان ؛

عِنْدَ رَبِّهٖ ص وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقر ۱۳/۹)

ہاں جو بھی شخص اپنا رُخ اللہ تعالےٰ کی طرف جھکا دے اور وہ مُخلص بھی ہو۔ تو ایسے شخص کو اُس کا عوض پروردگار کے پاس پہنچ کر ملے گا۔ اور ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف لاحق ہوگا۔ اور نہ کسی قسم کا رنج؛

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝ (البقر ۸/۱)

یہ تحقیقی بات ہے۔ کہ مُسلمان ہوں یا یہودی، عیسائی ہوں یا صابئی جو بھی اللہ پر اور روزِ قیامت پر یقین رکھتے ہوں۔ اور نیکوکار ہوں۔ اُن کے لئے اُن کا حق الخدمت اُن کے پروردگار کے پاس ہے۔ اُن کو نہ کسی طرح کا اندیشہ ہوگا نہ رنج؛

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ ۢ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا
وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط (آلِ عمران ۷/۴)

اے اہلِ کتاب آؤ! ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تُمہارے درمیان ایک سی ہے۔ یعنی بجز اللہ تعالےٰ کے ہم کسی اور کی عبادت نہ کریں۔ اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ہم میں سے کوئی سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی دوسرے کو رب قرار نہ دے؛

جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا اَيْنَمَا اَدْرَكَ
رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِي الصَّلٰوةُ صَلّٰى ؛ (النسائی)

میرے واسطے (ساری) زمین مسجد اور پاک قرار دی گئی ہے۔ جہاں کہیں میری اُمّت کے کسی آدمی کو نماز کا وقت آ جائے۔ وہیں ادا کر لے ؛

God that made the world and all things therein, seeing that He is Lord of heaven and earth, dwelleth not in temples made with hands. (The Acts 17-24)

جس خداوند نے اِس دُنیا کو اور اُس کے اندر کی تمام چیزوں کو بنایا۔ وُہی ارض وسما[1] کا مالک ہو کر انسانی ہاتھوں سے بنائی ہوئی کسی خاص عبادتگاہوں میں نہیں رہتا ؛ (اعمال ۱۷-۲۴)

But as God hath distributed to every man, as the Lord hath called every one, so let him walk. And so ordain I in all churches. (1 Corinthians 7-17)

مگر جیسا جیسا خداوند نے ہر ایک کے حصّہ میں دیا ہے۔ اور جس جس طرح (جس حالت میں) خدا نے ہر ایک کو لگایا ہے۔ اُسی طرح اُس کو چلنے دو۔ اور میں سب عبادت گاہوں میں ایسے ہی طریقِ کار کا حکم دیتا ہوں ؛ (۱-قرانتی ۷-۱۷)

For this cause have I sent unto you Timotheus, who is my beloved son, and faithful in the Lord, who shall bring you into rememberance of my ways which be in

[1] زمین و آسمان۔

Christ, as I teach every where in every church. (1 Corinthians 4-17)

اِس واسطے مَیں نے تمطاؤس کو تمہارے پاس بھیجا۔ جو مالک کا پیارا اور دیانتدار فرزند ہے۔ اور میرے اُن طریقوں کو جو مسیحؑ میں ہیں۔ تمہیں یاد دلائے گا۔ ہر جگہ اور ہر عبادت گاہ میں مَیں ایسی ہی تعلیم کا حُکم دیتا ہُوں ؛

(۱ - قرانتی ۴ - ۱۷)

All is holy where devotion kneels.

(Holmes Oliver. Wendell. America)

جہاں پر بھی ایک سالک[1] عقیدت[2] مندی سے دوزانو[3] ہوتا ہے۔ وہی عبادت گاہ ہے ؛

(اولیور وینڈل ہولمز)

Man is a religious being, the heart instinctively seeks for a God. Whether he worships on the banks of the Ganges, prays with his face upturned to the sun, kneels towards Mecca or, regarding all space as a temple communes with the Heavenly Father according to the Christian creed, man is essentially devout.

(Bryan, William Jenings. United States)

اِنسان مذہب کا دِلدادہ ہے۔ اُس کا دِل قُدرتی طور پر تلاشِ حق میں لگتا ہے

[1] خدادوست [2] شردھا [3] سجدہ کرنیوالا ؛

خواہ وہ گنگا کے کنارے پر سورج کی طرف رُخ کر کے عبادت کرے۔ یا مکّے کی طرف رُخ کر کے دوزانو ہو۔ یا ہر ایک مقام کو عبادت گاہ خیال کر کے عیسائی طریقت کے مطابق اپنے آسمانی باپ کی طرف راغب ہو۔ غرض تو یہ ہے۔ کہ اِنسان ضروری طور پر عبادت کا خواہاں ہو۔ (ولیم جیننگز برائن امریکہ)

Ah, why should we, in the world's riper
years, neglect,
God's ancient sanctuaries, and adore.
Only among the crowd and under roofs,
That our frail hands have raised.
(Bryant, William Cullen, Poet.
United States)

بھلا ہم اس دُنیا کے دورِ جدید میں خداوندِ کریم کے قدیم متبرّک مقاموں کی طرف سے کیوں کر غافل ہوں؟ اور کیوں صرف اُن ہی مقامات کی پرستش کریں۔ کہ جو ہمارے اپنے کمزور ہاتھوں نے کھڑے کئے ہیں۔ اور جہاں پر لوگوں کی جماعت ہی موجود ہو؟ (برائمنٹ)

No man can hinder our private addresses to God; every man can build Chapel in his breast, himself the priest, his heart the sacrifice, and the earth he treads on, his altar.
(Jeremy Taylor. Eng–Bishop)

کوئی اِنسان ہم کو بھگوان کے دربار میں پُکار کرنے سے نہیں روک سکتا۔ ہر ایک

اِنسان اپنے سینہ کے اندر عبادت گاہ بنا سکتا ہے۔ خود اُسی کا پُجاری بن کر اپنے دِل کا صدقہ دے سکتا ہے۔ اور جس زمین پر چلتا ہے۔ اُسی کا طواف کر سکتا ہے۔

(جرمی ٹیلر۔ پادری انگلستان)

For no form of a god, and no fashion,
Man has made in his desperate passion,
But is worthy some worship of mine ;
Not too hot with a gross belief,
Nor yet too cold with pride,
I will bow down where my brothers bow,
Humble but open eyed.

(R. P. Donald Marquis.
United States)

اِنسان نے اپنے گہرے جذبے کے زیر اثر کسی بھی ایسی طریقت کو اختیار نہیں کیا۔ کہ جو میرے لئے قابلِ تقلید نہ ہو۔ نہ تو اندھا دُھند یقین سے اور نہ ہی کبر کی بے عقیدتی سے۔ ہاں مَیں تو انکساری سے لیکن آنکھیں کھول کر اُس جگہ سجدہ کرونگا۔ جہاں میرے دُوسرے بھائی کرتے ہیں۔ (آر۔ پی۔ ڈونلڈ)

نظم

تم رام کہو وہ رحیم کہیں دونوں کی غرض اللہ سے ہے
تم دین کہو وہ دھرم کہیں منشا تو اُسی کی راہ سے ہے

تم عشق کہو وہ پریم کہیں مطلب تو اُسی کی چاہ سے ہے
تم سالک ہو وہ یوگی ہے مطلب تو دلِ آگاہ سے ہے

کیوں لڑتا ہے ناداں بندے یہ تیری خام خیالی ہے
ہے پیڑ کی جڑ تو ایک وُہی ہر مذہب اک اک ڈالی ہے

کیا کرنا غارت خونریزی تعریف یہی ایمان کی ہے؟
انصاف کرو تفسیر یہی کیا ویدوں کے فرمان کی ہے؟

کیا آپس میں لڑنا مرنا تعلیم یہی قرآن کی ہے؟
کیا سچ مچ یہ بد اطواری صفت اعلیٰ اک انسان کی ہے؟

اپنی اپنی طریقت میں فلاح ہے

सोम एकेभ्यः पवते घृतमेक उपासते ।
येभ्यो मधु प्रधावति तांश्चिदेवापि गच्छतात ॥
तपसा ये अनाधृष्या स्तपसा ये स्वर्ययुः ।
तपो ये चक्रिरे महस्तांश्चिदेवापि गच्छतात ॥
ये युध्यन्ते प्रधनेषु शूरासो ये तनूत्यजः ।
ये वा सहस्रदक्षिणास्तांश्चिदेवापि गच्छतात ॥
ये चित्पूर्व ऋतसाप ऋतावान ऋतावृधा ।
पितॄन्तपस्वतो यम तांश्चिदेवापि गच्छतात ॥
सहस्रणीथो कवयो ये गोपायन्ति सूर्यम् ।
ऋषीन्तपस्वतो यम तपोजां अपि गच्छतात ॥
(ऋ० १०-१५४-१, २, ३, ४, ५)

کوئی تو سام گان کرتے ہیں۔ کوئی یگیہ ہَون کرتے ہیں۔ جو نیک کام کرنے والے ہیں۔ تو اُن کے ساتھ مِل ؛

جو ریاضت سے جیتے نہیں جاتے ریاضت سے ساری راحتوں اُور موکش[1] کے آنند کو حاصل کرتے ہیں۔ اُور جو بڑی بھاری ریاضت کرتے ہیں۔ تو اُن کے ساتھ بھی مِل ؛

جو بڑے بڑے جنگوں میں معرکے لڑتے ہیں۔ اُور جو بہادر اپنی جان تک قربان کرتے ہیں۔ اُور جو ہزاروں روپوں کا دان[2] دیتے ہیں۔ اَے انسان تو اُن میں بھی شامل ہو ؛

[1] نجات [2] خیرات ؛

جو ہم سے پہلے پیدا شُدہ ستیہ گیان[۱] کو حاصل کرنے والے تیج[۲] اور یگیہ[۳] کے پجاری ستیہ[۴] نیائے[۵] کو بڑھانے والے ہیں۔ ایسے ریاضت کش بزرگوں سے بھی اُسے نفس کُش انسان ہل۔

کوئی ہزاروں زبانوں کے بولنے والے تیج سُروپ[۶] پرماتما کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ تو ایسے تپسوی اور تپسیا[۷] میں مشہور ہستیوں میں بھی شامل ہو۔ (رگ وید ۱۰-۱۵۴-۱تا ۵)

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥
(भगवद्गीता ३-३५)

اپنے اپنے دھرم اور طریقت پر قائم رہنا ہی ہمیشہ نجات بخش ہے۔ خواہ وہ ظاہرہ طور پر پُرخوبی معلوم نہ ہوتے ہوں۔ اور کی طریقت اگر بھلی بھی دکھائی دے۔ تو بھی قابلِ تقلید نہیں۔ اپنے دھرم میں تو مرنا بھی بھلا ہے۔ لیکن غیر کا دھرم خوف کے دینے والا ہوتا ہی (بھگوت گیتا ۳-۳۵)

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वभावनियतं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥
सहजं कर्म कौन्तेय सदोषमपि न त्यजेत् ।
सर्वारम्भा हि दोषेण धूमेनाग्निरिवावृताः ॥
(भगवद्गीता १८/४७-४८)

غیر کی طریقت اپنی طریقت سے عمدہ بھی معلوم ہو۔ تو بھی انسان کو اپنی ہی طریقت پر قائم رہنا چاہئیے۔ اپنی طریقت پر چلنے سے گُناہ نہیں ہوتا۔ اپنی طریقت کیسی ہی ہو۔ اُس کا ترک کرنا لازم نہیں۔ کوئی بھی طریقت ایسی نہیں۔ جس میں ظاہرہ نقص نہ ہو جیسے آگ (بھی) دھوئیں سے مبرّا نہیں ہے۔ (بھگوت گیتا ۱۸/۴۷-۴۸)

۱۔ علم معرفت ۲۔ جلال ۳۔ کارِ خیر ۴۔ راستی ۵۔ انصاف ۶۔ نورِ مطلق ۷۔ حدود شناس ۸۔ عبادت گذار ۹۔ ریاضت

वरं स्वधर्मो विगुणो न पारक्यः स्वनुष्ठितः ।
परधर्मेण जीवन्हि सद्यः पतति जातितः ॥
(मनुस्मृति १०-९७)

اپنی طریقت اگر بغیر خوبی سے ہی معلوم ہو۔ تو بھی اُسی پر قائم رہنا ٹھیک ہے۔ اور کسی کے دھرم میں جانا خواہ وہ کتنا ہی بھلا معلوم ہو۔ مناسب نہیں ہے۔ ایسا کرنے والا جلد ہی اصلیّت سے گر جاتا ہے۔ (منوسمرتی ۱۰-۹۷)

ਵਾਰ ਭਾਈ ਗੁਰਦਾਸ ੫

ਅਪਣੇ ਅਪਣੇ ਵਰਨ ਵਿਚ
ਚਾਰ ਵਰਨ ਕੁਲ ਧਰਮ ਧਰੰਦੇ.
ਛਿਅ ਦਰਸ਼ਨ ਛਿਅ ਸ਼ਾਸਤ੍ਰਾ,
ਗੁਰੁ ਗੁਰਮਤਿ ਖਟਕਰਮ ਕਰੰਦੇ.
ਅਪਣੇ ਅਪਣੇ ਸਾਹਿਬੈ ਚਾਕਰ ਜਾਇ ਜੁਹਾਰ ਜੁੜੰਦੇ,
ਅਪਣੇ ਅਪਣੇ ਵਣਜ ਵਿਚ ਵਾਪਾਰੀ ਵਾਪਾਰ ਮਚੰਦੇ,
ਅਪਣੇ ਅਪਣੇ ਖੇਤ ਵਿਚ ਬੀਉ ਸਭੇ ਕਿਰਸਾਨ ਬੀਜੰਦੇ
ਕਾਰੀਗਰ ਕਾਰੀਗਰਾਂ ਕਾਰਖਾਨੇ ਵਿਚ ਜਾਇ ਮਿਲੰਦੇ,
ਸਾਧੁ ਸੰਗਤਿ ਗੁਰਸਿਖ ਪੁਜੰਦੇ.

وار بھائی گورداس ۵

چاروں ورن[1] اپنے اپنے طریق پر چلتے ہیں۔ چھ درشن - چھ شاستر گورو کی آگیا انوسار[2] چھ طریقوں کی پیروی کرتے ہیں۔ غلام اپنے اپنے آقا کی خدمت کرتے ہیں۔ بیوپاری لوگ اپنے اپنے بیوپار میں مشغول رہتے ہیں۔ کاریگر اپنے اپنے کارخانوں

[1] فرقے [2] حکم [3] مطابق

مین کام کرتے ہیں۔ اور گورو کے سکھ صحبتِ صالحاں اختیار کرتے ہیں:

ਵਾਰ ਭਾਈ ਗੁਰਦਾਸ ੨੩.

ਮਿਲਦੇ ਮੁਸਲਮਾਨ ਦੁਇ,
ਮਿਲ ਮਿਲ ਕਰਨ ਸਲਾਂਮਾਲੇਕੀ
ਜੋਗੀ ਕਰਨ "ਅਦੇਸ" ਮਿਲ,
ਆਦਿਪੁਰਖ ਆਦੇਸ਼ ਵਿਸ਼ੇਖੀ.
ਸੰਨਯਾਸੀ ਕਰ "ਓਨਮੋ"
"ਓਨਮੋ ਨਾਰਾਇਣ" ਬਹੁ ਭੇਖੀ.
ਬ੍ਰਾਹਮਣ ਨੂੰ ਕਰ "ਨਮਸਕਾਰ",
ਕਰ ਆਸ਼ੀਰਵਚਨ ਮੂੰਹ ਵੇਖੀ.
"ਪੈਰੀ ਪਵਣਾ" ਸਤ ਗੁਰੂ,
ਗੁਰੂ ਸਿੱਖਾਂ ਰਹਿਰਾਸ ਸਰੇਖੀ.
ਰਾਜਾ ਰੰਕ ਬਰਾਬਰੀ,
ਬਾਲਕ ਬਿਰਧ ਨ ਭੇਦ ਨਿਮੇਖੀ.
ਚੰਦਨ ਭਗਤਾਂ ਰੂਪ ਨਰੇਖੀ.

وار بھائی گوروداس ۲۳

جب دو مسلمان ملتے ہیں۔ تو ایک دوسرے کو "سلام علیکم" کہتے ہیں۔ جوگی لوگ "آدیس" لفظ کہہ کر اور اُس کو پرماتما کی آگیا[1] کے مطابق مان کر باہم ملتے ہیں۔ سنیاسی لوگ "اوم نمو" اور "اوم نمو نارائن" کہتے ہیں۔ برہمنوں کو نمسکار کہہ کر آدر[2] کیا جاتا ہے۔ اور وہ آشیرباد[3] دیتے ہیں۔ گوروؤں کو پیری پونہ کہا جاتا ہے۔ گورو کے سکھوں کو "گوروداس"

[1] حکم [2] تعظیم [3] دعائے خیر؛

پڑھنے کی آگیا ہے۔ پربھو کے بھگتوں میں رنگ و شکل کی وجہ سے کوئی اِمتیاز نہیں ہوتا
خواہ وُہ بچے ہوں یا بوڑھے۔ خواہ راجہ ہوں یا غریب؛

ਗੁਰੂ ਪ੍ਰਤਾਪ ਸੂਰਜ (ਰੁਤ ੫, ਅ੦ ੩੭).
ਇਕ ਮਜ਼ਬ ਰਹਿਨਾ ਭਲਾ, ਦੋ ਮੈਂ ਰਹੇ ਨ ਕੋਇ
ਮੇਰੇ ਸਿਖ ਕਹਾਇਕੇ, ਭਰਮੇ, ਪਾਪੀ ਸੋਇ.

گورپرتاپ سُوریہ (رُت ۵ ادھیائے، ۳)

ایک ہی طریقت پر قائم رہنا بہتر ہے۔ دو میں کسی کو نہ رہنا چاہیئے۔ پربھو کے
بھگت ہو کر جو اِدھر اُدھر بھٹکتے ہیں۔ وُہ گنہ گار ہوتے ہیں؛

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ج وَلَنَآ اَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ج

(البقرہ ۱۶)

(اَے حضرت!) آپ فرما دیجئے۔ کہ کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو۔
حالانکہ وُہی ہمارا اور تمہارا دونو کا ربّ ہے۔ ہم کو ہمارا کیا ہُوا ملیگا۔ اور تم کو تمہارا کیا
ہُوا ملیگا؛

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ط فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ
اَهْدٰى سَبِيْلًا ٥

(بنی اسرائیل ۹)

آپ فرما دیجئے۔ کہ ہر شخص اپنے طریقہ پر کام کر رہا ہے۔ سو تمہارا ربّ خُوب جانتا
ہے۔ کہ کون ہدایت کے رستہ پر چل رہا ہے؛

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ط هٰذَا صِرَاطٌ
مُّسْتَقِيْمٌ ٥

(آل عمران ۵)

بے شک اللہ تعالےٰ میرے بھی پالنے والے ہیں۔ اور تمہارے بھی۔ سو تم

لہ فرمان نے عابد؛

لوگ اُس کی عبادت کرو بس یہی سیدھا راستہ ہے ؛

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ

(اَلْمَائِدَہ ۶/۷)

تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے خاص شریعت اور خاص طریقت تجویز کی تھی۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا۔ تو تم سب کو ایک ہی اُمت کر دیتے۔ لیکن ایسا نہیں کیا۔ تاکہ جو طریقت تم کو دی ہے۔ اُس میں تم سب کا امتحان فرما دیں ؛

اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ط لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ط

(الشوریٰ ۲/۳)

اللہ ہمارا بھی مالک ہے۔ اور تمہارا بھی۔ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے۔ ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں ؛

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(سبا ۳-۴)

(اے حضرت!) آپ فرما دیجئے۔ کہ تم سے ہمارے جرائم کی بازپُرس نہ ہوگی۔ اور ہم سے تمہارے اعمال کی بازپُرس نہ ہوگی ؛

Let every man abide in the same calling wherein he was called.

(1 Corinthians 7-20)

ہر شخص جس طریقت میں دُنیا میں بُلایا گیا ہو۔ اُسی میں رہے ؛

(۱-قرانتی ۷-۲۰)

Brethren, let every man, wherein he is called, therein abide with God.

(1Corinthians 7-24)

اَے بھائیو! ہر ایک اِنسان جہاں جہاں مالک نے اس کو دُنیا میں رکھا ہو وہیں وہیں وُہ خُداوند کو حاضر ناظر جان کر رہے ؛ (۱-قرانتی - ۷-۲۴)

Every one's true worship was that which he found in use in the place where he chanced to be.

(M. E. De Montaiging. France)

ہر ایک اِنسان کی حقیقی طریقت وُہی ہے۔ کہ جو اُسکو اُس جگہ پر ملی ہے۔ جہاں کہ وُہ پیدا کیا گیا ہے ؛ (ایم۔ای۔ڈے مونٹیگنگ) (فرانس)

نظم

یہ جملہ ذاتِ واحد ہے بُرا کوئی نہیں اچھا
کھلونے قند سب قند ہیں بُرا کوئی نہیں اچھا

کہیں ہے رام کی صورت کہیں راون کی ہے مُورت
مگر زیور سبھی سونا بُرا کوئی نہیں اچھا

کہیں طالب بنے ڈھونڈے کہیں مُرشد ہو بتلاوے
گر اپنا کھیل خُود دیکھے بُرا کوئی نہیں اچھا

کہیں بنسی بجاتا ہے۔ کہیں رو رو سناتا ہے
سبھی آکاش کے باجے بُرا کوئی نہیں اچھا

کہیں مسجد دہرم شالہ کہیں مے خانہ و تکیہ
ہیں چوپڑ کے یہ سب خانے بُرا کوئی نہیں اچھا

کہیں پنڈت ہو سُگھم درشی کہیں مورکھ ہے من ہتیا
سبھی ہیں آب کی لہریں بُرا کوئی نہیں اچھا

کہیں گیانی کہیں دھیانی کہیں صوفی ہو نرمانی
ہیں پھول آکاش کے سارے بُرا کوئی نہیں اچھا

کہیں گورو ہے کہیں چیلا کہیں بچھڑن کہیں میلا
تماشا ہے یہ بازی گر بُرا کوئی نہیں اچھا

۱ کھانڈ ۲ یکسانیت دیکھنے والا ۳ اپنی مرضی والا ۴ عارف ۵ منکر المزاج ؛

ذات و ملّت کا امتیاز فرضی ہے

अज्येष्ठासो अकनिष्ठास एते सं भ्रातरो वावृधुः सौभगाय ॥
(ऋ० ५-६०-५)

تُم میں کوئی بڑا یا چھوٹا نہیں ہے۔ تُم سب بھائی بھائی ہو۔ اس لئے سب مل کر حصُولِ راحت کے لئے کوشاں رہو ۔ (رِگ وید ۵-۶۰-۵)

यथेमां वाचं कल्याणिमावदानि जनेभ्यः ।
ब्रह्मराजन्याभ्यां शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय ॥
(यजुः २६-२)

جیسے مَیں (پرماتما) سب اِنسانوں کے لئے کلیاںؔن کرنے والے مُقدّس کلام کے ذریعے ہدایت کرتا ہُوں۔ ایسے ہی تم بھی کرو۔ یعنی برہمنوں کے لئے۔ ویشوں کے لئے شُودروں کے لئے۔ اپنے ماتحتوں یعنی استریوں اور غُلاموں کے لئے اور اَتی شُودروں کے لئے بھی سب کو یکساں جانو ۔ (یجر وید ۲۶-۲)

प्रियं सर्वस्य पश्यत उत शूद्र उतार्ये ॥ (अथर्व १९-६२-१)

مَیں سب دیکھنے والوں کا محبُوب[1] بنُوں۔ خُواہ کوئی شُودر ہو یا وَیش ۔
(اتھرو وید ۱۹-۶۲-۱)

समानो अध्वा प्रवतामनुष्यदं ॥ (ऋ० २-१३-२)

اُن تمام لوگوں کو جو چل سکتے ہیں، سڑکوں اور راستوں کے استعمال کا پُورا اور یکساں حق حاصل ہے ۔ (رِگ وید ۲-۱۳-۲)

[1] بہتری سے پیارا ۔

दृते दृंह मा मित्रस्य मा चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षन्ताम्।
मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे।
मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे॥

(यजुः ३६-१८)

اَے سب تکالیف اور جہالت کو مٹانے والے قادرِ مُطلق پرماتما! سب بنی نَوعِ اِنسان مُجھے دوست کی نظر سے دیکھیں (اَور) مَیں سب جانداروں کو دوست کی نِگاہ سے دیکھتا ہُوں۔ ہم سب ایک دُوسرے کو دوست کی نِگاہ سے دیکھیں؛

(یجروید ۳۶-۱۸)

ये अषाऊनै वहिश्ते ख्वएतू वा अतवा वेरेजेन्यो
अइर्यम्ना क अहुरा वीदांसवाथ्वख्शंघहा गवोई अत हंवो
अषहया अंघहत वंघेउशचा वास्त्रे मनंघहे।

(गाथा ३३-३)

جو نیک آدمی سے پیار کرتا ہے۔ یا نیکی میں سبقت لے جاتا ہے۔ وُہی سچّے ضمیر اور ایمان کا پیرو ہے۔ خواہ وُہ ذات کا وَیش ہو یا کھتری یا برہمن۔ یا ذات پات کے واہمے سے بالاتر رہ کر سب سے پریم کرنے والا ہو؛ (گاتھا ۳۳-۳)

ਭੈਰਉ ਕਬੀਰ ਮ੦ ੫.

ਬਰਤ ਨ ਰਹਉ ਨ ਮਹ ਰਮਦਾਨਾ,
ਤਿਸ ਸੇਵੀ ਜੋ ਰਖੈ ਨਿਦਾਨਾ।
ਏਕ ਗੁਸਾਈ ਅਲਹੁ ਮੇਰਾ, ਹਿੰਦੂ ਤੁਰਕ ਦੋਹਾਂ ਨੇ ਬੇਰਾ।
ਹਜ ਕਾਬੇ ਜਾਉਂ ਨ ਤੀਰਥ ਪੂਜਾ
ਏਕੋ ਸੇਵੀ ਅਵਰ ਨ ਦੂਜਾ।
ਪੂਜਾ ਕਰੋ ਨਾਂ ਨਿਵਾਜ ਗੁਜਾਰਉ

ਏਕ ਨਿਰੰਕਾਰ ਲੇ ਰਿਦੈ ਨਿਮਸਕਾਰਉ ।
ਨਾਂ ਹਮ ਹਿੰਦੂ ਨ ਮੁਸਲਮਾਨ
ਅਲਹੁ ਰਾਮ ਕੇ ਪਿੰਡ ਪਰਾਨ ।

بھیروں کبیر جی محلہ ۵

ئیں نہ برت رکھتا ہوں۔ نہ ماہِ رمضان کے روزے۔ اُس پربھو کی پُوجا کرتا ہوں۔ جو سب کی حفاظت کرتا ہے۔ میرا مالک ایک واہگورُد ہے۔ ہم نے ہندُو اور مسلمان دونوں کا اِمتیاز ترک کر دیا ہے۔ نہ ئیں کعبہ جاتا ہُوں اور نہ تیرتھ کرتا ہُوں۔ ئیں ایک پرماتما کی ہی پرستش کرتا ہُوں۔ کسی دُوسرے کی نہیں۔ نہ میں کسی دیوتا کو پُوجتا ہوں۔ اور نہ نماز ہی گذارتا ہُوں۔ ایک نرنکار پرماتما کو دل میں بسا کر اُسی کو نمسکار[1] کرتا ہوں۔ ئیں نہ ہندُو ہُوں۔ نہ مُسلمان۔ اُسی پربھُو کا ہی یہ جسم ہے۔ اور اُسی کے یہ پران[2] ہیں؛

ਵਾਰ ਸ੍ਰੀ ਰਾਗ ਮ੦ ੧.
ਫਕੜ ਜਾਤਿ ਫਕੜ ਨਾਉਂ,
ਸਭਨਾਂ ਜੀਆਂ ਇਕਾ ਛਾਉਂ

وار سری راگ محلہ ا

ذات پات کا امتیاز صرف جہالت کی وجہ سے ہے۔ سب انسان اُسی ایک پرماتما کے زیرِ سایہ بستے ہیں۔

ਗਉੜੀ ਥਿਤੀ ਮ੦ ੫.
ਖਤ੍ਰੀ ਬ੍ਰਹਮਣ ਸੂਦ ਵੈਸ਼ ਉਧਰੇ ਸਿਮਰਤ ਚੰਡਾਲ
ਜਿਨ ਜਾਨਉ ਪ੍ਰਭ ਆਪਣਾ ਨਾਨਕ ਤਿਸਹ ਰਵਾਲ

گوڑی تھتی محلہ ۵

[1] سجدہ [2] زندگی؛

کھتری ہو یا برہمن - شُودر ہو یا وَیش - غرضیکہ خُواہ کوئی چنڈال بھی کیوں نہ ہو - پرماتما کی عبادت کرنے سے وُہ بھی نجات حاصل کرلیتا ہے - گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں - کہ جنہوں نے اپنے مالک کو جان لیا ہے - مَیں اُن کے پاؤں کی خاک ہُوں ؛

ਆਸਾ ਮ: ੧

ਖਲੜੀ ਖਪਰੀ ਲਕੜੀ ਚਮੜੀ ਸਿਖਾ ਸੂਤ ਧੋਤੀ ਕੀਨੀ
ਤੂੰ ਸਾਹਿਬ ਹਉ ਸਾਂਗੀ ਤੇਰਾ ਪ੍ਰਣਵੈ ਨਾਨਕ ਜਾਤਿ ਕੈਸੀ

آسا محلہ ۵

ہرن کی کھال اوڑھنے والے برہم چاری - ہاتھ میں کھپّر لے کر پھرنے والے جوگی لکڑی ہاتھ میں لے کر گھُومنے والے ڈنڈی سنیاسی چمڑا پوش مُسلمان فقیر - کرم کانڈی برہمن - جو کہ جنیئو اور دھوتی پہن رکھتے ہیں - ان تمام بھیسوں کو دھارن کرنے والے ایک سے ہی ہیں - تُو میرا مالک ہے - اَور مَیں تیرا غُلام - گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں - کہ ذات پات کے امتیاز کے معنی ہی کیا ہیں ؛

ਸ੍ਰੀ ਰਾਗ ਮ: ੩ ਅਸ਼ਟਪਦੀ

ਨਾਮਾ ਛੀਂਬਾ ਕਬੀਰ ਜੁਲਾਹਾ ਪੂਰੇ ਗੁਰ ਤੇ ਗਤਿ ਪਾਈ
ਬ੍ਰਹਮ ਕੇ ਬੇਤੇ ਸਬਦੁ ਪਛਾਣਹੁ ਹਉਮੈ ਜਾਤਿ ਗਵਾਈ

سری راگ محلّہ ۳ - اشٹ پدی

ناماں بھگت ذات کا ہلاری اَور کبیر بھگت ذات کا جولاہا تھا مُرشدِ کامل کے ملنے سے اُنھوں نے پرماتما کو ٹھیک طرح جان لیا - جو اُس پربھو کو اچھّی طرح پہچان لیتے ہیں - اُن کا تکبّر دُور ہو جاتا ہے - اَور ذات پات کا اِمتیاز مِٹ جاتا ہے ؛

ਚੌਬੀਸ ਅਵਤਾਰ (ਵਾ ਪਾ: ੧੦.)

ਜਗ ਆਪਨ ਆਪਨ ਉਰਝਾਨਾ,

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਕਾਹੂੰ ਨਾਂ ਪਛਾਨਾ ।
ਇਕ ਮੜ੍ਹੀਅਨ ਕਬਰਨ ਵੈ ਜਾਹੀਂ,
ਦੁਹੂਅਨ ਮੇਂ ਪਰਮੇਸ਼ਰ ਨਾਹੀਂ ।
ਏਹ ਦੋਊ ਮੋਹ ਬਾਦ ਮੇਂ ਪਚੇ,
ਇਨ ਤੇ ਨਾਥ ਨਿਰਾਲੇ ਬਚੇ ।
ਜਿਹ ਕੋ ਛੂਟ ਗਯਾ ਭਰਮ ਉਰਕਾ,
ਤਿੰਹ ਆਗੇ ਹਿੰਦੂ ਕਯਾ ਤੁਰਕਾ ।

چوبیس اوتار (واک پادشاہی ۱۰)

اِس دُنیا کے لوگ آپس میں ہی اُلجھے ہُوئے ہیں۔ کسی نے اُس پرماتما کو نہیں پہچانا ہے۔ ایک تو قبر پرست ہیں۔ اور دُوسرے سمادھوں کو پُوجنے جاتے ہیں۔ اِن دونوں میں پرمیشور نہیں ہے۔ یہ دونو توہمات اور جھگڑوں میں پھنسے ہُوئے ہیں۔ اور پرماتما سے دُور بستے ہیں۔ ہاں جن کے دِل سے غیریّت دُور ہوگئی ہے۔ اُن کے واسطے ہندو اور مسلمان ایک سے ہی ہیں۔

ਗਉੜੀ ਕਬੀਰ ਜੀ
ਹਰ ਕੋ ਸੇਵਕ ਸੋ ਹਰ ਜੇਹਾ
ਭੇਦ ਨਾਂ ਜਾਣਹੁ ਮਾਣਸ ਦੇਹਾ
ਜਿਉਂ ਜਲ ਤਰੰਗ ਉਠੇ ਬਹੁ ਭਾਂਤੀ
ਫਿਰ ਜਲ ਲੈ ਸਮਾਈਦਾ.

گوڑی کبیر جی

جو بھی ایشور کا بھگت ہو۔ وُہ ایشور کا ہی سوروپ ہوتا ہے۔ اِنسانوں میں جسم کی وجہ سے اِختلاف نہ سمجھنا چاہیئے۔ جیسے کہ پانی میں کئی لہریں اُٹھ کر پانی میں

ہی گُم ہو جاتی ہیں

ਗਉੜੀ ਕਬੀਰ ਜੀ

ਕਹੁ ਰੇ ਪੰਡਿਤ ! ਬਾਮਨ ਕਬਕੇ ਹੋਏ ?
ਬਾਮਨ ਕਹਿ ਕਹਿ ਜਨਮ ਮਤ ਖੋਏ
ਜੋ ਤੂੰ ਬ੍ਰਹਮਣ ਬ੍ਰਾਹਮਣੀ ਜਾਇਆ ।
ਤਉ ਆਨ ਬਾਟ ਕਾਹੇ ਨਹੀਂ ਆਇਆ?
ਤੁਮ ਕਤ ਬ੍ਰਾਹਮਣ, ਹਮ ਕਤ ਸੂਦ ?
ਹਮ ਕਤ ਲੋਹੂ, ਤੁਮ ਕਤ ਦੂਧ ?
ਕਹੁ ਕਬੀਰ ਜੋ ਬ੍ਰਹਮ ਬਿਚਾਰੈ,
ਬ੍ਰਹਮਣ ਕਹੀਅਤ ਹੈ ਹਮਾਰੈ ।

گوڑی کبیر جی

اے پنڈت! تُو یہ تو بتا۔ کہ تُو برہمن کب سے ہے؟ اپنے آپ کو برہمن کہہ کہہ کر اپنا جنم اور اپنی عقل فضول مت ضائع کر۔ اگر تُو برہمن ہے۔ اور برہمنی کے پیٹ سے پیدا ہُوا ہے۔ تو کیا جس طریقہ سے دُوسرے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ تو اُس طریقہ سے نہیں ہُوا؟ تُو برہمن کس خوبی سے ہے۔ اور ہم شُودر کس نُقص سے ہیں؟ کیا ہمارے جسم میں لہُو ہے۔ اور تیری رگوں میں دُودھ ہے؟ بھگت کبیر جی فرماتے ہیں۔ کہ جو بھی شخص ایشور کو اچھّی طرح جان لیتا ہے۔ ہماری طریقت میں تو اُسی کو برہمن کہتے ہیں۔

ਸੂਰਜ ਪ੍ਰਕਾਸ਼ (ਰਾਸ਼ਿ ੧ ਅ੦ ੪੦)
ਸ਼੍ਰੀ ਗੁਰ ਅਮਰ ਭਨਯੋ ਸੋਇ ।
ਜਾਤਿ ਪਾਤਿ ਗੁਰੁ ਕੀ ਨਹਿਂ ਕੋਇ ।
ਉਪਜਹਿ ਜੋ ਸ਼ਰੀਰ ਜਗ ਮਾਹੀਂ

ਇਨ ਕੀ ਜਾਤਿ ਸਾਚ ਤੇ ਨਾਹੀਂ
ਬਿਨਸ ਜਾਤ ਇਹ ਜਰਜਰੀ ਹੋਇ
ਆਗੇ ਜਾਤਿ ਜਾਤ ਨਹਿ ਕੋਇ।
ਆਗੈ ਜਾਤਿ ਨ ਜੋਰ ਹੈ ਅਗੈ ਜੀਉ ਨਵੇ।
ਜਿਨ ਕੀ ਲੇਖੈ ਪਤ ਪਵਹਿ ਚੰਗੇ ਸੇਈ ਕੇਇ

سورج پرکاش (راشی پہلی ادھیائے ۴۰)

جو کچھ سہری گورُو امرداس جی نے فرمایا - وُہ سُنو - گورُو مہاراج کے نزدیک کوئی ذات پات نہیں ہے - جتنے جیو اِس دُنیا میں پیدا ہوئے ہیں - اُن کی درحقیقت کوئی ذات نہیں ہوتی - یہ جسم بوڑھا اور کمزور ہو کر ختم ہو جاتا ہے - پھر مالک کے سامنے نہ کوئی ذات کی پُوچھ ہے - نہ طاقت کی - وہاں تو انکساری کی وجہ سے جن کی مالک کی مہر سے عزّت ہوگی - وُہی اچھّے کہلائیں گے ؛

ਰਹਿਤਨਾਮਾ ਭਾਈ ਦਯਾ ਸਿੰਘ ਜੀ
ਹਿੰਦੂ ਮੁਸਲਮਾਨ ਕੀ ਕਾਂਣ ਕੋ ਮੇਟ.

رہت نامہ بھائی دیا سنگھ جی

ہندُو مُسلمان کی تمیز کو اُڑا دیوے ؛

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (البقر ۸-۱)

یہ تحقیق بات ہے - کہ مُسلمان اور یہودی - عیسائی اور فرقۂ صابئین جو بھی

یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور قیامت پر اور نیکو کار بھی ہوں۔ ایسے شخصوں کا حق الخدمت اُن کے پروردگار کے پاس ہے۔ اُن کو نہ کسی طرح کا اندیشہ ہوگا۔ نہ غم ۵

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۵ (ہود ۱۰-۹)

اور اگر آپ کے رب کو منظور ہوتا۔ تو سب آدمیوں کی ایک ہی اُمّت بنا دیتے ۵

فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ ۵ (مسلم)

رسولِ کریمؐ فرماتے ہیں۔ کہ میری اُمّت میں یہ باتیں جہالت کی ہیں۔ جو وہ نہیں چھوڑتے (۱) اپنے خاندان کا فخر کرنا۔ (۲) دوسرے کی نسل میں عیب نکالنا ۵

For there is no difference between the Jew and the Greek. For the same Lord over all is rich unto all that call upon him.

For whosoever shall call upon the name of the Lord shall be saved.

(Romans 10—12/13)

ایک یہودی اور یونانی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مالک جو ہمارا پروردگار ہے۔ اسی پر مہربان ہوتا ہے۔ جو اُس کو یاد کرتا ہے۔

جو کوئی بھی مالک کا نام یاد کرے گا۔ وہ محفوظ رہے گا ۵ (رومیوں ۱۰ - ۱۲/۱۳)

Wherefore now let the fear of the Lord be upon you; take heed and do it; for there is no iniquity with the Lord our God, nor

respect of persons, nor taking of gifts.
(2 Chronicles 19—7)

پس خداوند کا خوف تم پر طاری رہے۔ اُس کی تعمیل میں احتیاط سے کام لو۔ کیونکہ ہمارے پروردگار خدا کی بارگاہ میں نا انصافی نہیں۔ وہاں نہ کسی کی رُو رعایت ہے۔ اور نہ ہی رشوت خوری۔ (۲۔ تواریخ ۱۹-۷)

But by an equality, that now at this time your abundance may be a supply for their want, that their abundance also may be a supply for your want; that there may be equality.
(2 Corinthians 8—14)

البتہ برابری کے طور پر اس وقت تمہاری دولت سے دُوسروں کی کمی پُوری ہو۔ تاکہ اُن کی دولت سے تمہاری کمی پُوری ہو۔ اور اس طرح یکسانیت عمل میں آئے۔
(۲۔ کرنتھیوں ۸-۱۴)

Masters, give unto your servants that which is just and equal; knowing that ye also have a master in heaven.
(Colossians 4—1)

اَے مالکو! (با اختیار لوگو) اپنے نوکروں (عام انسانوں) کے ساتھ یہ جان کر عدل و انصاف کرو۔ کہ آسمان پر ایک تمہارا بھی مالک موجود ہے۔ (کولوسین ۴-۱)

And hath made of one blood all nations of men for to dwell on all the face of the

earth and hath determined the times before appointed, and the bounds of their habitations.
(The Acts 17—26)

اور اُسی مالک نے ایک ہی خُون سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام رُوے زمین پر سکُونت پذیر ہونے کے لئے پَیدا کی - اور اُن کی میعادیں اور سکُونت کی حدّیں مُقرّر کردیں ؛ (اعمال ۱۷ - ۲۶)

For all of the creeds are false, and all of the creeds are true:
And bow at the shrines where my brothers bow, there will I bow too;
(R. P. Donald Marquis.
United States)

کیونکہ سارے ہی مذہب سچّے ہیں - اور سارے ہی مذہب جھُوٹے ہیں - اور جن عبادت گاہوں میں میرے بھائی سجدہ کرتے ہیں - وہیں مَیں بھی کرُونگا
(آر - پی ڈونلڈ مارکوئس)

Jesus throws down the dividing prejudices of nationalty and teaches universal love without distinction of race, merit or rank.
(G. C. Geikie—Scot)

حضرت مسیحؑ نے قومیت کی فرقہ داری کی تمیزوں کو اُڑا دیا - اور بغیر لحاظ نسل اوصاف یا درجے کے ہر ایک سے محبّت کرنا سکھایا ؛ (جی سی گیکی - سکاٹ لینڈ)

By the law of God, given by him to

humanity, all men are equals.

(Mazzini Giusepe.)

اُس قانون، کی رُو سے جو کہ مالکِ کُل نے بنی نوعِ اِنسان کو عطا فرمایا۔ سارے اِنسان یکساں ہیں۔ یعنی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور ایک جیسے ہیں ؛ (میزینی)

All men are by nature equal, made, all, of the same earth by the same Creator, and however we deceive ourselves, as dear to God is the poor peasant as the mighty prince.

(PlatoGr. Philos.)

قُدرت نے سب اِنسانوں کو یکساں بنایا ہے۔ ایک ہی خالق نے ایک ہی مٹّی سے سب کو پیدا کیا ہے۔ اور خُواہ ہم اپنے آپ کو کتنے ہی دھوکے میں رکھیں۔ مالکِ کُل کے نزدیک غریب دہقان اُتنا ہی عزیز ہے۔ جتنا کہ ایک شہزور شہزادہ ؛ (افلاطون)

نظم

سب میں ہے دِلدار میرا سب کا وُہ دلدار ہے بیکسوں کا یار ہے مغمُوم کا غمخوار ہے
برگ[۱] میں شکلِ طراوت بیخ[۲] و بن میں ہے نمُو گُل کا ہے وُہ رنگ متمکّن[۳] بہ نوکِ خار[۴] ہے
مسئلہ توحید آجائے سمجھ میں پھر ہے کیا غیریّت پیدا نہ ہو اُلفت کا تب اظہار ہے
بے تعصّب ہو کے اِنساں سوچ لے اِس بات کو کیوں کسی کے رات دن وُہ درپئے آزار ہے
دو میں کھٹ پٹ کا ہے امکاں ایک میں امکاں نہیں کر کے جھگڑے مذہبی باہم بشر کیوں خوار ہے
دِل میں دو کا ہو گماں شیطان خُود پھر لڑ پڑے دونو سے، اجزِ تُو اُ دُنیا کا ہر دیندار ہے
وید اور قُرآن دونو کی خُدا پر ہے بِنا پھر عیش[۵] کیوں شک کا یہ وہم اور پندار ہے

---

۱ پتہ ۲ جڑ ۳ جاگزین ۴ کانٹا ۵ بے فائدہ ؛

سب مذاہب کے بزرگوں کی عزّت کرو

ये च पूर्व ऋषयो ये च नूत्ना इन्द्र ब्रह्माणि जनयन्त विप्राः ।
अस्मे ते सन्तु सख्या शिवानि यूयंपात स्वस्तिभिः सदानः ॥
(ऋ० ७-२२-९)

اُے حقیقی راحت کے بخشنے والے پرماتما! جو نکتہ رس بڑے بڑے عالم سابقہ جنموں[1] اور موجودہ جنموں میں پُرمنفعت نیک پسند ونصائح کو سب جگہ پھیلاتے رہتے ہیں۔ وُہ سب ہم سے دِلی اُنس رکھنے والے ہوں۔ اور اَے نیک راہ پر چلنے والے بزرگو! آپ سب بھی مِل کر اپنے نیک کلام سے ہمیشہ ہمیں راحت پہنچاتے رہیں ؛
(رگ وید ۷-۲۲-۹)

ये देवास इहस्थन विश्वे वैश्वानरा उत ।
अस्मभ्यं शर्म सप्रथो गवेऽश्वाय यच्छत ॥ (ऋ० ८-३०-४)

جو کامل دہاتما لوگ یہاں دیکھے جاتے ہیں۔ نیز جہاں تہاں اِنسانی آبادیوں میں پہنچ کر کارِ خیر سرانجام دے رہے ہیں۔ وُہ سب ہمارے لئے اور ہمارے گائے۔ گھوڑے وغیرہ کے لئے حقیقی راحت کے حصُول میں مُمِد ومعاون[2] ہوں ؛ (رِگ وید ۸-۳۰-۴)

देवानां भद्रा सुमतिर्ऋजूयतां देवानां रातिरभिनो निवर्त्तताम् ।
देवानां सख्यमुपसेदिमा वयं देवा न आयुः प्रतिरन्तु जीवसे ॥
(ऋ० १-८९-२)

[1] پیدائش [2] مددگار

سادہ زندگی کے چاہنے والے مُرشدوں کی حقیقی راحت کا راستہ دکھانے والی عقل و دانش اُور بزرگ مہاتماؤں کی آشیرباد ہمیں ہمیشہ ملتی رہے۔ بڑے آدمیوں کی نیک صحبت ہمیں ہر وقت مُیسّر ہو۔ اُور یہ سبھی نیک بزرگ ہماری زندگی کی نیک خصلتوں کو بڑھاتے اُور ترقّی دیتے رہیں ٭ (رگ وید ۱-۸۹-۲)

सनो बोधि पुरएता सुगेषूत दुर्गेषु पथिकृद्विदानः ।
ये अश्रमास उरवो वहिष्ठास्तेभिर्न इन्द्राभिवक्षि वाजम् ॥
(ऋ० ६-२१-१२)

اَے نیک اِنسان! اَے نیک راہ دکھلانے والے بزرگ! زندگی کے اچّھے اُور بُرے سب قسم کے راستوں میں ہمیں خبردار کرتے رہو۔ تمہارے جو کبھی ماند نہ ہونے والے راہِ راست پر لے جانے والے بہت سے نیک اعمال اُور عاقلانہ پند و نصائح ہیں۔ اُنہی کی مدد سے ہماری یہ قوّتِ حیات نمایاں ہو۔ اُور اُن ہی کے ذریعہ ہمیں رُوح کی خوراک میسّر ہو ٭ (رگ وید ۶-۲۱-۱۲)

अयामि ते नम उक्तिं जुषस्व ऋतावस्तुभ्यं चेतते सहस्वः ।
विद्वां आवक्षि विदुषो निषत्सि मध्य आबर्हिरूतये यजत्र ॥
(ऋ० ३-१४-२)

اَے راست رَو۔ باحوصلہ۔ قابلِ تعظیم بزرگ! میں آپ جیسے ہوشیار کرنے والے (غفلت سے جگانے والے) نیک اِنسان کو نمسکار[1] کرتا ہوں۔ آپ[2] میرے اس جذبۂ تعظیم کو قبول فرما دیں۔ ایک عالم شخص ہی عالموں کی مجلس میں امتیاز حاصل کر سکتا ہے۔ آپ عالم ہیں۔ اس لئے آئیے۔ سب کی حفاظت کے لئے اِس کھُلی مجلس میں نشست کو منظور فرمائیے ٭ (رِگ وید ۳-۱۴-۲)

येषां श्रियाधि रोदसी विभ्राजन्ते रथेष्वा ।

[1] نیک دُعا [2] تعظیم کو قبول کرنا

दिवि रुक्म इवोपरि।
ते नो वसूनि काम्या पुरुश्चन्द्रा रिशादसः।
आ यज्ञियासो ववृत्तन॥　　(ऋ० ५-६१-१२/१६)

جن بڑے آدمیوں کی شُہرت زمین پر نیز آسمان میں بھی گُونجنے لگتی ہے۔ جو نیک آدمی اپنی زندگی کی گاڑی میں آسمان پر سُورج کی طرح درخشاں ہو جاتے ہیں۔ وُہ جاندار دل کو ستانے والے جذبات کو جڑ سے مٹانے والے کامل اَور قابلِ عزّت نیک اِنسان ہماری راحت و آرام کی دِلی اُمیدوں کو پُورا کرنے والے ہوں ؛ (رگ وید ۵-۶۱-۱۲/۱۶)

ऋतस्य पन्थामनुपश्य साध्वङ्गिरसः सुकृतो येन यन्ति॥
(अथर्व १८-४-३)

اُس حقیقی راستے کو ٹھیک طور پر سمجھو۔ جس راستے پر نیک اعمال والے لوگ چلتے ہیں ؛ (اتھروید ۱۸-۴-۳)

ऋतावान ऋतजाता ऋतावृधो धीरासो अनृतद्विषः।
तेषां वः सुम्ने सुच्छर्दिष्टमे नरः स्याम ये च सूरयः॥
(ऋ० ७-६६-१३)

جو بھلے آدمی راستی پسند ہیں۔ جو راستی اَور صداقت سے ہی ظاہر ہوتے ہیں اَور نشو و نما پاتے ہیں۔ اَور جو جھُوٹ کے دُشمن ہیں۔ ہم میں سے جتنے بھی سمجھدار لوگ ہیں۔ وُہ سب اَیسے ہی نیک اِنسانوں کے سایۂ عاطفت میں حقیقی راستہ پر قدم زن ہوں (رگ وید ۷-۶۶-۱۳)

नमो महद्भ्यो नमो अर्भकेभ्यो नमो युवभ्योनम आशिनेभ्यः।
यजाम देवान् यदि शक्नवाम मा ज्यायसः शंसमावृक्षि देवाः॥
(ऋ० १-२७-१३)

بڑوں کے لئے نمسکار ہو۔ چھوٹوں کے لئے آدر (تواضع) ہو۔ درمیانی عُمر والوں نوجوانوں کے لئے مان (عزت۔ ستکار) ہو۔ اور سب کے لئے بھلائی ہو۔ اگر مقدُور ہو۔ تو سب ہی پیر۔ مُرشدوں۔ گُوروؤں کی سیوا کریں۔ اَے بزرگو! مجھے آشیرباد دو۔ کہ مَیں تعظیم کو تباہ کرنے والا کبھی نہ بنوں ؛ (رِگ وید ۱۔۲۷۔۱۳)

ऊर्ध्वं प्राणाह्युत्क्रामन्ति यूनः स्थविर आयति ।
प्रत्युत्थानाभिवादाभ्यां पुनस्तान्प्रतिपद्यते ॥
अभिवादनशीलस्य नित्यं वृद्धोपसेविनः ।
चत्वारि तस्य वर्धन्ते आयुर्विद्या यशो बलम् ॥
(मनुस्मृति २/१२०-१२१)

علم میں یا عُمر میں بڑا آدمی اگر آجاوے۔ تو چھوٹی عُمر والے آدمی کے پران جسم سے باہر نکلتے ہُوئے معلُوم ہوتے ہیں۔ اِس لئے عُمر یا علم وغیرہ خُوبیوں میں بڑھا ہُوا آدمی جب آوے۔ تو اُس کو کھڑا ہوکر نمسکار کرے۔ پھر اپنی گھبراہٹ کو دُور کرے۔ کھڑے ہوکر ہمیشہ بزرگ آدمیوں کو نمسکار کرنے والے۔ نیز ہمیشہ بزرگوں کی خدمت کرنے والے آدمی کی عُمر، علم۔ شُہرت اَور طاقت چاروں ترقّی پاتی ہیں ؛

(منوسمرتی ۲/۱۲۰۔۱۲۱)

ਪ੍ਰੇਮ ਸੁਮਾਰਗ

ਜੋ ਕੋਈ ਸੰਗਤਿ ਖਾਲਸੇ ਬਿਖੇ ਆਵੈ ਓਸ ਨੂੰ ਪੰਜ ਸਤ ਸਿਖ ਉਠ ਕੈ ਅਦਬ ਨਾਲ ਤਾਜ਼ੀਮ ਕਰਨ ਆਪਸ ਮੇ ਭਾਉ ਕਰਕੇ ਬਠਾਇਨ ਜੋ ਇਸ ਬੋਲਨੇ ਉਪਰ ਚਲੇਗਾ ਸਿੱਖੀ ਪ੍ਰਾਪਤ ਹੋਵੇਗੀ ਸੁਖਾਲਾ ਰਹੇਗਾ ।

پریم سمارگ

جو کوئی خالصہ کی سبھا میں آوے۔ اُس کی پانچ سات سکھ اُٹھ کر ادب سے تعظیم کریں۔ اور باہمی محبت سے بٹھائیں۔ جو اِس بات پر عمل کرے گا۔ اُس کو سکھی حاصل ہوگی۔ اور امن سے زندگی گذریگی ؛

ਬਿਚਿੱਤ੍ਰ ਨਾਟਕ ਅ੦ ੧੩

ਦੂਖ ਭੂਖ ਤਿਨ ਕੋ ਰਹਿ ਲਾਗੀ
ਸੰਤ ਸੇਵ ਤੇ ਜੋ ਹੈਂ ਤਿਆਗੀ
ਜਗਤ ਬਿਖੇ ਕੋਊ ਕਾਮ ਨ ਸਰਹੀਂ
ਅੰਤਹਿ ਕੁੰਡ ਨਰਕ ਕੀ ਪਰਹੀਂ

بچتر ناٹک ادھیائے ۱۳

جو بزرگوں کی خدمت نہیں کرتے۔ وہ ہمیشہ تکلیف زدہ اور حاجت مند رہتے ہیں۔ دنیا میں اُن لوگوں کا کوئی کام پورا نہیں ہوتا۔ اور آخر کار دوزخ میں دھکیلے جاتے ہیں ؛

ਗਉੜੀ ਸੁਖਮਨੀ ਮ੦ ੫.

ਸੰਤ ਕੇ ਦੂਖਨ ਮਤ ਹੋਇ ਮਲੀਨ ।
ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨ ਸੋਭਾ ਤੇ ਹੀਨ ॥
ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਸਦਾ ਅਪਵਿਤ ।
ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਕਿਸੇ ਕਾ ਨਹੀ ਮਿਤ ॥
ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨ ਆਰਜਾ ਘਟੈ ।
ਸੰਤ ਕੈ ਦੂਖਨ ਜਮ ਤੇ ਨਹੀਂ ਛੁਟੈ ॥
ਸੰਤ ਕੇ ਦੂਖਨ ਸੁਖ ਸਭ ਜਾਇ ।

ਸੰਤ ਕੋ ਦੂਖਨ ਨਰਕ ਮਹਿ ਪਾਇ।
ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਅਧਬੀਚ ਤੇ ਟੂਟੈ।
ਸੰਤ ਕਾ ਦੋਖੀ ਕਿਤੈ ਕਾਜ ਨ ਪਹੂਚੈ।

گوڑی سُکھمنی محلہ ۵

نیک بزرگوں کی عزّت نہ کرنے سے عقل ماری جاتی ہے۔ نیک نامی نام کو نہیں ملتی۔ جو اِنسان نیک بزرگوں کی عزّت نہیں کرتا۔ اور اُن سے خصومت رکھتا ہے۔ وُہ ناپاک ہوتا ہے۔ کسی کا دوست نہیں ہوتا۔ اُس کی عُمر کم ہو جاتی ہے۔ موت کے عذاب میں گرفتار ہوتا ہے۔ اُس کے سارے امن و چین کافور ہو جاتے ہیں۔ اور دوزخ میں جگہ پاتا ہے۔ ایسا آدمی درمیان سے ٹوٹتا ہے۔ اور اُس کے سب کام اُدھورے رہتے ہیں ؛

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا ؛ (النحل ۵/۲)

اور ہم ہر اُمّت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجتے رہتے ہیں ؛

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ؛ (الرعد ۱/۲)

اور ہر قوم کے لئے ہادی (رہنما) ہوتے چلے آئے ہیں ؛

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ؛ (یونس ۵-۱۷)

اور ہر ایک قوم میں رسُول بھیجا گیا ؛

وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ؛ (فاطر ۳-۱۰)

اور کوئی ایسی قوم نہیں۔ جس میں رسُول نہ بھیجا گیا ہو ؛

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ؛ (البقرہ ۴۰/۲)

ہم پیغمبروں میں سے کسی میں اِمتیاز نہیں کرتے ؛

قُولُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ (البقر ۱۶/۷)

کہدو۔کہ "ہم ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ پر اور اُس پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا۔ اور اُس پر بھی جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ کی طرف بھیجا گیا۔ اور اُس پر بھی جو حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ کو دیا گیا۔ اور اُس پر بھی جو اُن کے پروردگار کی طرف سے دیگر پیغمبروں کو دیا گیا چنانچہ ہم تو اُن میں سے کسی ایک میں بھی تمیز نہیں کرتے ۔ اور ہم تو اللہ تعالےٰ کے فرمانبردار ہیں ؛

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ (النساء ۲۱/۱۱)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اُن کے سب رسُولوں پر بھی۔ اور اُن میں سے کسی میں فرق نہیں رکھتے ۔ اُن لوگوں کو، اللہ تعالےٰ ضرور اس کا عوض[۱] دیں گے ؛

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ۔ (اَبُوداؤد)

حضرت ابُو سعید رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ باہم انبیاء علیہم السّلام میں ایک کو دُوسرے پر ترجیح مت دو ؛

عا۔ اتارا گیا ۲ے اجر

Thou shalt rise up before the hoary head, and honour the face of the old man, and fear thy God: I am the Lord.

(Leviticus 19-32)

تو اس شخص کے آگے جس کا سر سفید ہو۔ اُٹھ کر کھڑا ہو جا۔ اور بزرگ آدمی کو عزت دے۔ اور اپنے خدا سے ڈر۔ میں خداوند ہوں ؎ (احبار ۱۹-۳۲)

Rebuke not an elder, but intreat him as a father;

(1 Timothy 5—1)

کسی بھی بزرگ آدمی کی ہتک نہ کرو۔ بلکہ اس کو اپنے باپ کی طرح عزت سے بلاؤ ؎ (۱۔ تمطاؤس ۵-۱)

نظم

ایک دن پیرِ خرد[1] سے یہ کیا میں نے سوال — ایک انسان کیلئے ہیں کونسے وصفِ کمال
کن خصائل[2] سے ہو سکتا ہے وہ ممتازِ[3] انام[4] — کن محاسن[5] سے وہ بن سکتا ہے فخرِ بے مثال
سن کے یہ اس نے دیا فوراً ہی برجستہ جواب — مایۂ فخر و وجاہت[6] ہے نہ دولت نہ ہی مال
اور باتیں ہیں کہ ہیں وہ تاجِ سرِ عزت و شرف — اور چیزیں ہیں کہ ہیں طرۂ دستارِ خصال
حسنِ اخلاق[7] و مروت ہیں رہے اوصاف خوب — لطف اور ہمدردی و ایثار ہیں اعلےٰ خیال
رکھ بزرگوں کا ادب بھی اور سدا تعظیم کر — مرد کہلائیگا تب اور جاہ پائے لازوال

[1] بوڑھا عقلمند [2] خوبیاں [3] قابلِ عزت [4] لوگوں میں [5] وصف [6] خوبصورتی [7] خوش خوئی

نفاق مت پیدا کرو

ते हि पुत्रासो अदितेर्विदुर्द्वेषांसि योतवे ॥ (ऋ० ८-१८-५)

وہی لوگ پرماتما کے سچے پُتر ہیں۔ جو دُشمنی کو ہٹانا اور دُور کرنا جانتے ہیں؛

(رِگ وید ۸-۱۸-۵)

अपानुदो जनममित्रयन्तम् । (ऋ० १०-१८०-३)

دُشمنی پھیلانے والے کو دُور کرو۔ (رِگ وید ۱۰-۱۸۰-۳)

मा नो मर्ता अभिद्रुहन् । (ऋ० १-५-१०)

(اَے پرماتما!) لوگ ہم سے دُشمنی نہ رکھیں؛ (رِگ وید ۱-۵-۱۰)

दृते दृंह मा मित्रस्य मा चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षन्ताम् ।
मित्रस्याहं चक्षुषा सर्वाणि भूतानि समीक्षे ।
मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे ॥ (यजुः ३६-१८)

اَے پرمیشور! آپ اَیسی کرپا[1] کریں۔ کہ ہم ایک دُوسرے سے دُشمنی رکھنا چھوڑ دیں۔ سب بنی نوع اِنسان مجھ کو مِتر[2] کی نِگاہ سے دیکھیں۔ مَیں بھی سب کو دوست کی نِگاہ سے دیکھوں۔ ہم سب ایک دُوسرے کو دوست کی نِگاہ سے دیکھیں؛

(یجروید ۳۶-۱۸)

सध्रीचीनान् वः संमनसस्कृणोम्येकश्नुष्टीन्त्संवननेन सर्वान् ।
देवा इवामृतं रक्षमाणाः सायं प्रातः सौमनसो वो अस्तु ॥
(ऋ० ३-३०-७)

[1] عنایت [2] دوست؛

ایک کو دُوسرے سے وابستہ کرنے والی مُحبّت کے ساتھ میں تمہیں ساتھ چلنے والا یکساں دِل والا - اور ایک ہی رہبر والا بناتا ہُوں - دیوتاؤں کی طرح امرت کی رکشا کرتے ہُوئے تم رہو - اور تمہارے خیالات اور جذبات میں ہمیشہ یکسانیت رہے ؛

(اتھروید ۳-۳۰-۷)

अद्वेष्टा सर्व भूतानां मैत्रः करुण एव च ।
निरममो निरहंकारः समदुःख सुखः क्षमी ॥
संतुष्टः सततं योगी यतात्मा दृढनिश्चयः ।
मय्यर्पित मनोबुद्धियों मद्भक्तः स मे प्रियः ॥

(भगवद्गीता १२/१३-१४)

جس کو کسی سے بھی دُشمنی نہیں ہے - جو سب کا دوست ہے - اور رحم دل ہے - جو بے من ومائی ہے - اور انکسار پسند ہے - جس کو سُکھ اور دُکھ دونو ایک جیسے ہیں اور کشما وان ہے - جو ہمیشہ صابر رہتا ہے - اور نیک کاموں میں لگا ہُوا ضبطِ نفس کرتا ہے - جس کا عقیدہ پکّا ہے - اور جس کے دِل اور عقل پرماتما میں لگے ہُوئے ہیں - وُہ ہی بھگت مجھ کو از بس پیارا ہے ؛ (بھگوت گیتا ۱۲/۱۳-۱۴)

मत्कर्मकृन्मत्परमो मद्भक्तः सङ्गवर्जितः ।
निर्वैरः सर्वभूतेषु यः स मामेति पाण्डव ॥

(भगवद्गीता ११-५५)

جو شخص ایشور کو ہی اپنا سہارا سمجھے - اور سب فعل اُسی کے لئے کرتا ہو - اور اُس کی اُٹوٹ بھگتی میں لگا ہُوا دُنیا سے جی نہ لگائے - اور ساتھ ہی جس کو دُنیا میں کسی سے بھی عناد نہ ہو - وُہ اِنسان ضرور ایشور تک رسائی پاتا ہے ؛

(بھگوت گیتا ۱۱-۵۵)

لہ آبِ حیات ۲ے حفاظت ۳ے عفو والا ۴ے سالک ۵ے عبادت ۶ے دُشمنی

इन्द्रियस्येन्द्रियस्यार्थे रागद्वेषौ व्यवस्थितौ ।
तयोर्न वशमागच्छेत्तौ ह्यस्य परिपन्थिनौ ॥
(भगवद्गीता ३-३४)

جب حواس سُوئے لذّات جاتے ہیں۔ تو اُن کے اندر دو بدذات ٹھگ گھس بیٹھتے ہیں۔ ایک کا نام رغبت ہے۔ اور دُوسرے کا نفرت۔ اُن کے قابُو میں نہ آنا چاہئے
(بھگوت گیتا ۳-۳۴)

यस्य रागो च दोसो च मानो मक्खो च पातितो ।
सासपोरिव आरग्गा तमहं ब्रूमि ब्राह्मणम् ॥ धम्मपद (२६-२५)

مَیں اُس کو برہمن کہتا ہُوں جس نے نفرت، دُشمنی، غرُور اور حسد کو اِس طرح ہٹا دیا ہے۔ جیسے سُوئی کی نوک سے سرسوں کا دانہ ؛
(دھم پد ۲۶-۲۵)

नत्थि रागसमो अग्गि नत्थि दोससमो गहो ।
नत्थि मोहसमं जालं नत्थि तण्हासमो नदी ॥
(धम्मपद १८-१७)

بے جا رغبت کے برابر کوئی آگ نہیں ہے۔ نفرت کے برابر کوئی پھندا نہیں ہے دُنیا سے جی لگانے کے برابر کوئی جال نہیں ہے۔ ترشنا (ہوَس) کے برابر (ڈُبانے والی) کوئی ندی نہیں ہے۔
(دھم پد ۱۸-۱۷)

नत्थि रागसमो अग्गि नत्थि दोससमो कलि ।
नत्थि खन्धादिसा दुक्खा नत्थि सन्तिपरं सुखं ॥
(धम्मपद १५-६)

بے جا رغبت کے برابر کوئی آگ نہیں ہے۔ نفرت کے برابر کوئی ہارنے والا پانسہ

۱؎ عیش و عشرت ؛

نہیں ہے۔ جسم کے برابر دُکھ نہیں۔ سکونِ دِل کے برابر کوئی سُکھ نہیں ؛

(دھم پد ۱۵-۶)

न हि वेरेन वेरानि सम्मन्तीध कुदाचनं ।
अवेरेन च सम्मन्ति एस धम्मो सनन्तनो । (धम्मपद १-५)

دُشمنی سے دُشمنی کبھی رفع نہیں ہوتی۔ البتّہ محبّت سے رفع ہو جاتی ہے۔ یہی ابدی[۱] دھرم ہے ؛ (دھم پد ۱-۵)

ਗਉੜੀ ਬਾਵਨ ਅਖਰੀ, ਮ੦ ੫

ਵਾਵਾ ਵੈਰ ਨਾ ਕਰੀਐ ਕਾਹੂ,
ਘਟ ਘਟ ਅੰਤਰ ਬ੍ਰਹਮ ਸਮਾਹੂ,
ਵੈਰ ਵਿਰੋਧ ਮਿਟੇ ਤਿਹ ਮਨ ਤੇ,
ਹਰਿਕੀਰਤਨ ਗੁਰਮੁਖ ਜੋ ਸੁਨਤੇ ।

گوڑی باون اکھری محلہ ۵

کسی سے عِناد[۲] نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ مالکِ کُل سب میں سما رہا ہے۔ جو نیک اِنسان ہری کیرتن سُنتے ہیں۔ اُن کے اندر سے عناد اور نفاق دُور ہو جاتے ہیں ؛

ਰਾਮ ਕਲੀ ਸਿਧ ਗੋਸ਼ਟ

ਗੁਰਮੁਖ ਵੈਰ ਵਿਰੋਧ ਗਵਾਵੈ,
ਗੁਰਮੁਖ ਸਗਲੀ ਗਣਤ ਮਿਟਾਵੈ ।

رام کلی سدھ گوشٹ

بنیک اِنسان عناد اور نفاق کو دُور کرتا ہے۔ اور مخالفین کی مخالفت کا خیال

[۱] ہمیشہ کا [۲] دُشمنی ؛

نہیں کرتا ؛

ਬਸੰਤ ਮ੦ ੩

ਗੁਰੁ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਲਾਗੇ ਨਾਮ ਸੁਆਦ,
ਕਾਹੇ ਜਨਮ ਗਵਾਵਹੁ ਵੈਰ ਵਾਦ ?

بسنت محلّہ ۳

اگر پرماتما کی کرپا[1] سے ہری[2] نام میں آنند[3] آنے لگے۔ تو نفاق اور جھگڑوں میں عُمر کیوں ضائع کی جائے ؛

ਵਾਰ ਆਸਾ ਮ੦ ੧

ਬੀਉ ਬੀਜ ਪਤ ਲੈ ਗਏ, ਅਬ ਕਿਉ ਉਗਵੈ ਦਾਲ ?
ਜੇ ਇਕ ਹੋਇ ਤ ਉਗਵੈ, ਰੁਤੀ ਹੂ ਰੁਤ ਹੋਇ.

وار آسا محلّہ ۱

جو دانہ سالم ہوتا ہے۔ اُسی کو بونے سے پتّے لہراتے ہیں۔ لیکن دال (یعنی دو ٹکڑے کئے ہوئے دانے) کے بونے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ سالم دانہ فصل کا موقعہ آنے پر پُورا پھَل دیگا (اسی طرح اتفاق سے ہی نیک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں)

ਵਾਰ ੧ ਪਉੜੀ ੫.

ਚਾਰ ਵਰਣ ਚਾਰ ਮਜ਼ਹਬਾਂ ਜਗ ਵਿਚ ਹਿੰਦੂ ਮੁਸਲਮਾਣੇ
ਖੁਦੀ ਬਖੀਲੀ ਤਕਬਰੀ ਖਿਚੋਤਾਣ ਕਰੇਣ ਧਿਙਾਣੇ
ਗੰਗ ਬਨਾਰਸ ਹਿੰਦੂਆਂ ਮੱਕਾ ਕਾਬਾ ਮੁਸਲਮਾਣੇ,
ਸੁੰਨਤ ਮੁਸਲਮਾਨ ਦੀ ਜੰਞੂ ਤਿਲਕ ਹਿੰਦੂ ਲੋਭਾਣੇ,
ਰਾਮ ਰਹੀਮ ਕਹਾਏ ਇਕੋ ਇਕ ਨਾਮ ਦੁਇ ਰਾਹ ਭੁਲਾਣੇ
ਬੇਦ ਕਤੇਬ ਭੁਲਾਇਕੇ ਮੋਹੇ ਲਾਲਚ ਦੁਨੀ ਸ਼ੈਤਾਣੇ,
ਸਚ ਕਿਨਾਰੇ ਰਹਿ ਗਿਆ ਖਹਿ ਮਰਦੇ ਬਾਹਮਣ

[1] عنایت [2] ذکرِ الٰہی [3] سُرور

ਮਉਲਾਣੇਂ, ਸਿਰੇ ਨ ਮਿਟੇ ਆਵਣਾ ਜਾਣੇਂ.

وار - پہلی - پوڑی ۵

چار ورن اَور چار مذہب دُنیا میں ہیں - جن میں ہندو اَور مسلمان بھی ہیں - لیکن وُہ خواہ مخواہ خودی - غرور اَور غیریّت وغیرہ میں پھنسے ہوُئے ہیں - ہندوؤں کے واسطے تو گنگا اَور کاشی جی تیرتھ ہیں - اَور مسلمانوں کے لئے مکّہ اَور کعبہ - مسلمان شرع کے پابند ہیں - اور ہندو تلک اَور جینئو کے - رام اَور رحیم دونو ایک ہیں - لیکن اُس کو ملنے کا راستہ دونو فریق بھول چکے ہیں - ویدوں اَور قرآن کی تعلیم کو فراموش کر دیا ہے - موہ اَور لالچ میں پھنس کر شیطانی راستے پر چل رہے ہیں - دونو فریق راستے[1] کو ترک کر کے یُونہی آپس میں لڑ رہے ہیں - اَور آواگون[2] کے چکّر میں پھنسے ہوئے ہیں ؛

ਗੁਰ ਬਿਲਾਸ (ਪਾ੦ ੬) ਅ੦ ੩

ਫੁਟ ਪ੍ਰਹਿਲਾਦ ਹਰਨਾਖ ਨਰਹਰਿ ਹਤਯੋ
ਫੁਟ ਕੇ ਬਿਭੀਅਨ ਲੁਟਾਇ ਲੰਕ ਦਈ ਹੈ,
ਫੁਟ ਕੁਰੁ ਪੰਡੁ ਗਏ ਸਭੈ ਕੁਲ ਨਾਸ਼ ਕਏ
ਫੁਟੀ ਦੇਖੋ ਕੇਕਈ ਸੁ ਰਾਮ ਸੀਅ ਗਈ ਹੈ.
ਫੂਟੇ ਰਾਜਪੂਤ ਜੇਈ ਬਡੇ ਦੁਖ ਪਾਯੋ ਸੋਈ,
ਔਰ ਹੈਂ ਅਨੇਕ ਗਾਥ ਜੋਊ ਪਾਛੈ ਭਈ ਹੈ,
ਮੇਲ ਕੀਏ ਹੋਤ ਸੁਖੁ ਫੂਟਨ ਤੇ ਮਹਾਂ ਦੁਖ,
ਤਾਂਤੇ ਮੇਲ ਕਰੋ ਪਾਛੈ ਭਈ ਬੀਤ ਗਈ ਹੈ.

گور ولاس (پادشاہی ۶) ادھیائے ۳

باہمی نفاق کی وجہ سے پرہلاد کا والد راجہ ہرناکش مارا گیا - پھُوٹ کی وجہ سے راون کے بھائی ببھیکھن نے لنکا لُٹوا دی - نفاق کی وجہ سے ہی پانڈوؤں نے

[2] آنا جانا (پیدائش موت)

سارے خاندان کو تباہ کیا۔ اور اسی پھوٹ کے باعث ہی کیکئی نے رام اور سیتا کو جنگلوں میں بھجوایا۔ پھوٹ کے سبب سے ہی راجپوت قوم نے بڑی مصیبتیں جھیلیں۔ اتفاق سے سُکھ ملتا ہے۔ اور نفاق سے سخت دُکھ۔ اس لئے اتّفاق کو عمل میں لاؤ۔ البتّہ گذشتہ را صلواۃ کہو۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

(آلِ عمران ۱۱/۴)

اور تم لوگ اُن لوگوں کی طرح مت ہو جانا۔ جنہوں نے باہمی تفریق اور اختلاف پیدا کر لئے۔ حالانکہ اُن کے پاس واضح احکام پہنچ چکے تھے۔ اور اُن لوگوں کے لئے سزائے عظیم[1] ہوگی۔

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ
وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آلِ عمران ۵/۱ و ۱۱/۲)

بے شک اللہ تعالےٰ میرا بھی مالک ہے۔ اور تمہارا بھی۔ اُسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ سارے ہی اللہ تعالےٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور آپس میں فرقہ بازیاں مت پیدا کرو۔

بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ... (آلِ عمران ۲۰/۶)

تم آپس میں ایک دُوسرے کے جزو ہو۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ص (انفال ۱/۱)

سو تم اللہ سے ڈرو۔ اور آپس میں میل جول پیدا کرو۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

[1] بھاری۔

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ (مائدہ ۷/۵)

تُم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے خاص شریعت اور خاص طریقت تجویز کی۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا۔ تو تم سب کو ایک ہی اُمّت کر دیتے۔ لیکن ایسا نہیں کیا۔ تاکہ جو جو دین تُم کو دیا ہے۔ اُس میں تُم سب کا اِمتحان فرمائیں۔ تو بس نیکوکاری کی طرف دَوڑو[1]۔ تُم سب کو خدا ہی کے پاس جانا ہے۔ وہ تم سب کو جتلا دیگا۔ کہ جن باتوں میں تُم اِختلاف کیا کرتے تھے ؛

اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ
اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ (القصص ۲/۹)

(کیا) تُم دُنیا میں اپنا ظُلم کا سِکّہ بٹھلانا چاہتے ہو۔ اور صُلح کروانے والوں میں اپنا شُمار نہیں کرانا چاہتے ؛

These six things doth the Lord hate; yea, seven are an abomination unto him; a proud look, a lying tongue, and hands that shed innocent blood, an heart that deviseth wicked imaginations, feet that be swift in running to mischief, a false witness that speaketh lies, and he that soweth discord among brethren. (Proverbs 6/16 to 19)

[1] راغب ہو ؛

خُداوند اِن چھ خصلتوں سے نفرت کرتا ہے۔ ہاں بلکہ سات ہیں جنہیں وہ دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔ یعنی "مغرور نگاہیں"۔ "جھوٹی زبان"۔ "بے گُناہ کا خُون کرنیوالے ہاتھ" "بُرے منصوبے باندھنے والا دِل"۔ "جھٹ پٹ بُرائی کی طرف دوڑنے والے پاؤں" "جھُوٹ بولنے والا جھوٹا گواہ"۔ (اِن سب سے بڑھکر) "اِنسانوں کے درمیان نفاق کا بیج بونے والا اِنسان"۔ (امثال ۶/۱۶ تا ۱۹)

23. Therefore if thou bring thy gift to the altar, and there rememberest that thy brother hath ought against thee;
24. Leave there thy gift before the altar, and go thy way; first be reconciled to thy brother, and then come and offer thy gift.

(St: Matthews 5)

پس اگر تُو عبادت گاہ میں نذر چڑھانے آوے۔ اور وہیں تجھے یاد آ جائے۔ کہ تیرے کسی بھائی کو تجھ سے کچھ شکایت ہے۔ تو اپنی نذر کو وہیں عبادت گاہ کے سامنے چھوڑ دے۔ اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے صُلح کر۔ تب آکر اپنی نذر چڑھا۔ (متی ۵/۲۳-۲۴)

Grudge not one againt another, brethren, lest ye be condemned; behold, the judge standeth before the door, (James 5-9)

اَے بھائیو! ایک دُوسرے سے مُخالفت نہ رکھو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ غضبِ الٰہی تُم پر نازل ہو۔ یاد رکھو وہ اِنصاف کرنیوالا تمہارے پاس ہی کھڑا ہے۔ (یعقوب ۵-۹)

And hath made of one blood all nations of men for to dwell on all the face of the earth, and hath determined the times before appointed and the bounds of their habitations;

That they should seek the Lord, if haply they might feel after him, and find him, though he be not far from every one of us: (The Acts 17/26-27)

اور اُس مالک نے ایک ہی خون سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی - اور اُن کی میعادیں اور سکونت کی حدیں مقرّر کر دیں - تاکہ اگر اُن کو تلاشِ حق کا شوق ہو - تو اُس کی طرف متوجّہ ہوں - اگرچہ وہ ہم میں کسی سے بھی دُور نہیں ؛ (اعمال ۱۷/ ۲۶-۲۷)

نظم

یہ پہلا سبق ہے کتابِ خُدا کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خُدا کا

خُدا کی حکومت میں سب کو ملاؤ
محبّت مساوات سب کو سکھاؤ

مگر بعض انساں ہیں شیطان کے بھائی
جو اپنی حکومت کے ہوتے ہیں داعی

وہ کوشش کرینگے تمہیں پھاڑنے کی
خدائی حکومت کی جڑ مارنے کی -

خبردار اُن کی حکومت نہ مانو
عدو اُن کو اپنی حکومت کا جانو -

جھگڑا فساد مکروہ چیز ہے

मिथो विघ्नाना उपयन्तु मृत्युम् । (अथर्व ६-३२-३)

آپس میں لڑنے جھگڑنے والے موت کے غار۱ میں گرتے ہیں ؛

(اتھروید ۶-۳۲-۳)

मा वोच फरुसं कञ्चि वुत्ता पटियदेय्यु तं ।
दुक्खा हि सारम्भकथा पटिदण्डा फुसेय्यु तं ॥
सचे नेरेसि अत्तानं कंसो उपहतो यथा ।
एस पत्तोऽसि निब्बाणं सारम्भो ते न विज्जति ॥

धम्मपद १०/५-६)

کسی سے کڑوا نہ بولو کیونکہ پھر وہ بھی تم سے اُسی طرح سے کلام کرے گا۔ جھگڑے سے دُکھ ہوتا ہے۔ ایسا کرنے والوں کو سزا ملتی ہے۔

اگر پھٹے ہوئے کانسے کی طرح تو خود خاموش رہے۔ تو تجھے ابدی۲ خوشی حاصل ہوگی۔ اور تجھے جھگڑا نہ ستائے گا ؛

(دھم پد ۱۰/۵-۶)

ਵਡਹੰਸ ਮ੦ ੧

ਮੰਦਾ ਕਿਸੈ ਨਾਂ ਆਖਿ ਝਗੜਾ ਪਾਵਣਾ

وڈھنس محلّہ ۱

کسی کو بُرا کہہ کر جھگڑا نہیں ڈالنا چاہیئے ؛

۱ گڑھے ۲ ہمیشہ کی

ਆਸਾ, ਕਬੀਰ

ਸਰਬ ਭੂਤ ਏਕੈ ਕਰ ਜਾਨਿਆ ਚੂਕੇ ਬਾਦ ਬਿਬਾਦਾ

آسا کبیر

سب جاندادوں کو یکساں سمجھنے سے جھگڑا اور فساد مٹ گیا ہے :

ਭੈਰਉ ਨਾਮ ਦੇਵ

ਬਾਦ ਬਿਵਾਦ ਕਾਹੂ ਸਿਉ ਨ ਕੀਜੈ,
ਰਸਨਾ ਰਾਮ ਰਸਾਇਨ ਪੀਜੈ.

بھیروں نامدیو

کسی سے بھی جھگڑا فساد نہ کرو۔ زبان سے رام نام کا امرت پیو۔

ਬਿਚਿਤ੍ਰ ਨਾਟਕ ਅ੦ ੬

ਪਰਮ ਪੁਰਖ ਕਿਨ ਹੂ ਨਹਿੰ ਪਾਯੋ,
ਬੈਰ ਬਾਦ ਹੰਕਾਰ ਬਢਾਯੋ.
ਪੇੜ ਪਾਤ ਆਪਨ ਤੇ ਜਲੈ,
ਪ੍ਰਭੁ ਕੇ ਪੰਥ ਨ ਕੋਊ ਚਲੈ.

بچتر ناٹک ادھیائے ۶

اُس پرماتما کو کوئی نہیں پاتا۔ بلکہ عناد۔ فساد اور تکبر بڑھایا جاتا ہے۔ پرماتما کے بتائے ہوئے راستے پر کوئی نہیں چلتا۔ بلکہ آپس میں ہی لڑ جھگر کر مرتے ہیں :

ਬਿਚਿਤ੍ਰ ਨਾਟਕ ਅ੦ ੬

ਜੇ ਜੇ ਬਾਦ ਕਰਤ ਹੰਕਾਰਾ,
ਤਿਨ ਤੇਂ ਭਿੰਨ ਰਹਿਤ ਕਰਤਾਰਾ.
ਬੇਦ ਕਤੇਬ ਬਿਖੇ ਹਰਿ ਨਾਹੀਂ,

ਜਾਨ ਲੇਹੁ ਹਰਿ ਜਨ । ਮਨ ਮਾਹੀ

بچتر ناٹک ادھیائے ۶

جو انسان لڑائی جھگڑا اور تکبّر کرتے ہیں۔ وُہ پرماتما کو نہیں پا سکتے۔ صرف مذہبی کتابوں کے پڑھنے ہی سے پرماتما نہیں ملتا۔ اُسے ایشور کے پیارو! یہ بات اچھی طرح سے دِل میں جان لو:

ਪ੍ਰੇਮ ਸੁਮਾਰਗ

ਬਾਦ ਕਿਸੈ ਨਾਲ ਨ ਕਰੈ, ਬਾਦ ਤੈ ਦੂਖ ਹੈ,
ਸੁਲਹਿਕੁਲ ਰਹੈ ।

پریم سُمارگ

کسی کے ساتھ جھگڑا نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے دُکھ[۲] ہوتا ہے۔ صُلح کُل ہو کر رہنا چاہیئے:

وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط (البقر ۲۷/۱)

(اللہ تعالےٰ کی نظر میں) فساد کرنا قتل کرنے سے بھی بڑھ کر ہے:

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○ (البقر ۲۵/۹)

اللہ تعالےٰ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا ہے:

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ... (البقر ۳۴/۳)

مذہب کے اندر کوئی زبردستی نہیں ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ○ (الحج ۱/۱)

اور بعض آدمی ایسے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے بارہ میں بغیر جاننے بُوجھے جھگڑا کرتے ہیں۔ اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے ہو لیتے ہیں:

[۱] غرور [۲] رنج

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا
فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ (القصص ۹/۱)

یہ عالم آخرت ہم اُنہی لوگوں کے لئے مخصوص کرتے ہیں۔ جو دُنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں۔ اور نہ فساد کرنا ؛

اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا
حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ (الشوریٰ ۶/۲)

اللہ ہمارا بھی مالک ہے۔ اور تمہارا بھی۔ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے۔ ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں ؛

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ (النجم ۲/۵)

تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے۔ کہ کون اس کے رستہ سے بھٹکا ہُوا ہے۔ اور وہی اُس کو بھی خوب جانتا ہے۔ جو راہِ راست پر ہے ؛

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ
فِي الْاَرْضِ ج اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ
الدَّارِ ۝ (الرعد ۳/۲)

جو لوگ خدا تعالےٰ کے معاہدوں کو اُن کی پختگی کے بعد توڑتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے جن تعلقات کے قائم رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ اُن کو منقطع[۲] کرتے ہیں۔ اور دُنیا میں فساد کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر لعنت ہوگی۔ اور اُن کے لئے اگلے جہان میں خرابی ہوگی ؛

اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ

[۲] اگلی دُنیا کے توڑتے ہیں

فَوَاهَا ؛ (ابوداؤد)

نیک بخت وہ شخص ہے۔ جو فتنے سے (جھگڑے فساد سے) الگ رہے اور جب مُصیبت میں گرفتار ہو تو صبر کرے ؛

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہٖ الْعُلَمَاءَ وَلِیُجَارِیَ بِہٖ السُّفَہَاءَ اَوْ یَصْرِفَ بِہٖ وُجُوْہَ النَّاسِ اِلَیْہِ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ النَّارَ ؛ (حدیث)

رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "جس نے اِس غرض سے علم حاصل کیا۔ کہ عُلماء سے مُقابلہ کیا کرے (یعنی مُناظرہ اور مُباحثہ کیا کرے) اور جُہلاء[1] سے لڑائی جھگڑا کرے۔ اور لوگوں کا رُخ اپنی طرف مائل[2] کر سکے۔ تو اللہ تعالےٰ ایسے شخص کو دوزخ میں ڈال[3] کر رہیگا ؛

مَاضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ ھُدًی کَانُوْا عَلَیْہِ اِلَّا اُوْتُوْا الْجَدَلَ ؛ (الترمذی)

ہدایت پانے کے بعد کوئی قوم گمراہ نہیں ہوتی۔ جب تک کہ وہ جھگڑا جھمیلہ نہیں کرتی ؛

مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ؛ (الترمذی)

جو شخص پاک رزق (جس میں بیگانے حق کی آمیزش نہیں) کھائے میرے طریق[4] عمل پر چلے۔ اور خلقت کو اپنے شر (اور غیظ و غضب) سے محفوظ رکھّے۔ وہ جنّت میں داخل ہوگا ؛

اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ

[1] جمع جاہل کی [2] پھیر کر [3] ضرور ڈالیگا [4] بہشت ؛

وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا ؛ (ابو داؤد)

جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا چھوڑ دے۔ میں اُس کے واسطے مضافاتِ[1] جنّت میں ایک گھر دئے جانے کا ضامن ہوتا ہوں ؛

عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفِ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَيْرِ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ ؛ (مسلم و ترمذی)

"ہر ایک مسلمان کے لئے صدقہ[2] دینا لازمی ہے"۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر کسی کے پاس کچھ چیز نہ ہو؟ تو فرمایا "ہاتھ سے محنت کر کے آپ بھی فائدہ اُٹھائے اور صدقہ بھی دے"۔ لوگوں نے کہا۔ اگر محنت کرنے کی طاقت بھی نہ ہو؟ تو فرمایا "محتاج مظلوم[3] کی مدد کرے"۔ اِس پر سوال ہُوا کہ اگر ایسا کرنے کے قابل بھی نہ ہو؟ تب آپ نے فرمایا "اچھے کام کرنے کی لوگوں کو ہدایت کرے"۔ کسی نے کہا۔ کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ تو فرمایا "جھگڑے فساد سے باز رہے۔ کیوں کہ یہ بھی صدقہ ہی ہے ؛

The beginning of strife is as when one letteth out water: therefore leave off contention, before it be meddled with.

(Proverbs 17-14)

[1] گرد و نواح [2] قربانی [3] جس پر ظلم ہُوا ہو ؛

جھگڑے کی ابتدا پانی کے چُھوٹنے کی مانند ہے پس اِس لئے جھگڑے کو پیشتر
اس سے کہ تیز ہو جائے۔ چھوڑ دو۔ (امثال ۱۷-۱۴)

Better is a dry morsel, and quietness therewith, than an house full of sacrifices with strife. (Proverbs 17-1)

ایک رُوکھا نوالہ جو امن کے ساتھ نصیب ہو۔ اُس پُر ذبیح گھر سے بہتر
ہے۔ کہ جس میں جھگڑا فساد ہو۔ (امثال ۱۷-۱)

It is an honour for a man to cease from strife; but every fool will be meddling. (Proverbs 20-3)

آدمی کی عزّت اسی میں ہے۔ کہ جھگڑے سے باز رہے۔ لیکن ہر ایک
بیوقوف شخص خواہ مخواہ دخل درمعقولات دیتا ہے۔ (امثال ۲۰-۳)

He that passeth by, and meddleth with strife belonging not to him, is like one that taketh a dog by the ears. As a mad man :vho.casteth firebrands, arrows, and death. (Proverbs 26/17-18)

جو شخص رستے جاتے جاتے کسی ایسے جھگڑے میں حصّہ لیتا ہے جس سے
اُس کا کچھ واسطہ نہیں ہے۔ وہ اُس شخص کی مانند ہے۔ جو (خواہ مخواہ) کتّے
کو کان سے پکڑ لیتا ہے۔ یا جس طرح ایک دیوانہ انسان جو جلتی لکڑیاں تیر اور
مہلک ہتھیار اِدھر اُدھر پھینکتا ہے۔ (امثال ۲۶/۱۷-۱۸)

منہ ضیا فتیں:

Follow righteousness; faith, charity, peace with them that call on the Lord out of a pure heart. But foolish and unlearned questions avoid, knowing that they do gender strifes. And the servant of the Lord must not strive but be gentle unto all men, apt to teach, patient. (II Timothy 2/22 to 24)

ایسے لوگ جو پاک دِلی سے خُداوند سے دُعا کرتے ہیں۔ اُن کے ساتھ راست بازی۔ ایمان۔ محبّت اَور صُلح کی طلب کر۔ بے وقوفی کے اَور جہالت کے سوالات سے پرہیز کر۔ کیونکہ تُو جانتا ہے کہ اُن سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اَور یہ مُناسب نہیں۔ کہ خُداوند کا بندہ جھگڑا کرے۔ بلکہ (یہ چاہئیے۔ کہ) سب کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے۔ اَور ہدایت دینے کے لائق اَور بُردبار ہو ؛ (۲ تمطاؤس ۲/۲۲ تا ۲۴)

He that is slow to anger is better than the mighty; and he that ruleth his spirit than he that taketh a city.

(Proverbs 16-32)

جو شخص غُصّہ کرنے میں دِھیما ہے۔ وُہ ایک پہلوان سے بڑھ کر ہے۔ اَور جو اپنی رُوح پر تسلّط رکھتا ہے وُہ شہر کے فتح کرنے والے سے بھی بہتر ہے ؛

(امثال ۱۶-۳۲)

He loveth transgression that loveth strife: and he that exalteth his gate seeketh des-

سلہ قابو ؛

truction.

He that hath a froward heart findeth no good: and he that hath a perverse tongue falleth into mischief. (Proverbs 17/19-20)

جو شخص فتنہ انگیز اور فسادی ہے۔ وُہ گُناہ کو عزیز رکھتا ہے۔ اور جو اپنے دروازے کو زیادہ بلند کرتا ہے۔ وُہ گویا ہلاکت[1] کا مُتلاشی ہے۔
جِس کے دِل میں بُرائی ہے۔ وُہ بھلائی نہ پائیگا۔ اور جِس کی زبان میں نُقطہ چینی ہے۔ وُہ آفت میں گرے گا۔ (امثال ۱۷/ ۱۹-۲۰)

A naughty person, a wicked man, walketh with a froward mouth. He winketh with his eyes, he speaketh with his feet, he teacheth with his fingers; Frowardness is in his heart, he deviseth mischief continually; he soweth discord. Therefore shall his calamity come suddenly; suddenly shall he be broken without remedy.

(Proverbs 6/12 to 15)

ایک شرارتی اور فتنہ انگیز انسان مُنہ کو ٹیڑھا کر کے چلتا ہے۔ وُہ اپنی آنکھیں جھپکاتا ہے۔ اپنے پاؤں سے باتیں کرتا ہے۔ اپنی اُنگلیوں سے تعلیم دیتا ہے۔ کجرویاں[2] اُس کے دل میں ہیں۔ وُہ سدا ضرررساں[3] منصُوبے باندھتا ہے۔ اور جھگڑے برپا کرتا ہے۔ پس اُس پر ناگہانی ہلاکت آئے گی۔ وُہ یکایک ایسی شکست

[1] موت [2] ٹیڑھی چال [3] نقصان دہ

کھائے گا۔ جس کا کوئی علاج نہ ملے گا؛ (امثال ۶/۱۲ تا ۱۵)

Peace is such a precious jewel that I would give anything for it but truth.

(M. Henery-England)

اَمن چین سے زندگی بسر کرنا ایک ایسا قیمتی جواہر ہے۔ کہ اُس کے بدلے سوائے راستی[1] کے مَیں دُنیا کی تمام چیزیں قُربان کرنے کو تیار رہوں؛

(ایم۔ ہنری۔ انگلینڈ)

Peace is the happy, natural state of man; war his corruption, his disgrace.

(Edward Thomas-Am. Bishop)

اِنسان کا بشاشت کا اور قدرتی طریق زندگی تو اَمن چین سے رہنا ہے لڑائی کرنا حالتِ بد اور باعثِ شرم ہے؛ (اڈورڈ تھومسن)

(امریکہ کے پادری)

نظم

ہے غرور اے نوجوان کس بات پر
حق کو بھولے ہو یہاں کس بات پر

اس قدر اُٹھتا ہے مارے جوش کے
مغز میں اُٹھتا دھوآں کس بات پر

کیسی ہے تقریر کیسی گفتگو
اتنی کھولی ہے زباں کس بات پر

کرتا ہے اَے بُلبُلِ تصویر تُو
اس قدر شور و فغاں کس بات پر

چند روزہ تیرا یہ گلزار ہے۔
ہے بھروسہ باغباں کس بات پر

[1] سچائی؛

نہ کسی کو ڈراؤ نہ ستاؤ

यो नः कश्चिद् रिरिक्षति रक्षस्त्वेन मर्त्यः ।
स्वैः ष एवैरिरिषीष्ट युर्जनः ॥ (ऋ० ८-१८-१३)

اے میرے مالک! جو کوئی بھی اِنسان اپنی شیطانی عادت سے مجبور ہو کر مجھے مارتا یا مارنا چاہتا ہے۔ وہ اپنی ٹیڑھی چال اور بُری عادتوں کے باعث خود ہی مارا جاتا ہے۔ پھر مَیں کسی کو کیوں ماروں؟ (رِگ وید ۸-۱۸-۱۳)

पूषन तव व्रते वयं न रिष्येम कदाचन ।
स्तोतारस्त इह स्मसि । (अथर्व ७-६-३)

اے پروردگارِ جہاں! ہمیں یہ کامل یقین ہے۔ کہ آپ کے قائم کردہ دھرم (راستہ) پر چلتے ہوئے ہم جاندار نہ تو کبھی مارے ہی جائیں گے۔ اور نہ کبھی کسی کو مارنے والے ہی بنیں گے۔ ہم سب آپ کے بھگت ہیں۔ اور آپ ہی کے بھگت رہیں گے؟ (اتھروید ۷-۹-۳)

पशुन पाहि, गांमा हिंसीः अजां मांहिंसीः अविं मा हिंसीः इमं मा हिंसीर्द्विपादं पशूं मा हिंसीरेकशफं पशु मा हिंस्यात सर्व-भूतानि । (यजुर्वेद)

جانوروں کی حفاظت کرو۔ گائے کو مت مارو۔ بکری کو مت مارو۔ بھیڑ کو مت مارو۔ اِس اِنسان اور دو پاؤں والے پرندوں وغیرہ کو مت مارو۔ ایک کُھر والے گھوڑے وغیرہ کو مت مارو۔ اور کسی بھی جاندار کو مت مارو؟ (یجروید)

ملاحظہ فرمائیے؟

आस्तां जाल्म उदरं श्रंशयित्वा कोश इवाबन्धः परिकृत्यमानः ।
(अथर्व ५-१८-७)

اپنی پیٹ پوجا میں مصروف خود غرض ظالم شخص ایسے گرتا ہے۔ جیسے ٹہنی سے پھول کا کٹا ہوا غنچہ گرتا ہے۔ (اتھرو وید ۵-۱۸-۷)

मा ऽहिर्भूर्मा पृदाकुः ॥ (यजुः ६-१२)

تو نہ سانپ بن اور نہ اژدھا بن؛ (یجر وید ۶-۱۲)

अनागोहत्या वै भीमा । (अथर्व १०-१-२९)

بے گناہ کو مارنا خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے؛ (اتھرو وید ۱۰-۱-۲۹)

नकिर्देवा मिनीमसि न किरा योपयामसि ॥ (ऋ० १०-१३४-७)

اے دیوتاؤ! ہم نہ کسی کو ماریں۔ اور نہ دھوکہ دیں؛ (رگ وید ۱۰-۱۳۴-۷)

अद्या मुरीय यदि यातुधानो अस्मि यदि वायुस्ततप पुरुषस्य ।
(ऋ० ७-१०४-१५)

بجائے اس کے کہ میں دھوکہ باز ہوں۔ یا زندگی میں کسی کو دُکھ دوں۔ بہتر ہو کہ میں آج ہی مر جاؤں؛ (رگ وید ۷-۱۰۴-۱۵)

यथा सूर्यो मुच्यते तमसस्परि रात्रिं जहात्युषसश्च केतून् ।
एवाहं सर्वं दुर्भूतं कर्त्रं कृत्याकृता कृतं हस्तीव रजो दुरितं जहामि ॥
(अथर्व १०-१-३२)

جس طرح سورج اندھیرے کو چیر کر باہر آجاتا ہے۔ جس طرح آفتاب رات کو مٹا کر صبح کے آثار نمودار[1] کر دیتا ہے۔ اسی طرح میں ایذا رسانی[2] خلق کے بڑھانے والے، کئے ہوئے یا کئے جانے والے سب گناہوں اور خیالاتِ بد کو ترک کرتا ہوں کہ جیسے ہاتھی خاک کو چاروں طرف اُڑا دیتا ہے؛ (اتھرو وید ۱۰-۱-۳۲)

[1] ظاہر [2] دُکھ دینا؛

त्वन्नः पश्चा-दधरा-दुत्तरात् पुर इन्द्र नि पाहि विश्वतः
आरे अस्मत् कृणुहि दैव्यं भयमारे हेतीरदेवीः ॥ (ऋ० ८-६१-१६)

اَے پرم[۱] دھن پرمیشور ! ہمیں پیچھے سے ، نیچے سے ، شمال سے ، سامنے سے اور اُسے مالک ! چاروں طرف سے ہی بے خوف کر دو - کوئی بھی ملکوتی[۲]، انسانی یا شیطانی خطرہ ہمیں بے قرار نہ کر سکے ۔ (رگ وید ۸-۶۱-۱۶)

यतो यतः समीहसे ततो नो अभयं कुरु ।
शन्नः कुरु प्रजाभ्यो अभयं नः पशुभ्यः ॥ (यजु: ३६-२२)

اُے سب جگہ حاضر ناظر پرماتما ! جہاں جہاں بھی آپ موجود ہیں - وہاں وہاں سے ہمیں کامل طور پر بے خوف کر دیجئے - پُتر[۳] اور پوتوں وغیرہ سے ہمیں کوئی ڈر نہ ہو - کسی جاندار سے بھی کوئی خطرہ نہ ہو - (یجر وید ۳۶-۲۲)

अद्याद्या श्वःश्व इन्द्र त्रास्व परे च नः ।
विश्वा च नो जरितॄन्त्सत्पते अहा दिवानक्तं च रक्षिषः ।
(ऋ० ८-६१-१७)

اَے پربھو ! آج ہو یا کل - ہر روز اور ہر وقت مخلوق کے ستانے والوں سے ہماری حفاظت کرو - اَے مجسّم حق ! اپنے اِن دِل و جان سے عبادت کرنے والوں کو دِن رات ، شام یا سویرے ، غرضیکہ ہر وقت ایذا رسانیِ خلق کے جذبات سے دُور رکھنے کی کرپا[۴] کرو - (رگ وید ۸-۶۱-۱۷)

नेह भद्रं रक्षस्विने नावयै नोपया उत ।
गवे च भद्रं धेनवे वीराय च श्रवस्यतेऽनेहसो व ऊतयः सु
ऊतयो व ऊतयः ॥ (ऋ० ८-४७-१२)

اَے بھگوان ! پاپی[۵] اور دُوسرے پر ظلم کرنے والے کو اِس دُنیا میں سُکھ مت

۱ سب سے بڑی دولت ۲ فرشتوں کا ۳ بیٹا ۴ عنایت ۵ گناہگار ۔

دینا۔ دھرم کے برخلاف چلنے والے کو کبھی سُکھ نہ ہو۔ پاپی کے نزدیک رہنے والے اور اُس کے مددگار کو کبھی راحت[۱] نہ ہو۔ دُنیا میں دھرماتماؤں[۲] کو ہی سُکھ دیجئے۔ علم اور دیگر نعمتیں ہمارے دیش[۳] کے اُن راجاؤں اور خوشحال انسانوں کو میسّر ہوں۔ کہ جو گُناہ اور ظلم سے مُبرّا ہوں۔ آپ سب دھرماتماؤں کے محافظ ہیں۔ جن کے آپ محافظ ہیں۔ اُن کو سدا راحت ملتی ہے۔ اوروں کو نہیں ؛

(رگ وید ۸-۴۷-۱۲)

अभयं नः करत्यन्तरिक्ष मभयं द्यावा पृथिवी उभे इमे ।
अभयं पश्चादभयं पुरस्ता दुत्तरा-दधरा -दभयं नो अस्तु ॥
(अथर्व १९-१५-५)

اُے حقیقی پتا پرماتما! ہمارے لئے زمین آسمان اور خلا تینوں کو خطرہ سے خالی کر دے۔ ہمیں پیچھے سے آگے سے، نیچے سے اور اوپر سے کوئی ڈر نہ ہو ؛

(اتھروید ۱۹-۱۵-۵)

अभयं मित्रादभयममित्रा-दभयं ज्ञाता-दभयं पुरो यः ।
अभयं नक्तमभयं दिवा नः सर्वा आशामम मित्रं भवन्तु ॥
(अथर्व १९- १५-६)

اُے پربھو! ہم دوست سے بے خوف رہیں۔ دُشمن سے بے خوف رہیں۔ واقف کار اور ناواقف سے بے خوف رہیں۔ رات کو بے خوف رہیں۔ دن کو بے خوف رہیں۔ اور سب اطراف ہماری دوست ہوں ؛ (اتھروید ۱۹-۱۵-۶)

योऽहिंसकानि भूतानि हिनस्त्यात्मसुखेच्छया
स जीवंश्च मृतश्चैव न कचित्सुखमेधते ॥
यो बन्धनवधक्लेशान्प्राणिनां न चिकीर्षति ।

[۱] آرام [۲] نیک آدمی [۳] مُلک

स सर्वस्य हितप्रेप्सुः सुखमत्यन्तमश्नुते ॥
यद्ध्यायति यत्कुरुते धृतिं बध्नाति यत्र च ।
तदवाप्नोत्ययत्नेन यो हिनस्ति न किंचन ॥
नाकृत्वा प्राणिनां हिंसां मांसमुत्पद्यते क्वचित् ।
न च प्राणिवधः स्वर्ग्यस्तस्मान्मांसं विवर्जयेत् ॥
(मनुस्मृति ५/४५-४६-४७-४८)

جو شخص ہرن وغیرہ نہ مارنے لائق جانداروں کو اپنے سُکھ کے لئے مارتا ہے۔ وُہ جیتا ہُوا اور مرا ہُوا کبھی بھی سُکھ نہیں پاتا۔ جو شخص جانداروں کو پکڑنے اور مارنے وغیرہ کی تکالیف دینے کی خواہش نہیں رکھتا۔ وُہ سب جانداروں کا بھلا چاہنے والا آدمی نہایت ہی نیک انجام پاتا ہے۔ کسی کو دُکھ نہ دینے والا شخص جو کچھ ارادہ یا خواہش کرتا ہے۔ وُہ بلا تکلیف اُٹھائے پُوری ہو جاتی ہے۔ جانداروں کو مارے بغیر گوشت دستیاب نہیں ہو سکتا۔ لیکن جانداروں کو تکلیف دینا عاقبت میں اپنے آپ کو تکلیف دیگا۔ اِس لئے گوشت کھانا چھوڑ دو؛

(منوسمرتی ۵/۴۵ تا ۴۸)

यस्मादण्वपि भूतानां द्विजान्नोत्पद्यते भयम् ।
तस्य देहाद्विमुक्तस्य भयं नास्ति कुतश्चन ॥
(मनुस्मृति ६-४०)

جس نیک انسان سے جانداروں کو ذرّہ بھر بھی خطرہ نہیں ہے۔ اُس کو مرنے کے بعد بھی کسی کا ڈر[1] نہیں رہتا؛ (منوسمرتی ۶-۴۰)

वेदाभ्यासस्तपोज्ञानमिन्द्रियाणां च संयमः ।
अहिंसा गुरुसेवा च निःश्रेयसकरं परम् ॥
(मनुस्मृति १२-८३)

۱؎ منکر نکیر یا جم دوتا کا ڈر؛

وید کا پڑھنا - ریاضت - عبادتِ الہٰی - گیان - یعنی علمِ معرفت - ضبطِ حواس کسی کو دُکھ نہ دینا - اور گورُو کی خدمت کرنا - یہ سب کام حقیقی راحت کو پانے کے ذرائع ہیں -　(منو سمرتی ۱۲-۸۳)

न तत्परस्य संदध्यात् प्रतिकूलं यदात्मनः ।
एषः संक्षेपतो धर्मः कामादन्यः प्रवर्तते ॥

(महाभारत अनुशासन पर्व)

ایسا سلوک دُوسروں سے رَوا نہ رکھنا چاہئیے - جو اپنے آپ کو مذموم اور تکلیف دِہ محسوس ہو - یہی سب دھرم اور نیتیوں کا نچوڑ ہے - اس کے علاوہ اور سب خود غرضی ہے :　(مہابھارت انوشاسن پرب)

न तेन अरियो होति येन पाणानि हिंसति ।
अहिंसा सब्बपाणानं अरियोति पवुच्चति ॥

(धम्मपद १९-१५)

جو شخص دُوسروں کو دُکھ دیتا ہے - وُہ بھلا آدمی نہیں ہوتا - بھلا وُہی ہوتا ہے - جو دُوسروں کو تکلیف نہیں دیتا :　(دھم پد ۱۹-۱۵)

ਆਸਾ ਮ: ੫.

ਪਰਕਾ ਬੁਰਾ ਨਾ ਰਾਖਹੁ ਚੀਤ
ਤੁਮ ਕੋ ਦੁਖ ਨਹੀਂ ਭਾਈ ਮੀਤ

آسا محلّہ ۵

اے بھائی اے دوست ! دُوسرے کا کبھی بُرا نہ چاہو - تب تمہیں بھی کوئی تکلیف وغیرہ پیش نہیں آئیگی - (سب برائیوں کا موجب دُوسرے کو دُکھ دینا ہے)

ا مکروہ - ۲ برائے پالٹیکس

ਮ੦ ੫ ਵਾਰ ਗਉੜੀ

ਜਿਸ ਸਰਬ ਸੁਖਾ ਫਲ ਲੋੜੀਅਹਿ, ਸੋ ਸਚ ਕਮਾਵਉ
ਨੇੜੇ ਦੇਖਉ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਇਕ ਨਾਮ ਧਿਆਵਉ,
ਹੋਇ ਸਗਲ ਕੀ ਰੇਣੁਕਾ, ਹਰਿ ਸੰਗ ਸਮਾਵਉ,
ਦੁਖ ਨਾਂ ਦੇਈ ਕਿਸੈ ਜੀਅ, ਪਤ ਸਿਉ ਘਰ ਜਾਵਉ ।

محلّہ۵ وار گوڑی

اگر تُم دُنیا کے سب سُکھوں کا پھل حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو راست روی اختیار کرو پرماتما کو حاضر و ناظر سمجھو۔ اور اُسی کی بندگی کرو۔ تُم سب دُنیا کے خادم بن جاؤ۔ ایشور کے ساتھ لگن لگاؤ۔ کسی جاندار کو دُکھ نہ دو۔ اور سُرخرُو ہو کر نجات حاصل کرو؛

ਗਉੜੀ ਮ੦ ੫

ਗਰੀਬਾਂ ਉਪਰ ਜਿ ਖਿੰਜੈ ਦਾੜ੍ਹੀ,
ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਸਾ ਅਗਿਨ ਮਹਿ ਸਾੜੀ ।

گوڑی محلّہ ۵

جو انسان تکبّر کے بس ہو کر غریبوں اور ناتوانوں پر ظُلم کرتا ہے۔ پرماتما اُس کو دوزخ کی بھٹّی میں جلاتا ہے؛

ਸਲੋਕ ਕਬੀਰ

ਜੋਰ ਕੀਆ ਸੋ ਜੁਲਮ ਹੈ,
ਲੇਇ ਜਵਾਬ ਖ਼ੁਦਾਇ.

شلوک کبیر

کسی پر زبردستی کرنا ظُلم ہے۔ ایسا کرنے والوں کو پرماتما کی درگاہ میں جواب

دہی کرنی پڑے گی؛

دہ ہونا پڑے گا ؛

ਸਲੋਕ ਮ: ੯

ਭੈ ਕਾਹੂ ਕਉ ਦੇਤ ਨਹਿ, ਨਹਿ ਭੈ ਮਾਨਤ ਆਨ
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸੁਨ ਰੇ ਮਨਾ, ਗਿਆਨੀ ਤਾਹਿ ਬਖਾਨ

شلوک محلہ ۹

جو شخص نہ کسی کو ڈراتا ہے - اور نہ خود کسی سے ڈرتا ہے - گورو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ اسی کو گیانی (زاہد) سمجھنا چاہیئے ؛

ਪ੍ਰੇਮ ਸੁਮਾਰਗ

ਦੁਖਾਵੈ ਕਿਸੈ ਨੋ ਨਾਹੀਂ ਮੁਖ ਤੇ ਮਿਠਾ ਬੋਲੇ, ਜੋ ਕੋਈ ਬੁਰਾ ਭਲਾ ਕਹੇ ਮਨ ਬਿਖੇ ਕਿਛੁ ਲਿਆਵੈ ਨਾਹੀਂ

پریم سمارگ

کسی کو تکلیف نہ دیوے - منہ سے میٹھا بولے - اگر کوئی دوسرا برا بھلا کہہ بھی دے - تو بھی اس کا رنج نہ کرے ؛

ਸਾਧੁਸੰਗਤ ਦੀ ਪ੍ਰਾਰਥਨਾ (ਵਾਕ ਪਾ: ੧੦)

ਕਿਸੇ ਦਾ ਰਿਦਾ ਦੁਖੀ ਕਰਣਾ ਏਹ ਸੂਖਮ ਤਨਖਾਹ ਸਭ ਤੋਂ ਭਾਰੀ ਹੈ।

سادھ سنگت کی پرارتھنا (واک پادشاہی ۱۰)

کسی کے دل کو دکھانا یہ لطیف گناہ سب سے بڑھکر ہے ؛

ਜ਼ਫ਼ਰਨਾਮਹ (ਪਾ: ੧੦)

ਮਜ਼ਨ ਤੇਗ਼ ਬਰ ਖ਼ੂਨੇ ਕਸ ਬੇਦਰੇਗ਼,
ਤੁਰਾ ਨੀਜ਼ ਖ਼ੂੰ ਚਰਖ਼ ਰੇਜ਼ਦ ਬਤੇਗ਼।

ظفر نامہ (پادشاہی ۱۰)

کسی کا خون کرنے میں بلا تامّل تو اپنی تلوار نہ چلا - ورنہ آسمانی تلوار تیرا بھی خون گرائیگی ؛

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○ (آل عمران ۶/۳)

اللہ تعالےٰ ظلم کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے ؛

اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ○ (الشوریٰ ۵/۲)

یاد رکھو - کہ ظالم لوگ عذاب دائمی میں رہیں گے ؛

مَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (آل عمران ۱۱/۷)

اللہ تعالےٰ مخلوقات پر ظلم کرنا نہیں چاہتے ؛

وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَھُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ○ (الشوریٰ ۱/۲)

ظالموں کا کوئی حامی اور مددگار نہیں ہوتا ؛

اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ط اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○

(الشوریٰ ۴/۱۳)

الزام صرف اُن لوگوں پر ہے - جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں - اور ناحق دُنیا میں سرکشی کرتے ہیں - ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا ؛

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؛ (الاعراف ۴/۲)

(اے حضرت) آپ فرما دیجئے کہ بیشک میرے رب نے تمام علانیہ[1] اور پوشیدہ فحش باتوں کو، ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو حرام کیا ہے ؛

[1] ہمیشہ کے لئے ظاہرہ ؛

سب جاندار مجھے دوست کی نگاہ سے دیکھیں۔ مَیں سب جانداروں کو دوست کی نگاہ سے دیکھتا ہُوں۔ ہم سب ایک دُوسرے کو آپس میں دوست کی نگاہ سے دیکھیں ؛ (یجروید ۳۶-۱۸)

इदमापः प्रवहत यत् किंच दुरितं मयि । यद् वाह मभि
दुद्रोह यद्वा शेप उतानृतम् ॥ (ऋ० १०-६-८)

یہ جو تھوڑی بہت مَیل میرے اندر رہے۔ یہ ہمیشہ کے لئے نیکی کے پانی میں بہ جائے۔ میری بدکلامی میرے اندر کی نفرت اُور بد باطنی دُور ہوں ؛ (رگ وید ۱۰-۹-۸)

यदिन्द्र ब्रह्मणस्पतेऽभिद्रोहं चरामसि ।
प्रचेता न आङ्गिरसो द्विषतां पात्वंहसः ॥ (ऋ० १०-१६४-४)

اَے اِندر[۱] دیو! اَے ویدپتی[۲]! ہم اپنی جہالت کی وجہ سے جو بھی نفرت کا طریقہ برتتے ہیں۔ اُس نفرت کے گُناہ سے آپ سچّے مُرشد کی طرح ہماری حفاظت کرتے رہیں ؛ (رگ وید ۱۰-۱۶۴-۴)

अद्वेषो नो मरुतो गातु मेतन श्रोता हवं जरितुरेवया मरुत ।
विष्णोर्महः समन्यवो युयोतन स्मद्रथ्यो न दंसनाप
द्वेषांसि सनुतः ॥ (ऋ० ५-८७-८)

اَے نفرت کے جذبات کو ہمیشہ دُور رکھنے والے اُور زندگی کی جنگ کے بہادر سپاہیو[۳]! تُم ہی ہمارے سفرِ حیات کے پیش رَو بنو۔ ہماری پکاروں اُور درخواستوں کو غور سے سُنو۔ اَے پرمیشور! بھگتی[۴] کے راستہ پر سیدھے چلتے ہُوئے ہمارے اَعمال کے ذریعے ہماری اِصلاح کرو۔ اُور ہم میں پھیلنے والے نفرت کے خیالات کا قلع قمع[۵] کرو ؛ (رگ وید ۵-۸۷-۸)

[۱] ودّ [۲] پرماتما کے نام [۳] نیک اِنسان [۴] عبادت [۵] روک تھام ؛

त्वम्रा अग्ने वरुणस्य विद्वान् देवस्य हेडोऽवयासिसीष्ठाः ।
यजिष्ठो वन्हितमः शोशुचानो विश्वा द्वेषांसि प्रमुमु ग्ध्यस्मत् ॥
(ऋ० ४-१-४)

اَے پُوجنے لائق ایشور! اَے مجسّم نُور! ہم کو بے قدری سے باز رکھئے۔ ہمارے دِلوں میں مکمّل طَور پر جاگزیں شُدہ نفرت اَور دُشمنی کے جذبات کو ہمیشہ کے لئے دُور کیجئے؛

(رِگ وید ۴-۱-۴)

यो नो अग्ने अररिवाँ अघायुररातो वा मर्चयति द्वयेन ।
मन्त्रो गुरुः पुनरस्तु सो अस्मा अनुमृक्षीष्ट तन्वं दुरुक्तैः ॥
(ऋ० १-१४७-४)

اَے پرم اگنیؔ دیو! جو پاپیؔ ہمارے ساتھ دُشمن کا سا برتاؤ کرتا ہے۔ یا جو ہم میں نفرت کے جذبات پھیلانے میں مصرُوف ہے۔ آپ کا دِیا ہُوا اُپدیش[۳] ہی اُس کے لئے رہنُما ثابت ہو۔ اَور اُس کی زندگی کو پھر سے راہِ راست پر لانے والا ہو؛

(رِگ وید ۱-۱۴۷-۴)

शम्भले मलं सादयित्वा कम्बले दुरितं वयम् ।
अभूम यज्ञियाः शुद्धा प्रण आयूंषि तारिषत् ॥
(अथर्व १७-२-६७)

ہم اندر کی مَیل کو تو دانشؔ کے دریا میں بہادیں اَور باہر کی مَیل کو پانی کے دریا میں۔ اِس طرح سے ہم پاک اَور جنّتی ہوجائیں۔ اَور ہماری یہی خواہش ہماری زندگی کو کامیاب بنانے والی ہو؛

(اتھروید ۱۴-۲-۶۷)

सुमित्रिया नऽआप ओषधयः सन्तु दुर्मित्रियास्तस्मै सन्तु
योऽस्मान् द्वेष्टि यञ्च वयं द्विष्मः ॥
(यजुः ६.२२)

[۱] پرماتما [۲] بدانسان [۳] نصیحت [۴] عقل

جل[1] اور جڑی بوٹیاں (دوائیاں) ہم لوگوں کے لئے ہمیشہ سُکھ دینے والی ہوں! اور جو ہم سے نفرت اور دُشمنی رکھتا ہے۔ نیز جس ظالم سے ہم دُشمنی رکھتے ہیں۔ اُس کے لئے یہ دُکھ کا موجب[2] ہوں ؛ (یجر وید ۶-۲۲)

रागद्वेषवियुक्तैस्तु विषयानिन्द्रियैश्चरन् ।
आत्मवश्यैर्विधेयात्मा प्रसादमधिगच्छति ॥ (भगवद्गीता २-६४)

جس شخص کے حواس لذّات پر تو جائیں۔ لیکن رغبت و نفرت اُس کے پاس نہ آنے پائیں۔ وُہی شخص نفس پر ضابط[3] اور حواس پر قادر[4] ہے۔ اور وُہی بے خوف و ہراس سرورِ قلب پاتا ہے ؛ (بھگوت گیتا ۲-۶۴)

नत्थि रागसमो अग्गि नत्थि दोससमो गहो ।
नत्थि मोहसमं जालं नत्थि तण्हासमा नदी ॥
(धम्मपद १८-१७)

بے جا رغبت[5] کے برابر کوئی آگ نہیں۔ نفرت کے برابر کوئی پھندہ نہیں دُنیا سے جی لگانے کے برابر کوئی جال نہیں۔ ترشنا (ہوس) کے برابر کوئی (ڈبونے والی) ندی نہیں ؛ (دھم پد ۱۸-۱۷)

नत्थि रागसमो अग्गि नत्थि दोससमो कली ।
नत्थि खन्धादिसा दुक्खा नत्थि सन्तिपरं सुखं ॥
(धम्मपद १५-६)

بے جا رغبت کے برابر کوئی آگ نہیں۔ نفرت کے برابر کوئی ہارنے والا پانسا نہیں۔ شریر (جسم) کے برابر کوئی دُکھ نہیں۔ سکونِ دل کے برابر کوئی سُکھ نہیں ؛ (دھم پد ۱۵-۶)

---

[1] پانی [2] باعث [3] وسکھ [4] قابو پانیوالا [5] موہ ؛

ਗੂਜਰੀ ਮ੦ ੩.

ਹਿਰਦੈ ਜਿਨਕੈ ਕਪਟ ਵਸੈ ਬਾਹਰਹੁ ਸੰਤ ਕਹਾਹਿ ।
ਤ੍ਰਿਸ਼ਨਾਂ ਮੂਲ ਨ ਚੂਕਈ, ਅੰਤਗਏ ਪਛੁਤਾਹਿ ॥

گُوجری محلّہ ۳

جن کے دلوں میں تو بُغض اور نفرت بھرے ہیں لیکن ظاہر میں بھلے آدمی کہلاتے ہیں۔ اُن کی ہوس[1] کبھی دُور نہیں ہوتی۔ اور انجام کار[2] اُن کو پچھتانا پڑتا ہے ؛

ਸੂਹੀ ਮ੦ ੪.

ਹਰਿ ਹਰਿ ਕਰਹਿ ਨਿਤ ਕਪਟ ਕਮਾਵਹਿ
ਹਿਰਦਾ ਸ਼ੁਧ ਨ ਹੋਈ,
ਅਨੁਦਿਨ ਕਰਮ ਕਰਹਿ ਬਹੁਤੇਰੇ,
ਸੁਪਨੈ ਸੁਖ ਨ ਹੋਈ ।

سُوہی محلّہ ۴

جو شخص زبان سے تو ایشور[3] کا نام لیتے ہیں۔ لیکن دراصل ہمیشہ دُوسروں سے کینہ اور نفرت رکھتے ہیں۔ اُن کا دِل صاف نہیں ہوسکتا۔ دن رات خواہ۔ وہ کِتنے کام کرتے رہیں۔ اُن کو خُواب میں بھی چَین نصیب نہیں ہوسکتا ؛

ਪਉੜੀ ਮ੦ ੪ ਵਾਰ ਸਾਰੰਗ

ਜਿਨ ਕੈ ਹਿਰਦੈ ਮੈਲ ਕਪਟ ਹੈ ਬਾਹਰ ਧੋਵਾਇਆ ।
ਕੂੜ ਕਪਟ ਕਮਾਵਦੇ ਕੂੜ ਪਰਗਟੀਆਇਆ ।
ਅੰਦਰ ਹੋਇ ਸੁ ਨਿਕਲੈ ਨਹਿ ਛਪੈ ਛਪਾਇਆ ।

۱ خواہش ۲ آخر کار ۳ ذکرِ الٰہی ؛

پَوڑی محلّہ ۴ وارسارنگ

جن کے دِلوں میں دغا اور نفرت جاگزیں ہے۔ لیکن باہر سے صفائی رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ دُوسروں سے دھوکا اور نفرت کرتے ہیں۔ اُن کا پول کبھی نہ کبھی ضرور کُھل جائے گا۔ جو کُچھ اُن کے اندر ہے۔ وُہ چُھپانے سے نہیں چُھپ سکتا ؛

ਨਟ ਮ: ੪.

ਅੰਤਰ ਕਪਟ ਚੁਕਾਵਹੁ, ਮੇਰੇ ਗੁਰਸਿਖਹੁ ।

نٹ محلّہ ۴

اَے گوُرو کے سِکھو! نفرت اَور دھوکہ کے جذبات کو اپنے باطن[1] سے ہی دُور کردو ؛

ਸਾਰੰਗ ਮ: ੫.

ਛਡਹੁ ਕਪਟ ਹੋਇ ਨਿਰਵੈਰਾ, ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਸੰਗ ਨਿਹਾਰੇ ।

سارنگ محلّہ ۵

جو شخص دغا اور فریب کو چھوڑ کر دُوسروں سے نفرت کرنا ترک کر دیتا ہے۔ وُہی پرماتما کو اپنے ساتھ دیکھ سکتا ہے ؛

ਆਸਾ ਮ: ੫, ਛੰਤ

ਖੋਟ ਨ ਕੀਚਈ ਪ੍ਰਭੁ ਪਰਖਣਹਾਰਾ,
ਕੂੜ ਕਪਟ ਕਮਾਵਦੜੇ ਜਨਮਹਿ ਸੰਸਾਰਾ.

کسی سے نفرت نہ کرو۔ پرماتما سب کو اچھی طرح جانتا ہے۔ دھوکہ باز جھوٹے اور نفرت کرنے والے اِنسان اِس دُنیا میں بار بار پیدا ہو کر دُکھ اُٹھائیں گے ؛ (آسا محلہ ۵۔ چھینت)

[1] دل ؛

ਪ੍ਰਭਾਤੀ ਮ੦ ੫ ਅਸ਼ਟਪਦੀ
ਬੈਰ ਬਿਰੋਧ ਛੇਦੇ ਭੈ ਭਰਮਾ,
ਪ੍ਰਭ ਪੁੰਨਿਆਤਮ ਕੀਨੇ ਧਰਮਾ,
ਮਹਾਤਰੰਗ ਤੇ ਕਾਂਢੇ ਲਾਗਾ,
ਜਨਮ ਜਨਮ ਕਾ ਟੂਟਾ ਗਾਢਾ

مَیں نے نفرت، دُشمنی، ڈر اور طرح طرح کے وہم وگمان کو ترک کر دِیا ہے۔ اور اِس طرح پرماتما کی کمال مہربانی سے اپنے پرُو پکار[1] کے کاموں کے ثمرہ[2] میں اِس دُنیا کے بحرِ[3] بیکران کو عبور کیا ہے۔ اَب بار بار جنم لینے کا جھگڑا مِٹ گیا ہے ؛ (پربھاتی محلہ ۵ - اشٹ پدی)

ਆਸਾ ਦੀ ਵਾਰ ਮ੦ ੧.
ਮੰਦਾ ਕਿਸੈ ਨਾਂ ਆਖੀਐ ਪੜ ਅਖਰ ਏਹੋ ਬੁਝੀਐ।

آساوی وار محلہ ۱

سب عُلُوم کے حُصُول کا نچوڑ یہی ہے۔ کہ کِسی شخص سے نفرت کر کے اُس کو بُرا نہ کہا جائے ؛

ਰਹਿਤਨਾਮਾ ਭਾਈ ਦਯਾ ਸਿੰਘ ਜੀ
ਜਿਸ ਕੇ ਭੀਤਰ ਧ੍ਰੋਹ ਹੈ ਸੋ ਨਰਕ ਕੋ ਜਾਏਗਾ

رہت نامہ بھائی دیا سنگھ جی

جِس شخص کے اندر جذبۂ نفرت ہے۔ وُہ دوزخ میں دھکیلا جائے گا ؛

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ
مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ (لقمان ۲/۸)

[1] کارہائے خیر [2] اجر [3] اتھاہ سمندر ؛